بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

# مجالس الشہداء

مصنف

حجۃ الاسلام والمسلمین

عالیجناب مولانا سید رضا امام رضوی ضرغام اترولوی صاحب قبلہ

Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# مجالس شھداء

(خواتین کے لئے بے حد نفیس گیارہ مجالس کا مجموعہ)

مصنف

حجۃ الاسلام ومسلمین عالیجناب

مولانا سیّد رضا امام رضوی قمی ضرغامؔ اترولوی

امام جمعہ وجماعت، لارینیون، فرانس

ناشر

نظامی پریس بکڈپو وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

Presented by: Ziaraat.Com

قیمت مجلد

60 روپے

ناشر

نظامی پریس بکڈپو، وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو

Phone:- 2267964, 2240672 Fax:- 0522 - 2269993

Printed at :- Nizami Press, Lucknow.

June 2004

Presented by: Ziaraat.Com

# مجالس شهداء

# Majaliss-e-Shohda

Presented by: Ziaraat.Com

# تقریظ

از محقق عصر پروفیسر علامہ سید محمد شاکر نقوی
صاحب قبلہ وکعبہ دام ظلہٗ
پروفیسر ناظمیہ عربی کالج، لکھنؤ (یو پی) انڈیا

Majalis e Shohda
Presented by: Ziaraat.Com

# پیش گفتار

چند عرصہ قبل میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے خواہش کی کہ میں ایک کتاب مجلس کی خاص خواتین کے لئے تحریر کروں جس میں مختصر فضائل اور مفصل مصائب ہوں، جس کی زبان آسان، نکات جدید، مختصر اور جامع ہو اور اسکے مطلب بہت زیادہ دقیق بھی نہ ہوں جسے ہر خاص و عام، خرد و کلاں آسانی سے سمجھ سکیں۔

چنانچہ میں نے اپنے فرانس کے زمانہ تبلیغ میں ایک ہی آیت پر گیارہ اخلاقی مجالس کی اس کتاب کو کافی مشقت کے بعد مکمل کیا ہے جو اس وقت آپ کے حضور میں حاضر ہے میں نے تقریباً تمام روایتیں مشہور اور معتبر کتابوں سے نقل کی ہیں جن کے مدارک و ماخذ آخر کتاب میں تحریر ہیں۔

لہٰذا قارئین محترم سے گزارش ہے کہ اس کتاب سے بھرپور استفادہ کریں اور میرے اور میرے والدین کے حق میں دعاء خیر کریں۔

والسلام
خادم الشریعہ المطہرہ
مولانا سیّد رضا امام رضوی قمی
ضرغام اترولوی
امام جمعہ و جماعت، لارینیون، فرانس
26.05.2003

Presented by: Ziaraat.Com

# انتساب

## دلبندِ شۂ مشرقین

## حضرت سکینہ بنت الحسین علیہما السلام

## کے

## نام

والسلام

مصنف

اگر قبول افتدزہ عزوشرف

Presented by: Ziaraat.Com

# فہرست


| عنوان | مصائب | صفحہ |
|---|---|---|
| مجلس نمبر ۱ | چاندرات کے مصائب | ۱ |
| مجلس نمبر ۲ | حضرت مسلمؑ کے مصائب | ۸ |
| مجلس نمبر ۳ | طفلان مسلمؑ کے مصائب | ۱۵ |
| مجلس نمبر ۴ | حضرت حُرؒ کے مصائب | ۲۲ |
| مجلس نمبر ۵ | حضرت حبیبؒ کے مصائب | ۲۹ |
| مجلس نمبر ۶ | حضرت عون ومحمدؑ کے مصائب | ۳۶ |
| مجلس نمبر ۷ | حضرت علی اکبرؑ کے مصائب | ۴۳ |
| مجلس نمبر ۸ | حضرت قاسمؑ کے مصائب | ۵۰ |
| مجلس نمبر ۹ | حضرت عباسؑ کے مصائب | ۵۷ |
| مجلس نمبر ۱۰ | حضرت علی اصغرؑ کے مصائب | ۶۴ |
| مجلس نمبر ۱۱ | حضرت امام حسینؑ کے مصائب | ۷۱ |
| منابع وماخذ | | ۷۷ |


Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# پہلی مجلس

## چاند رات کے مصائب

Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# مجلس نمبر ﴿۱﴾

آعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَیطَانِ الرَّجِیمِ بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلحَمدُ الِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِیۡنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشرَفِ الاَنبِیَاءِ وَالمُرسَلِیۡنَ حَبِیۡبُ اِلٰھِی العَالَمِیۡنَ اَبِی القَاسِمِ مُحَمَّدُ صلی اللّٰہ والہ وسلم وَآلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ المَعۡصُومِیۡنَ المَظلُومِیۡنَ وَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعدَائِھِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّابَعۡدَ فَقَدۡ

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَلٰی فِیۡ کِتَابِ مُبِیۡنٍ وَھُوَ اَصۡدَقُ القَائِلِیۡنَ وَ قَوۡلُہٗ اَلحَق

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ ؕ (سورہ احزاب/۲۱)

خداوندعالم نے قرآن مجید کے سورۂ احزاب میں ارشاد فرمایاہے کہ تمہارے لئے اللہ کا رسول بہترین نمونہ عمل ہے۔

Presented by: Ziaraat.Com

پروردگار نے یہ کہکر قیامت تک آنے والی نسل بشر کو یہ پیغام دے دیا کہ رسولؐ کو اپنی زندگی گزارنے کے لئے نمونہ عمل قرار دو۔ فقط اتنا ہی نہیں میرے رسول کا کردار تمہارے لئے نمونہ عمل میرے رسول کی سیرت تمہارے لئے نمونہ عمل میرے رسول کی عبادت تمہارے لئے نمونہ عمل میرے رسول کا چلنا پھرنا تمہارے لئے نمونہ عمل ہے۔ (صلوات)

کیا کہنا میرے رسول کی سیرت کا جسکے لئے خود خالق اکبر نے فرمایا اے میرے حبیب اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ۔ آپ کا اخلاق سب سے بلند اور عظیم ہے گویا اللہ نے اپنی پاکیزہ کتاب میں یہ اعلان کر دیا کہ میرے رسول کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔ اس جیسا کسی کا اخلاق نہیں۔

آیئے دیکھیں ہمارے معاشرے میں لوگ اخلاق کا معنی اور مفہوم کیا سمجھتے ہیں؟ ہمارے معاشرے میں اگر کوئی جھک کر سلام کرلے تو وہ بااخلاق کہا جاتا ہے اگر کوئی ہنس کر سلام کا جواب دے دے تو اسے بااخلاق سمجھا جاتا ہے اور اگر کوئی شخص دو چار اچھے کام کرتے ہوئے دیکھائی دیا تو ہم اسے فوراً بااخلاق ہونے کی سند

Presented by: Ziaraat.Com

دے دیتے ہیں مگر اخلاق فقط انہیں چند چیزوں کا نام تو نہیں ہے۔

اس بحث کو پوری طرح سمجھنے کے لئے سب سے پہلے خود لفظ اخلاق کو سمجھنا ہوگا علماء کرام لکھتے ہیں کہ اخلاق یعنی انسان خود کو فضائل اور اچھائیوں سے آراستہ کرے اور تمام برائیوں سے دور رہے معلوم ہوا دامن اخلاق میں بڑی وسعت ہے فقط سلام اور اسکا جواب دینا ہی اخلاق نہیں بلکہ دنیا کا ہر اچھا کام اخلاق ہے اب چاہے وہ صبر ہو حلم ہو یا سچ بولنا ہو یا دوسرے نیک اور اچھے کام سب کے سب اخلاق ہیں اور جن لوگوں میں یہ تمام چیزیں پائی جاتی ہیں وہ خوش خلاق کہے جاتے ہیں اور جن لوگوں کے اندر اچھے اوصاف نہیں پائے جاتے انہیں ہم بداخلاق کہتے ہیں۔

چنانچہ اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا رسول بااخلاق ہے بلکہ فرمایا میرا رسول اخلاق کے آخری درجے پر ہے گویا میرے رسول کی پوری زندگی خواہ وہ حضر کی ہو یا سفر کی ہر ہر لمحہ ہر ہر پل فضائل ہی فضائل اور کمالات ہی کمالات ہیں (صلوات)

تو اب ہم علم اخلاق کی سخت اصطلاح کو چھوڑ کر آسان زبان میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ خوش اخلاقی کا دوسرا نام فضائل اور

Presented by: Ziaraat.Com

بداخلاقی کا دوسرا نام رزائل یا برائی ہے اب ظاہری بات ہے اللہ نے جس کو اسوۃ حسنۃ بنایا ہوگا وہ خود مجسمۂ اخلاق ہوگا۔

چنانچہ میرے رسول کے اخلاق کے ایک دو تاریخی نمونہ اگر پیش کروں تو بات اور واضح ہو جائے گی۔

علماء کرام تحریر کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک یہودی کے مقروض تھے ایک مرتبہ جب آپ راستے سے گزر رہے تھے تو اسی یہودی نے آپ کو روک لیا اور کہا کہ اپنا قرض ادا کر کے جایئے رسول اللہ نے فرمایا اس وقت میرے پاس قرض ادا کرنے کے لئے رقم نہیں ہے یہودی نے کہا میں آپکو اس وقت تک نہیں جانے دونگا جب تک آپ میرا قرض ادا نہیں کردینگے۔آنحضرت نے فرمایا میں بھی اسی جگہ رکا رہونگا۔

الغرض تھوڑی دیر گزری تھی کہ ادھر سے بعض اصحاب کا گزر ہوا انھوں نے دیکھا کہ یہودی رسول اللہ (ص) کو روکے ہوئے ہے یہ دیکھتے ہی اصحاب رسول کو غصہ آگیا اور وہ اسے ڈانٹنے اور جھڑکنے لگے لیکن فوراً اللہ کے رسول نے انھیں روکا حالانکہ اگر آپ ایک اشارہ کردیتے تو وہ یہودی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا۔

Presented by: Ziaraat.Com

شہر مدینہ میں شدید گرمی پڑ رہی تھی اور سورج پورے شدت کے ساتھ چمک رہا تھا آنحضرت دھوپ کی وجہ سے سر سے لیکر پاؤں تک پسینہ پسینہ ہو رہے تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے اُس یہودی سے کسی قسم کی تلخ بات نہیں کی یہاں تک کہ نماز کا وقت آ گیا لوگوں نے آ کر کہا یا رسول اللہ نماز کا وقت ہو گیا ہے کیا آپ مسجد تشریف نہیں لایئے گا؟ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ یہودی مجھ پر حق رکھتا ہے لہذا میں نہیں آ سکتا جب اُس یہودی نے یہ حال دیکھا تو اس نے پیغمبر اسلام کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور قدموں میں گر کر کہنے لگا۔

میں نے آپکو رقم وصولی کرنے کیلئے نہیں روکا تھا بلکہ میں نے توریت میں آخری زمانے کے رسول کے اوصاف پڑھے تھے اور ان اوصاف میں ایک صفت حلم اور بردباری بھی ہے میں چاہتا تھا کہ اس طرح آپکو آزما کر دیکھوں کہ آپ وہی آخری پیغمبر ہیں یا نہیں؟ اب میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور پھر اس نے کہا **اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ** (صلوات)

محترم سامعین آپ نے غور فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فقط چند لمحات میں اپنے حُسن اخلاق سے یہودی کو مسلمان بنا دیا تو اب

Presented by: Ziaraat.Com

کہاں ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا ہے، وہ بھی آکر دیکھیں اور ساری دنیا بھی دیکھ لے اسلام فقط محمد و آل محمد علیہم السلام کے خوبصورت اخلاق سے ساری دنیا میں پھیلا ہے۔(صلوات)

صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اللہ نے انسان کو کردار سازی کے لئے فقط ایک ہی نمونہ عمل نہیں دیا بلکہ ۱۴ نمونہ عمل دیئے یہ تمام ایک جیسے اسی لئے رسول اللہ (ص) نے فرمایا اولنا محمد واوسطنا محمد وآخرنا محمد وکلنا محمد۔ ہمارا پہلا بھی محمد ہے اور اوسط بھی محمد ہے آخری بھی محمد ہے ہم کل کے کل محمد ہیں گویا رسول نے ایک بہت بڑا مسئلہ حل فرمایا کہ میری وفات کے بعد علی محمد ہو گا علی کی شہادت کے بعد حسنؑ محمدؐ ہوگا اور حسنؑ کی شہادت کے بعد حسینؑ اپنے وقت کا محمدؐ ہوگا یہاں تک میرا آخری محمدؐ بھی آجائے گا۔ اسکا نام میرے نام پر ہوگا اسکی کنیت میری کنیت ہوگی گویا سب کے نام ضرور الگ ہونگے مگر کردار میں رفتار میں گفتار میں صبر میں علم میں حلم شجاعت میں سخاوت میں عبادت میں سیادت میں اطاعت میں تقوے میں سب کے سب محمدؐ ہیں (صلوات)

Presented by: Ziaraat.Com

معلوم ہوا ہر معصوم اپنے وقت کا محمدؑ اور میرا حسینؑ بھی اپنے وقت کا محمدؐ ہاں عزادارو آپ کو جس ایام کا بے صبری سے انتظار تھا وہ ایام آ گئے آج محرم کی چاند رات ہے ہمارے عزاخانے سج گئے کربلا کے شہید مہمان بن گئے تعزیہ رکھ دی گئی غازی عباسؑ کا علم سج گیا ارے جب بھی کبھی زبان پر نام حسینؑ آتا ہے تو فوراً آنکھوں سے آنسوں جاری ہو جاتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو جب اللہ نے عرش پر آدم سے پنجتن کے نام پوچھے تو حضرت آدمؑ نے بتایا محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور جب حسینؑ کا نام آیا تو رونے لگے اللہ رے مظلومیت حسینؑ جس پر ایک لاکھ چوبیں ہزار انبیاء نے گریہ کیا ہو۔

آج محرم کی چاند رات ہے اور جب میری نظر اس چاند پر پڑتی ہے تو میرا دل کہتا ہے کہ جنت البقیع میں ایک پہلو شکستہ ماں نے اپنے بالوں کو بکھرا کر بین کرنا شروع کر دیا ہوگا مدینے میں رسول اللہؐ نے گذشتہ ۶۱ھ کو یاد کر کے ماتم کیا ہوگا نجف میں علی مرتضٰیؑ نے ولدی حسین کا نعرہ بلند کر کے آہ و بکا کیا ہوگا۔

اے عزادارو یہ آنسوں بڑے قیمتی ہیں اور یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہی ہوں بلکہ اکثر مقاتل کی کتابوں میں

Presented by: Ziaraat.Com

ملتا ہے کہ قیامت کے دن ایک گنہگار کو فرشتے کشاں کشاں کھینچتے ہوئے لے کر جا ئیں گے لیکن جب وہ جہنم کے قریب پہنچے گا تو ایک آواز آئے گی اسے روک لو فرشتے اس گنہگار کو روک دینگے پھر اسے لاکر ایک فرشتہ ایک سرخ یاقوت دیگا وہ شخص پوچھے گا یہ کیا ہے؟ فرشتہ کہے گا کہ تری امانت اللہ کہ پاس تھی جو تجھے دی جا رہی ہے پھر وہ سوال کرے گا کہ میں نے تو ایسی کوئی چیز امانت کے طور پر نہیں رکھوائی تھی پھر یہ کیا ہے؟ فرشتہ کہے گا کہ تو ایک دن ایک مجلس میں گیا تھا اور وہاں جب ذکرِ مصائب حسینؑ بیان ہوا تو تو رویا تیری آنکھ سے فقط ایک قطرہ آنسو نکلا تھا اور یہ یاقوت وہی تیرا ایک قطرہ آنسو ہے اب لے جا اور جا کر انبیاء وائمہ سے اس کی قیمت دریافت کر لے وہ شخص اس یاقوت کو لیکر جائیگا مگر انبیاء اُسکی قیمت نہیں بتائینگے آخر میں امام مظلوم کے پاس لے کر جائیگا جس کو دیکھ کر امام بہت روئیں گے اور اسے جنت کا پروانہ دینگے۔ اے عزاداروں آپ نے دیکھا غم حسین میں رونے کا فائدہ کیا ہے قیامت کے ایام آ گئے ہیں دل پھٹتا جاتا ہے کس کس مصیبت کا ذکر کروں میرے مولا پر تو مصیبتوں کے پہاڑ تب ہی ٹوٹ گئے تھے جب مولا ۲۸

Presented by: Ziaraat.Com

صفر کو مدینے سے رخصت ہوئے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جب مولا حسینؑ مدنیہ سے رخصت ہونے لگے تو سب سے پہلے اپنے نانا کی قبر اطہر پر گئے روتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے نانا آپ پر سلام ہو آپکا حسینؑ آیا ہے اے نانا آپ کا حسینؑ آیا ہے اے نانا آپ کی بیٹی فاطمہ الزہرا کا بیٹا حسینؑ آیا ہے حسینؑ کا آخری سلام قبول ہو نانا ارے دشمنوں نے مجھے اذیتیں تکلیفیں دیں مجھے اتنا ستایا کہ میں آمادہ سفر غربت ہو رہا ہوں مظلوم کربلا کی روتے روتے آنکھ لگ گئی تو جناب رسول اللہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہیں اور اپنے سینے سے لگا کر فرمارہے ہیں اے لخت جگر حسینؑ اے میرے لال تیرا نانا رسول اللہ تیرے ساتھ ساتھ ہے اے حسینؑ امرِ خداوندی ہے کہ تو شہید ہو کر دین کو بچالے یہ خواب دیکھ کر آپ چونکے کچھ راحت محسوس ہوئی پھر نانا کی قبر سے رخصت ہوئے مقتل میں ملتا ہے کہ جب مظلومِ کربلا نانا کی قبر کی طرف جارہے تھے تو چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے چلے اور جب ماں کے مزار کی جانب چلے تو میرے مولا دوڑنے لگے جیسے کوئی چھوٹا بچہ اپنی ماں کی جانب دوڑ کر جاتا ہے

Presented by: Ziaraat.Com

جنت البقیع میں آئے تعویز قبر سے لپٹ کر بین کرتے جاتے تھے۔

اماں حسین آیا ہے اے اماں تمہارا حسین عراق جارہا ہے اے اماں تم نے کبھی میری آنکھوں میں آنسوں برداشت نہ کیا مگر اے اماں آج میں خون کے آنسوں رورہا ہوں میرا دل کہتا ہے کہ قبر سے آواز آئی ہوگی اے میرے نورنظر حسینؑ تو تنہا عراق نہیں جارہا ہے بلکہ تیری اُجڑی ہوئی ماں تیری پہلو شکستہ ماں فاطمہ الزہراؑ بھی تیرے قافلے کے پیچھے پیچھے نوحہ وماتم کرتی ہوئی آئے گی اور اے میرے لال یہ ماں جس نے تجھے چکیاں پیس پیس کر پالا ہے کبھی تجھے تنہا نہیں چھوڑے گی جب تو دس ۱۰ محرم بوقت عصر میدان کربلا میں اپنے گھوڑے پر تیر نیزہ و پتھر کھا کر زمین کربلا پر گرے گا تو یہ دکھیاری ماں اپنا دامن پھیلا دے گی اور تجھے آغوش میں لے لے گی۔

جزاکم اللہ خیرا جزا۔ مظلوم کربلا ماں کی مزار سے رخصت ہوئے بھیا حسنؑ کی قبر پر آئے اور روکر فرمانے لگے بھیا حسنؑ تمہارا بھائی حسینؑ سفر غربت میں جارہا ہے اے بھیا میرا آخری سلام قبول ہو۔

الغرض امام حسینؑ سب سے رخصت ہوکر گھر تشریف لائے دیکھا اہل محلہ گریہ وفغاں کررہے ہیں اور کہتے ہیں ہائے افسوس اب

Presented by: Ziaraat.Com

مدینہ اجڑ گیا ہائے اب مدینہ رہنے کے قابل نہ رہا مگر جس وقت ام المومنین جناب ام سلمہ نے سفر کی تیاری دیکھی تو بولیں اے پارہ جگر حسینؑ کہاں جانے کا قصد ہے؟ یہ سنکر مظلوم کربلا رونے لگے اور فرمایا امّاں عراق جارہا ہوں جناب ام سلمہ نے جیسے ہی عراق کا نام سنا رونے لگیں اور کہنے لگیں اے میرے لال حسینؑ جہاں جانا ہو جاؤ مگر عراق نہ جانا میں نے بار بار جناب رسول خداؐ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا فرزند حسینؑ زمین عراق میں ایک مقام ہے جسکا نام کربلا ہے وہاں تین دن کا بھوکا پیاسا شہید کیا جائے گا۔ مظلوم کربلا نے فرمایا اے امّاں جان میں خدا کی قسم سب کچھ جانتا ہوں۔ جناب ام سلمہ نے پوچھا میرے لال تو کیا جانتا ہے فرمایا اے امّاں جان وہاں میں بھی شہید ہونگا اور وہاں میرا چونتیس ۳۴ برس کا بھائی شانے کٹا کر شہید ہوگا اے امّاں فقط اتنا ہی نہیں ارے وہاں میرا اٹھارہ ۱۸ برس کا ہم شکل پیغمبر سینے پر برچھی کھا کر شہید ہوگا اے امّاں وہاں حسنؑ کی نشانی قاسم کی لاش پامال سم اسپاں کی جائے گی اے امّاں وہاں میری بہن کے نورِ نظر عون و محمد شہید ہونگے ارے حد تو یہ ہے وہ رباب کی آغوش میں جو معصوم

Presented by: Ziaraat.Com

شیر خوار ہے وہ بھی تیر حُرملا سے شہید ہوگا تو ایک مرتبہ جناب ام سلمہ فرماتی ہیں میرے لال حسینؑ اگر تم جارہے ہو تو جاؤ مگر اِن عورتوں کو تو نہ لے جاؤ مولا نے فرمایا اے اماں ارے بغیر زینب وام کلثوم میرا مشن پورا نہ ہوگا اے اماں میری بہن زینب میری شہادت کے بعد وہ ظلم وستم برداشت کرینگی جسے ہر کوئی برشادت نہیں کرسکتا ہاتھوں میں ریسماں ظلم ہوگی اور میری بہنیں کربلا سے کوفے کو فے سے شام دیار بہ دیار بے سایہ بان راستوں سے قیدی بنا کر پھرائی جکائینگی اوران قیدیوں میں میری تین۳ برس کی بچی سکینہ ہوگی جس کو کوئی تماچے مارے گا کوئی گوشوارے چھینے گا۔اُم سلمہ نے جب یہ سنا تو بے ہوش ہوگئیں۔ جزاکم اللہ خیراً جزا۔راوی کہتا ہے کہ اتنے میں حسینؑ کی بیمار بیٹی جناب صغریٰ تشریف لائیں اور پوچھا بابا آپ کہاں جارہے ہیں؟ بابا آپ کیوں رورہے ہیں؟ مولا نے فرمایا بچی تیرا بابا عراق جارہا ہے صغریٰ نے پوچھا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی امام نے اپنی بیٹی کو آغوش میں لیا رُخسار چومے اور فرمایا نہیں بیٹا تم بیمار ہو سفر طویل ہے تم راستے کی گرمی برداشت نہیں کرسکو گی جس وقت فاطمہ صغریٰ نے سنا کہ بابا مجھے اس گھر میں تنہا چھوڑے جارہے ہیں تو بے

Presented by: Ziaraat.Com

قرار ہو کر ایک سوال کیا اے باباجان یہ کیسا انصاف ہے کہ میرا بھیا

اصغر جو شیر خوار ہے وہ تو آپ کے ساتھ جائے اور میں یہیں رہوں

اے بابا اگر مجھ سے کوئی قصور ہوا ہو تو معاف فرمادیں۔

بابا آپ تو کریم ابن کریم ہیں یہ سنکر حضرت بے تابی کے

ساتھ رونے لگے اور فرمانے لگے اے میری بچی ایسی بات نہیں ہے

تیرا بابا تجھے بہت چاہتا ہے مگر تو بیمار ہے اس لئے سفر میں تجھکو نہیں لے

جارہا ہوں صغریٰ نے کہا بابا جب چچا عباس چلے جائینگے بابا جب

بھیا علی اکبر چلے جائینگے جب قاسم وعون ومحمد چلے جائینگے جب سکینہ

واصغر چلے جائینگے تو بابا اس گھر میں میں کس طرح رہونگی اے بابا اگر آپ

کی اور اماں کی عماری میں جگہ نہ ہو تو مجھے اجازت دیں کہ میں اماں

فضہ کی سواری میں بیٹھ جاؤں گی یا پھر پیدل ہی چلونگی اے بابا میں

راستے میں کبھی پانی نہ مانگونگی الغرض امام مظلوم نے فاطمہ صغریٰ

کو سمجھایا میری بیٹی جب ہم لوگ منزل مقصود پر پہنچ جائینگے تو میں

تیرے بھیا علی اکبر کو بھیج کر تجھ کو بلوالوں گا ایک ایک کر کے سب

فاطمہ صغریٰ سے رخصت ہوئے مگر خدا کی قسم مقتل میں ملتا ہے جب

علی اکبر اپنی بہن سے رخصت ہونے کے لئے بیت الشرف میں

Presented by: Ziaraat.Com

تشریف لائے تو چہرے کا رنگ شدت گریہ سے زرد تھا آنکھ سرخ تھی جیسے ہی صغریٰ نے اپنے بھیا کو دیکھا جلدی سے لپٹ کر کہنے لگی

پیارے میرے بھیا میرے مہرو علی اکبر
چھپ جائیں گے آنکھو سے یہ گیسو علی اکبر
یاد آئے گی یہ جسم کی خوشبوں علی اکبر
ڈھونڈیں گی یہ آنکھیں تمھیں ہر سو علی اکبر
دل سینے میں کیوں کرتہو بالا نہ رہے گا
جب چاند چھپے گا تو اجالا نہ رہے گا

اے بھیا اکبر:

مرنا تو مقدم ہے غم اس کا نہیں زنہار
دھڑکا ہے کہ جب ہوں گے عیاں موت کے آثار
قبلہ کی طرف کون کرے گا رخِ بیمار
یٰسین بھی پڑھنے کو نہ ہوگا کوئی زنہار
سانس اکھڑے گی جس وقت تو فریاد کرونگی
میں ہچکیاں لے لے کر تمھیں یاد کرونگی

صغریٰ کا یہ دل خراش بین سن کر اکبر سے رہا نہ گیا زار زار روتے

Presented by: Ziaraat.Com

جاتے تھے اور اپنی بہن کو سمجھاتے تھے اے بہن تمہارا بھائی مجبور ہے
کہ ہم تم سے جدا ہو رہے ہیں اے بہن خدا تم کو صحت عطا کرے
اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جب بابا کوفے میں پہونچ کر اطمینان
حاصل کر لینگے تو ہم آ کر تمھیں لے جائینگے صغریٰ وعلی اکبر روتے
رہے آخر میں حضرت علی اکبر نے ایک ایسا جملہ کہا کہ اے مری بہن اگر
خدانخواستہ تقدیر نے ساتھ نہ دیا اور نہ آسکا تو مجھے معاف کر دینا قافلہ
چلنے کے لیئے تیار ہوا اکبر رخصت ہوئے ایک ایک بی بی اپنی اپنی
سواری میں بیٹھ چکی تھیں آخر میں جناب زینب سوار ہوئیں۔

مقاتل بتاتے ہیں کہ قافلہ چلنے ہی والا تھا کہ ایک کنیز گھر
سے نکلی اور کہنے لگی اے مولا عباس آپ کو آپ کی والدہ ام البنین بلا رہی
ہیں حضرت عباسؑ گھوڑے سے نیچے اترے ماں کی خدمت میں
ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے امّاں کیا حکم ہے جناب ام البنین نے فرمایا
اے میرے لال عباس جا رہے ہو تو جاؤ تمہارا خدا حافظ و مدد گار
رہے مگر بیٹے دو باتیں یاد رکھنا پہلی بات یہ ہے کہ کبھی اپنے کو حسینؑ
کے برابر مت سمجھنا اسلیئے کہ وہ خاتون جنت کا بیٹا ہے اور تم میرے
بیٹے ہو لہذا ہمیشہ حسینؑ کو آقا کہہ کر پکارنا جناب عباس نے فرمایا جی

Presented by: Ziaraat.Com

اماں دوسری بات کیا ہے؟ فرمایا عباس تمہارے ساتھ علیؑ کی بیٹی زینبؑ بھی جارہی ہیں جب کبھی زینبؑ سے بات کرنا تو بیٹا نظریں زینبؑ کی طرف نہ کرنا اپنی نظروں کو نیچے رکھنا۔

جزاکم اللہ خیرالجزا۔ بس آخری جملے سنیں اور زحمت تمام۔ ہاں ہاں آج چاند رات ہے نا میں نے عالم تصور میں خود اس محرم کے چاند سے پوچھا اے محرم کے چاند تو اپنے ہمراہ کون کون سی خبریں لایا ہے عجب نہیں محرم کا چاند جواب دے خبریں تو ایسی ہیں جسے کوئی برداشت نہیں کرسکتا اس چاند کو دیکھ کر فرشتوں میں ماتم برپا ہوجاتا ہے۔ انبیاء حسینؑ کے غم میں مجلس کرتے ہیں ارے فقط اتنا ہی نہیں رسول خداؐ فاطمہ الزہراؑ اور علی مرتضےٰؑ اپنی اپنی مزاریں چھوڑ کر کربلا میں آجاتے ہیں۔

محرم کے چاند نے حسینؑ مظلوم کا مرثیہ اس طرح پڑھا کہ مظلومِ کربلا دوؔ محرم کو وارد کربلا ہونگے قافلے میں عورتیں بچے اور بنی ہاشم کے جوان بھی ہونگے دریا پر خیمہ لگایا جائے گا مگر دشمن دریا کے کنارے سے خیمہ ہٹا دینگے ساتؔ محرم سے حسینؑ اور اولاد حسینؑ پر آب و دانہ بند کردیا جائے گا نو ۹ محرم کی رات ہر ایک خیمہ

Presented by: Ziaraat.Com

سے العطش العطش کی آوازیں بلند ہونگی اور دس ۱۰ محرم کا سورج طلوع ہوگا میدان کارزار سج جائے گا قربانی پیش کی جانے لگے گی کبھی حُر کا بیٹا شہید ہوگا تو کبھی خود حر میدان کربلا میں جام شہادت نوش کریگا کبھی حبیب ابن مظاہر تو کبھی مسلم بن عوسجہ شہید ہونگے کبھی عباس کے بازو قلم ہونگے تو کبھی علی اکبر کے سینے پر برچھی لگے گی آخر میں امام مظلوم ھل من کی صدا بلند کرینگے اور علی اصغر بھی جب تیر حُرملا سے شہید ہو جائیں گے تو آخر میں زہرا کی کمائی امام حسینؑ میدان میں تشریف لائینگے اور جام شہادت نوش کرینگے آسمان وزمین سے آوازیں آئیں گی۔

**الاقد قتل الحسین بکربلا**

**الاقد ذبح الحسین بکربلا**

Presented by: Ziaraat.Com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

# دوسری مجلس

## حضرت مسلمؑ کے مصائب

Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## مجلس نمبر ﴿۲﴾

آعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَلَمِیۡنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ حَبِیۡبُ الٰھِی الۡعَالَمِیۡنَ اَبِی الۡقَاسِمِ مُحَمَّدٌ صلی اللّٰہ والہ وسلم

وَآلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاهِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ الۡمَظۡلُوۡمِیۡنَ وَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعۡدَائِھِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّابَعۡدَ فَقَدۡ

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَلٰی فِیۡ کِتَابٍ مُبِیۡنٍ وَھُوَ اَصۡدَقُ الۡقَائِلِیۡنَ وَ قَوۡلُہُ الۡحَقّ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم٭

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورہ احزاب/۲۱)

خداوند کریم اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرمارہا ہے کہ تمہارے لئے اللہ کا رسول بہترین نمونہ عمل ہے۔

Presented by: Ziaraat.Com

گذشتہ کل ہم نے رسولؐ کی زندگی کا فقط ایک رخ پیش کیا تھا اور آج ہماری گفتگو اور آگے بڑھے گی اللہ نے اپنے رسول کی زندگی کو نمونہ عمل قرار دیا۔ ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ اپنی زندگی پیغمبر اسلام (ؐ) کی زندگی کو نمونہ بنائے کیونکہ دنیا میں با اخلاق افراد کی ہر جگہ تعریف ہوا کرتی ہے مگر بد اخلاق کی صرف مذمت ہی ہوتی ہے گویا اخلاق ایک اچھی صفت کا نام ہے اور اس اخلاق کی زباں معصومین علیہ السلام سے بڑی تعریفیں ہوتی ہیں جیسا کہ رسول خدا (ؐ) نے ارشاد فرمایا مِنْ صِفَاتَ اَهْلِ الدِّیْنِ حُسْنَ الْخُلْقِ یعنی اہل دین کی صفات میں ہے کہ اس کا اخلاق اچھا ہو۔ آج کے اس ماحول میں جب ہم دیکھتے ہیں کہ تھوڑا بہت اگر اللہ نے کسی کو دولت عطا کر دی۔ نعمت عطا کر دی۔ عزت عطا کر دی تو اب وہی انسان جو غربت میں تواضع سے پیش آتا تھا چند نعمات الھیہ کے ملتے ہی مغرور اور متکبر ہو گیا۔

کیا آپکو یاد نہیں وہ ابلیس جس نے دو ہزار رکعت نماز چار ہزار سال میں پڑھی اور جو ملائکہ کے درمیان بیٹھتا اُٹھتا تھا اتنا بڑا توحید کا

Presented by: Ziaraat.Com

پرستار اتنا بڑا عبادت گذار مگر قران مجید نے بتایا کہ اس نے لمحہ بھر کیلئے اللہ کے سامنے تکبر کیا اللہ کو اسکی یہ بُری ادا پسند نہ آئی اور اسے اپنی بارگاہ سے نکال کر قیامت تک کے لئے ملعون قرار دیا اسکی نمازیں اسکے منہ پر ماردیں اسکی عبادت ختم کردیا اسکے علم کے ساتھ اسے مردود بنادیا تو آپ نے غور فرمایا کہ یہ تکبر کتنی خراب شئے ہے اسی لئے اللہ نے اپنے رسولؐ کی زندگی کو نمونہ عمل بنایا کہ دیکھو میرے رسولؐ کی پوری زندگی کے کسی لمحے میں تمھیں یہ غرور وتکبر نہ ملے گا صرف تواضح ہی تواضح ہوگا تو بس محترم خواتین اس مفید گفتگو سے ایک عملی نتیجہ حاصل ہوگیا کہ اب جو غرور وتکبر کرے وہ شیطان کا پیرو اور جو تواضح اور انکساری سے کام لے وہ انبیاء کا پیرو ہے (صلوات)

جس طریقے سے اچھا اخلاق انبیاء کا ورثہ ہے اسی طرح یہ حُسن خُلق ہمارے ائمہ علیہم السلام کی بھی میراث ہے کیونکہ ہمارے رسولؐ نے فرمایا کہ ہمارا پہلا بھی محمدؐ ہے اور ہمارا اوسط بھی محمدؐ ہے ہمارا آخر بھی محمدؐ ہے۔ ہم کل محمدؐ ہیں۔ تو ظاہری بات ہے جو پہلے محمدؐ

Presented by: Ziaraat.Com

کا کردار وہی بارہویں محمدؐ کا کردار ہوگا۔

تاریخ اسلام شاہد ہے ہمارے انبیاء علیہم السلام اور ائمہ علیہم السلام نے فقط اپنے اخلاق سے ہزاروں اور لاکھوں انسان کجا مسلمان بنادیا جسکا ثبوت یہ ہے کہ علاّمہ ابن شہر آشوب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن ہمارے دوسرے امام حضرت امام حسن علیہ السلام گھوڑے پر سوار کہیں تشریف لے جارہے تھے راستہ میں امیر شام کا چاہنے والا ایک شامی سامنے آ گیا اُسنے بغیر کسی سلام وکلام کے حضرت امام حسن علیہ اسلام کو گالیاں دینی شروع کردیں آپ خاموش رہے اور اسکا کوئی جواب نہ دیا جب وہ اپنے سینے میں جلتی ہوئی حسد کی آگ کو کچھ ٹھنڈا کرچکا اور خاموش ہوا تو میرے مولا اسکے قریب تشریف لے گئے اور اس کو سلام کر کے فرمایا بھائی شائد تو مسافر ہے۔اے بھائی سن اگر تجھے سواری کی ضرورت ہو تو میں تجھے سواری دے دوں اگر تو بھوکا ہے تو کھانا کھلادوں اگر تجھے کپڑوں کی احتیاج ہو تو تجھے کپڑے دے دوں اگر تجھے رہنے کے لئے جگہ کی ضرورت ہے تو میں تیرے۔ لئے مکان کا انتظام کردوں اگر دولت کی ضرورت

Presented by: Ziaraat.Com

ہوتو تجھے اتنا دے دوں کہ تو خوشحال ہو جائے۔

یہ سن کر وہ شامی امام کے قدموں پر گر پڑا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ زمین خدا پر اسکی حجت اور خلیفہ ہیں۔ مولا آج تک میں آپ سے اور آپ کے باپ دادا سے سخت نفرت کرتا تھا لیکن آج آپ کے اخلاق نے مجھے آپ کا عاشق بنا دیا ہے اب میں آپ کے قدموں سے دور نہ جاونگا اور اپنی پوری زندگی آپ کے ساتھ آپکی خدمت کر کے گزار دونگا۔ (صلوات)

محترم خواتین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ امام علیہ السلام کس طرح ایک برے شخص کو مومن و پرہنر گار بنا دیا یہ واقعات ہمارے لئے نمونہ عمل ہیں ہمیں بھی دوسرے اور برے لوگوں کے سامنے اپنا اخلاق اور کردار ایسا پیش کرنا چاہئے جسے دیکھ کر دوسرے فوراً یہ سمجھ جائیں کہ ہم علی اور ولاد علی کے چاہنے والے ہے۔

الغرض میں عرض کر رہی تھی کہ میرے رسول کی زندگی نمونہ عمل ہے اگر آپ تواریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو بہ خوبی معلوم ہوگا کہ مکے کی زندگی میں میرے رسول نے پتھر کھائے ہیں مگر کسی

Presented by: Ziaraat.Com

کو پتھر نہیں مارا۔ میرے رسول کے راستوں میں کانٹیں بچھائے گئے مگر میرے رسولؐ نے کسی کی راہ میں کانٹیں نہ بچھائے۔ میرے رسول پر کوڑا اپھینکا گیا مگر کوئی تاریخ نہیں جو یہ کہے کہ میرے رسول نے بھی کسی پر کوڑا اپھینکا ہو۔ میرے رسول کی پشت پر حالتِ نماز میں گندگی ڈالی گئی مگر یہ کہیں نہیں ملتا کہ میرے رسولؐ نے کسی پر ذرّہ برابر بھی گندگی ڈالی ہو۔ میرے رسولؐ کو دیوانہ، مجنون کہا گیا مگر نہیں ملتا کہ میرے رسول نے بھی کسی کو دیوانہ یا مجنون کہا ہو تو اب ایک جملہ کہنا چاہتی ہوں جب اتنے عظیم صبر کا مالک ہو اُسے زبان قرآن میں محمدؐ کہتے ہیں (صلوات)

چنانچہ اسی اخلاق کو سدھارنے اور سوارنے کے حوالے سے میرے رسولؐ نے ارشاد فرمایا:۔ اِنَّ الْبشَرِیدَ لَیْسَ مِنْ غَلَبَ النَّاسَ وَلٰکِنَّ الشَّدِیْدِ مِنْ غَلَبَ نَفْسَهٗ یعنی مرد شجاع وہ نہیں ہے جو لوگوں پر غلبہ حاصل کرلے بلکہ شجاع ترین مرد وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آجائے نتیجہ یہ نکلا کہ کسی پر ظلم کے ذریعے دولت کے ذریعے۔ اقتدار کے ذریعے محبت کے

Presented by: Ziaraat.Com

ذریعے قہر کے ذریعے غلبہ حاصل کرنا شجاعت نہیں ہے بلکہ حقیقی شجاعت یہ ہے کہ انسان اپنے سب سے بڑے دشمن جو اسکا نفس ہے اس پر غلبہ حاصل کر لے خاندان رسالت میں ہر شخص چاہے وہ معصوم ہو یا غیر معصوم اپنے نفس پر غالب تھا ہر شخص کا نفس انکے تابع تھا وہ اپنے نفسوں کی پیروی نہیں کرتے تھے بلکہ انکا نفس انکی پیروی کرتا تھا اہلبیتؑ اطہار کے گھرانے میں ہر انسان نمونہ عمل نظر آتا ہے چاہے وہ امام حسینؑ کی ذات گرامی ہو یا حضرت عباسؑ کی یا پھر امام حسینؑ کے برادر عزیز حضرت مسلم بن عقیل کی زندگی ہو۔

ہاں عزاداروں میں ایک جملے سے مصائب کی طرف آ گئی آج محرم کی پہلی تاریخ ہے دستور کے مطابق ذکر مسلم ہونا چاہیئے یہ شہادت مسلم بن عقیل ابتدائے جنگ امام حسینؑ تھی یا اپنے لفظوں کو بدل دوں کہ کتابِ کربلا کا دیباچہ مسلم بن عقیل ہے حسین بن علیؑ کا سفر مسلم بن عقیل ہے۔ عباسؑ کی بہن کا سہاگ مسلم بن عقیل ہے راوی بیان کرتا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام اعداء کے ظلم وستم سے مرقد رسول خداؐ چھوڑنے پر مجبور ہوئے اور تیسری شعبان کو مکہ معظمہ پہنچے تو کوفیوں نے

Presented by: Ziaraat.Com

حضرت اما حسینؑ کو مسلسل خطوط ارسال کیے ان میں سے بعض خط کا مضمون یہ تھا۔

''اے میرے مولا ہمارا کوئی پیشوا اور امام نہیں جلد تشریف لائے شاید خدا حق کو ہمارے ہاتھ پر جاری کر دے فوج اور لشکر آپ کی نصرت و مدد کیلئے حاضر ہیں ہم شب و روز انتظار کرتے ہیں اے عزاداروں یہ رونے کا مقام ہے کہ حضرت کو اس طرح بلایا اور جب حضرت تشریف لائے تو نصرت و مدد تو ایک طرف ہائے زہراؑ کے لال کو کربلا لے جا کر بھوکا پیاسا شہید کر دیا۔

اجرکم ای اللہ۔ الغرض جب خطوط پر خطوط ملے تو میرے مولا نے اپنے بھائی مسلم بن عقیل کو اپنا سفیر بنا کر کوفے بھیج دیا مقتل میں ملتا ہے کہ جس وقت حضرت مسلم کوفے پہنچے تو اٹھارہ ہزار لوگوں نے آپکی بعیت کی جب حضرت مسلم نے لوگوں کو اس طرح بعیت کرتے ہوئے دیکھا تو اپنے آقا مولا امام حسینؑ کو خط لکھا کہ آپ جلدی سے تشریف لے آیئے۔ اس ماجرے کی خبر عبداللہ خضری ملعون کو ملی اس نے فوراً یزید کو خط سے اطلاع دی۔ یزید نے ابن زیاد کو لکھا کہ

Presented by: Ziaraat.Com

تو جلدی کوفے جا اور اولادِ علی میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ۔ ابن زیاد کوفے میں آیا لوگوں کو جمع کیا اور پھر منبر پر گیا اور خوف ناک کلمات یزید ملعون کی طرف سے بولنے لگا یہ سنتے ہی تمام مرد یزید کے خوف سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور خوف کا عالم یہ ہوا کہ تمام نامردوں نے امام حسین علیہ السلام کی بعیت توڑ ڈالا۔ جب یہ خبر حضرت مسلم کو ملی تو پریشانی کے عالم میں خانہ ہانی میں جا کر مخفی ہو گئے۔ ابن زیاد نے ہانی کو بلایا اور شہید کر دیا۔

جس وقت حضرت مسلم کو ہانی کی شہادت کی خبر ملی تو آپ بہت روئے اور فرمانے لگے ہائے یہ کیسی مصیبت ہے کہ اِس بے کسی میں ایک ہی تو سہارا تھا وہ بھی شہید ہو گیا اے عزادارو حسینؑ کے سفیر مسلم بن عقیل کوفے کے گلی کوچوں میں پھرتے تھے یہاں تک کہ طوعہ کے گھر تک پہنچے اور سلام کیا۔ اور فرمایا اے کنیز خدا اگر ممکن ہو تو تھوڑا پانی مجھے پلا دے۔ طوعہ پانی لے کر آئی مسلم کو پانی دیا حضرت نے پانی پیا پھر تھوڑی دیر اسکے دروازے پر بیٹھے رہے۔ طوعہ نے کہا اے بندئے خدا یہاں سے اٹھ کر اپنے گھر چلا جا حضرت مسلم

Presented by: Ziaraat.Com

اپنا دونوں ہاتھ سر پر رکھے بیٹھے رہے پھر طوعہ نے کہا ائے بندئے خدا
شہر کے حالات آج کل اچھے نہیں ہیں تو اپنے گھر چلا جا مقتل میں لکھا
ہے کہ حضرت مسلم خاموش رہے پھر طوعہ نے کہا اے بندئے خدا میں
بار بار تجھ سے کہہ رہی ہوں کہ اپنے گھر لوٹ جا مگر تو جاتا نہیں ہے مسلم
نے حسرت بھری نگاہوں سے اس مومنہ کی طرف دیکھا اور پھر رو کر
بولے اے مومنہ جس کا کوئی گھر نہ ہو وہ کہاں جائے اے مومنہ میں
ایک غریب الوطن ہوں میرا یہاں کوئی عزیز و اقارب نہیں ہے جو میری
مدد کرے اے مومنہ اگر ممکن ہو تو آج کی رات تو اپنے گھر مجھ غریب
الوطن کو جگہ دے دے کل قیامت کے دن رسول خدا تجھے جنّت میں
جگہ دینگے وہ مومنہ حیران ہو کر بولی تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہے؟ قال
انا مسلم بن عقیل۔ آپ نے فرمایا میرا نام مسلم بن عقیل ہے جیسے ہی
مومنہ نے مسلم کا نام سنا تو قدموں پر گر گئی اور فوراً حضرت مسلم کو اپنے
گھر میں لے آئی۔ اور آپ کیلئے ایک حجرہ آراستہ کیا اور کچھ آب
وطعام کا انتظام کیا مگر حضرت مسلم نے رنج وصدمہ کی وجہ سے کچھ نہ
کھایا اور فرمایا مجھے بھوک نہیں ہے ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ طوعہ

Presented by: Ziaraat.Com

کا بیٹا آیا اور طوعہ کو اس حجرہ میں بار بار آتے جاتے دیکھا تو پوچھنے لگا مومنہ نے کچھ جواب نے دیا وہ ملعون التماس کرنے لگا تو طوعہ نے اپنے بیٹے سے عہد و پیمان لے کر بیان کیا کہ اللہ نے ہمارے اوپر رحمت نازل کی ہے کہ حضرت مسلم یہاں آئے ہیں وہ ملعون صبح تک خاموش رہا۔

چنانچہ طوعہ حضرت مسلم کے وضو کرنے کے لئے پانی لائی اور عرض کیا مولا آپ ساری رات بیدار رہے۔ حضرت مسلم نے فرمایا اے مومنہ میری آنکھ لگ گئی تھی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے چچا علی بن ابی طالب تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں مسلم تم بہت جلد میرے پاس آنے والے ہو اور اے میرے غریب مسلم میں تیرا انتظار کر رہا ہوں لہذا مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ میری زندگی کی آخری رات ہے آج میں شہید کر دیا جاؤں گا غرض حضرت مسلم روتے جاتے تھے اور ادھر صبح ہوتے ہی طوعہ کے بیٹے نے ابن زیاد کو جا کر خبر کر دی وہ ملعون اس خبر کے سنتے ہی خوش ہو گیا۔

ہائے ابن زیاد ملعون نے پھر محمد بن اشعث کو بلایا اور اس

Presented by: Ziaraat.Com

کے ساتھ ہزار سوار اور پانچ سو پیادہ لوگوں کو حضرت مسلم کی گرفتاری کو بھیجا جب وہ لوگ طوعہ کے گھر کے قریب پہنچے اور طوعہ نے گھوڑوں کی سموں کی آواز سنی تو فوراً جا کر حضرت مسلم کو خبر دی اور کہنے لگی معلوم ہوتا ہے کہ ابن زیاد کی فوج آپکی گرفتاری کے لئے آرہی ہے یہ سنتے ہی ہاشمی گھرانے کا غیرت دار خون حضرت مسلم بن عقیل نے جلدی سے زرہ پہنی اور کمر باندھی اور مسلح ہوئے۔

طوعہ نے رو کر کہا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ شہادت کے لئے آمادہ ہو رہے ہیں حضرت مسلم نے کہا اے مومنہ ان کو صرف میری ضرورت ہے اور کسی چیز کی طلب نہیں اور پھر فرمایا کہ اے مومنہ مجھے ڈر ہے کہ یہ ملاعین کہیں تیرے گھر میں نہ گھس آئیں لہذا میں خود باہر نکل جاتا ہوں اور آپ باہر نکل آئے میں کہتا ہوں اے غیرت دار مسلم آپ کو توعہ کے گھر کا اتنا پاس ولحاظ تھا کہ آپ خود باہر نکل آئے کہ کوئی نامحرم طوعہ کے گھر میں نہ گھس جائے اے کاش عصرِ عاشور آپ ہوتے تو عجیب منظر تھا امام حسینؑ شہید کئے جا چکے تھے تمام اولاد وانصار قربان گاہ میں سو رہے تھے کوئی مونس ومددگار نہ

Presented by: Ziaraat.Com

تھا ہائے بے رحم اشقیا خیام حسینی میں گھس کر مال وزر لوٹنے اور خیموں

میں آگ لگاتے ارے سیدانیاں ایک خیمے سے دوسرے خیمے میں

دوسرے خیمے سے تیسرے خیمے میں جاتی تھی جزاکم اللہ خیرا لجزا۔

الغرض عزاداروں حضرت مسلم دروازہ کھول کر باہر آئے اور

جنگ کرنا شروع کر دی یہاں تک ۱۵۰ منافقوں کو قتل کیا جب ابن

اشعث نے حضرت مسلم کی یہ شجاعت دیکھی تو ابن زیاد کے پاس قاصد

بھیجا اور کہلوایا کہ اے ابن زیاد اور لشکر بھیج دے ابن زیاد جواب میں

کہلواتا ہے کہ اتنا لشکر اس ایک بھوکے پیاسے آدمی کے لئے ناکافی

ہے اے اشعث اگر حسین خود آ گئے ہوتے تو کیا ہوتا۔ اشعث کہتا ہے کہ

تو نے مجھے کس کوفے کے بقال سے لڑنے کے لئے بھیجا ہے کیا؟ ارے

تو نے تو مجھے علیؑ کی شمشیر مسلم سے لڑنے کے لئے بھیجا ہے اور تو جانتا

ہے کہ اس سے لڑنا آسان نہیں ہے یہ سن کر ابن زیاد نے اور فوج مدد

کو بھیجی جب حضرت مسلم نے دیکھا کہ فوج پر فوج اشعث کی مدد کے

لئے آرہی ہے تو حضرت نے ان پر ایسا شیر کی طرح حملہ کیا کہ کثیر

جماعت فی النار ہو گئی اور خود بھی سفیر حسین زخموں سے چور چور ہو گیا

Presented by: Ziaraat.Com

ابن اشعث چلایا کہ مسلم کو پناہ دو اور اس پر اس طرح قابو پانا مشکل ہے اسطرح وہ تم میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑے گا بس حضرت مسلم کو پیام امن واماں دیا حضرت مسلم نے کہا اے بے وفاؤ اب مجھے تمہارے امان پر ہرگز اعتماد نہیں ہے۔

اے مسلم کا ماتم کرنے والی عزادارو غضب ہو گیا ارے ان ملعونوں نے راستے میں ایک کنواں کھودا اور اسکا منہ خش وخاشاک سے چھپا دیا ہائے مظلوم مسلم لڑتے لڑتے اس کنوئے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ حسینؑ کے شیر کا پاؤں ناگاہ اس گھڑھے میں پڑا اور حضرت گرے دشمنوں نے ساتھ میں مل کر حملہ کر دیا ہر طرف سے تلواریں چل رہی تھیں ہائے ابن اشعث معلون نے ایک ضرب ایسی لگائی کہ آپ کا ہونٹ کٹ گیا دندان مبارک شھید ہو گئے اور دہن سے خون بہنے لگا میرا دل کہتا ہے کہ اس غربت میں مسلم نے مولا حسینؑ کو پکارا ہو گا کہ اے مولا آؤ دیکھو تمہارے سفیر کو یہ دشمن کسطرح نیزہ وشمشیر سے مار رہے ہیں۔

جزاکم خیرا جزا۔ خدا آپ کو کسی غم میں نہ رلائے سوائے غم امام حسینؑ کے چنانچہ حضرت مسلم جو زخموں سے چور تھے دہن مبارک

Presented by: Ziaraat.Com

سے خون جاری تھا انہیں اسیر کر کے ابن زیاد کے دربار میں لایا گیا جب مسلم ابن زیاد کے پاس لے جائے جا رہے تھے تو حضرت مسلم نے کہا اے قوم جفا کار مجھے تھوڑا سا پانی پیلا دے ایک شقی نے ایک جام آب دیا جیسے ہی مسلم نے چاہا کہ پیئیں تمام جام خون سے بھر گیا میں نے ذاکرین سے سنا ہے کہ تین بار پانی لایا گیا اور جب بھی حضرت مسلم پانی پینے کا ارادہ کرتے تھے تو وہ پانی خون میں تبدیل ہو جاتا تھا الغرض آپ پانی نہ پی سکے میرا دل کہتا ہے کہ اے مولا مسلم آپ کیسے وقت شہادت پانی پی لیتے ارے آپ تو کتاب کربلا کا دیباچہ تھے حالانکہ پوری کتاب ہی العطش العطش کی صداؤں سے پر ہے اے میرے مولا مسلم آپ بھلا کیسے پانی پی لیتے جبکہ کل یوم عاشور کربلا کے میدان میں علی اکبر کے سینے پر تشنگی کے عالم میں برچھی کا پھل لگتا ارے اسی پانی اور تشنگی کے خاطرِ عباس کے بازو قلم ہونگے ارے تین دن کی پیاس کی حالت میں عون و محمد قربان ہونگے ہائے اسی ایک جرعہ آب کے لئے حسن کی نشانی قاسم کی لاش کے ٹکڑے مقتل میں بکھرینگے اے مولا مسلم ارے حد تو یہ ہے کہ چھ مہینے

Presented by: Ziaraat.Com

کا علی اصغر بھوکا پیاسا تیر حرملہ سے شہید کیا جائے گا۔

چنانچہ حضرت مسلم نے یہ کہہ کر آب جام جو خون سے الودہ تھا رکھ دیا کہ شائید اب میری قسمت میں آب ودانا نہیں ہے حضرت مسلم گرفتاری کے عالم میں ابن زیاد کے سامنے لائے گئے تو مسلم نے ابن زیاد کو سلام نہیں کیا۔ ایک شخص بولا مسلم تم نے امیر کو سلام نہیں کیا مسلم نے جواب دیا قسم خدا کی میرا امیر صرف اور صرف حسین ابن علی علیہ السلام ہے اور کوئی نہیں ابن زیاد کو یہ سن کر غصہ آیا اور بولا مسلم چاہے سلام کرو یہ نہ کرو تم کو قتل ہونا ہے۔

حضرت مسلم نے کہا کہ اگر تو مجھے قتل ہی کرنا چاہتا ہے تو میری چند حاجتیں ہیں اسے انجام دے دوں وہ بولا کہ تمہاری کون سی حاجتیں ہیں حضرت نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کوئی مرد قریش ہو تو میں اس سے وصیتیں کردوں۔ عمر سعد اٹھا اور بولا کیا وصیت ہے حضرت مسلم نے سب سے پہلے کلمہ پڑھا۔ **اشھدان لاالہ الاللہ واشھدان محمد رسول اللہ واشھدانا علیا ولی اللہ** ۔ پھر فرمایا میری دوسری وصعیت یہ ہے کہ میں اس شہر میں سات درہم کا مقروض ہوں میری شہادت کے بعد میری ذرہ بیچ

Presented by: Ziaraat.Com

کر اُس قرض کو ادا کر دیا جائے اور تیسری سب سے اہم وصیت یہ ہے کہ میرے مولا حسینؑ کے پاس میری طرف سے لکھ دیا جائے کہ اے مولا حسینؑ کوفے نہ آنا ارے کوفیوں نے دغا کی ہم سے بے وفائی کی اور مجھے شہید کر دیا۔ اے عزادارو بس آخری جملے اور مجلس تمام وصیتیں پوری ہوئی ادھر ابن زیاد نے حکم دیا مسلم کو دارالامارہ کے اوپر لے جا کر قتل کر دو ارے مسلم دارالامارہ کے زینوں پر قدم رکھتے تھے کبھی یا علیؑ یا علیؑ کہتے تھے کبھی یا حسینؑ یا حسینؑ کہتے تھے زخموں سے چور مسلم دارالامارہ پر آئے اجازت مانگی دو رکعت نماز پڑھی اپنی زخمی انگشت شہادت سے اشارہ کر کے کٹے ہوئے ہونٹوں سے کہا السلام علیک یا ابا عبد اللہ۔ زیارت ختم ہوئی اور پھر ہائے ظالم نے مسلم کو اس طرح دارالامارہ کی دیوار پر لٹایا کے مسلم کا جسم دارالامارہ سے باہر اور انکا سر دارالامارہ کے اندر ظالم کا خنجر چلا مسلم کا سر دارالامارہ کے فصیل کے اندر اور مسلم کا جسم دارالامارہ سے نیچے گرا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

Presented by: Ziaraat.Com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

# تیسری مجلس

## طفلانِ مسلمؑ کے مصائب

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

Presented by: Ziaraat.Com

# مجلس نمبر (۳)

آعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَیطَانِ الرَّجِیمِ بِسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَلحَمدُ اِللّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشرَفِ الانبِیَاءِ وَالمُرسَلِینَ حَبِیبُ الٰہی العَالَمِینَ اَبِی القَاسِمِ مُحَمَّد صلی اللہ والہ وسلم

وَآلِہِ الطَّیِّبِینَ الطَّاھِرِینَ المَعصُومِینَ المَظلُومِینَ وَلَعنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعدَ ائِھِم اَجمَعِینَ اَمَّابَعدَ فَقَد

قَالَ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَلٰی فِی کِتَابِ مُبِینِ وَھُوَ اَصدَقُ القَائِلِینَ وَ قَولُہُ اَلحَق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَد کَانَ لَکُم فِی رَسُولِ اللّٰہِ اُسوَۃَ حَسَنَۃٌ (سورہ احزاب/۲۱)

خداوند عالم اپنی پاک اور معجز نما کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرمارہا ہے کہ تمہارے لئے اللہ کا رسول بہترین نمونہ عمل ہے وہ

Presented by: Ziaraat.Com

رسول جوخاتم النبیین ہے وہ رسول واشرف المرسلین ہے وہ رسول جسکا لقب طٰہٰ ویٰسین ہے وہ رسول جوصادق وامین ہے وہ رسول جوامام مبین ہے وہ رسول جوافضل الصالحین ہے وہ رسول جومولائے مومنین ہے وہ رسول جونسبوں میں بہترین ہے وہ رسول جوفخر اولین واخرین ہے وہ رسول جوعرش کامکین ہے وہ رسول جوشافع یوم الدین ہے وہ رسول جواکمل العابدین ہے وہ رسول جو دشمنِ کافرین و ملحدین ہے وہ رسول جوصاحب خُلق عظیم ہے اس رسول کی زندگی کو اللہ نے ہمارے زندگی کے لئے نمونہ عمل قرار دیا خداوند عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ میں نے انسان کودو چیزوں سے خلق کیا ایک جسم اور دوسرے روح گویا جسم انسانی میں اور بھی بہت سی چیزیں ہیں مگر جومرکزی کردار ہے وہ انہیں دو چیزوں کا ہے آج کا کون ایسا انسان ہے جسے خد سے محبت نہیں وہ خد کو اچھا سمجھتا ہے وہ دوسروں میں عیب جوئی کرتا ہے مگر اس کو عقل کے آئینے میں اپنی برائیاں نظر نہیں آتی ہیں الغرض ساری دنیا میں ہر مذہب وملت کا انسان اپنے جسم کو طرح طرح کے خطرات اور بیماریوں سے بچاتا

Presented by: Ziaraat.Com

ہے کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ اسے کوئی خراب اور بے علاج بیماری ہو جائے بلکہ یہاں تک ہر انسان کوشش کرتا ہے اور جسمانی ڈاکٹروں کی مدد سے معلوم کرتا ہے کہ اس کے جسم کے لئے کیا کھانا اچھا اور کیا کھانا نقصان دہ ہے اگر ڈاکٹر کہہ دے کے فلاں چیز بالکل استعمال نہ کرنا ورنہ فلاں مرض میں اضافہ ہو جائے گا تو انسان فوراً اس چیز کو ترک کر دیتا ہے اور پرہیز کرنے لگتا ہے مگر انسان چلنے پھرنے دیکھنے کھانے چکھنے اٹھنے اور بیٹھنے کے صرف جسم کا ہی محتاج نہیں بلکہ اسے غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ جسم سے زیادہ وہ روح کا محتاج ہے (صلوات)

کیونکہ ہاتھ ہے اگر اس میں روح نہ ہو تو اٹھ نہیں سکتا آنکھیں ہیں مگر ان میں روح نہ ہو تو دیکھ نہیں سکتی کان ہے اگر ان میں روح نہ ہو سن نہیں سکتے زبان ہے اگر اس میں روح نہ ہو تو بول نہیں سکتا اسی طرح تمام جسم انسانی کے اعضاء و جوارح اپنی حرکت و نقل و انتقال میں ایک ایک لمحہ روح کے محتاج ہیں معلوم ہوا جسم سے زیادہ روح کو انسانی زندگی میں اہمیت حاصل ہے۔

Presented by: Ziaraat.Com

محترم خواتین پھر ہم کیوں غور وفکر نہیں کرتے ہمیں جسم کی بیماریوں کی تو کافی فکر ہوتی ہے مگر روح کی بیماری کے سلسلے میں ہم ذرہ برابر بھی جدوجہد نہیں کرتے مثال کے طور پر جیسا کے آپ سب کے علم میں ہوگا کہ جسم میں پیدا ہونے والی بیماریاں نزلہ۔ کھانسی۔ بخار۔ آشوب چشم۔ کینسر وغیرہ اور اسی طرح کی لاکھوں بیماریاں جسم انسانی میں پائی جاتی ہیں اسی طرح روح میں بھی طرح طرح کی خطرناک بیماریاں ہوتی ہیں جیسا کہ حسد، غیبت، غصہ، نفرت، چغلی، چاپلوسی، ریاکاری، بدکاری وغیرہ تو اب جسطرح انسان جسمانی بیماری سے بچنے کے لئے ہزارہا کوشش کرتا ہے اسی طرح روح کی بیماریوں سے بچنے کے لئے انسان کو حد درجہ کوشش کرنی چاہئے۔ (صلوات)

محترم خواتین روح کو بیماریوں سے روکیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ الہ وسلم کے مبعوث ہونے کا اصل ہدف بھی یہی تھا کہ لوگوں کے نفوس کو پاک کریں کیونکہ انسان کو عبادات میں اس وقت تک لذت نہیں حاصل ہونے والی جب تک اس کی روح پاک وپاکیزہ نہ ہو جائے ہم مثال کے طور پر روحی بیماریوں کو چھوڑ دیں اور فقط

Presented by: Ziaraat.Com

ایک غصہ کو ہی لے لیں ہمارے معاشرے میں غصہ کرنا کوئی خاص بات نہیں سمجھا جاتا جب کہ ممکن ہے کہ غصہ انسان کو تباہی کی راہ پر لے جائے اور اسے درندوں سے بدتر بنادے۔

لہذا علماء فرماتے ہیں کہ غصہ کی دو قسمیں ہے (۱) شیطانی غصہ (۲) رحمانی غصہ۔ جو غصہ انسان کو حیوان سے بدتر بنادیتا ہے وہ شیطانی غصہ ہے اور جو غصہ حکم خدا کے مطابق ہوا کرتا ہے وہ رحمانی غصہ ہے۔ ہماری گفتگو شیطانی غصہ کے سلسلے میں ہورہی ہے انسان کو حد درجہ اپنے غصہ پر قابو رکھنا چاہئے جس طرح ہمارے رسول اور اولاد رسول نے ہمیں سبق دیا ہے آیئے دور امام زین العابدین علیہ السلام کے واقعہ سے درس عبرت حاصل کریں ایک مرتبہ امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس کچھ مہمان آئے ہوئے تھے اور کھانے کا اہتمام ہورہا تھا جب کھانا دسترخوان پر چنا جانے لگا تو ایک غلام جلدی جلدی کباب سے بھری ہوئی ایک تیار گرم گرم سیخ مہمانوں کے لئے لارہا تھا کہ وہ سیخ امام زین العابدین علیہ السلام کے ایک کم سن فرزند کے سر پر اچانک گرگئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کم

Presented by: Ziaraat.Com

سن بچہ مر گیا غلام امام کے سامنے گھبرایا ہوا اور پریشانی کے عالم میں کھڑا تھا اس نے امام کو راضی کرنے کے لئے سورہ آل عمران کی ایک آیت پڑھنی شروع کی "**والکاظمین ال غیظ**" یعنی متقی وہ ہے جو اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں ابھی وہ یہیں تک پہنچا تھا کہ امام نے فرمایا میں نے اپنا غصہ پی لیا ہے پھر غلام نے مزید آیت پڑھی "**والعامین عن الناس**" متقی وہ ہے جو لوگوں کو معاف کر دیا کرتے ہیں یہ سن کر چوتھے امام نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا پھر غلام نے آخر تک آیت پڑھی "**واللہ یحب المحسنین**" خدا نیکی کرنے والے کو دوست رکھتا ہے اتنا سننا تھا کہ امام زین العابدین نے فرمایا "میں نے تمھیں آزاد بھی کر دیا۔ علی الظاہر اگر دیکھا جائے تو ایسی غلطی کی تھی جو معاف کرنے والی نہ تھی مگر امام معصوم نے اتنی بڑی غلطی کو معاف کر کے بتایا کہ ہم آل محمد علیہم السلام نمونہ عمل ہیں امام نے اپنے غصہ کو ضبط کر لیا امام کے ایک سچے شیعہ کو ایسا ہی ہونا چاہئے اسے بھی اپنے غصہ پر کنٹرول رکھنا چاہئے غلام وغریب پر رحم کرنا چاہئے خاص کر یتیم

Presented by: Ziaraat.Com

کے ساتھ تو بہت ہی اچھا سلوک کرنا چاہئے مگر تواریخ میں ملتا ہے کہ کچھ مسلمان ایسے بھی تھے جنہوں نے یتیمانِ مسلم کے ساتھ بڑی ناانصافی کی۔

ناسخ التواریخ کے مطابق حضرت مسلم بن عقیل جب کوفے تشریف لائے تھے تو ان کے ہمراہ ان کے دو بچے بھی تھے جو کوفے آئے تھے اور جس وقت حضرت مسلم کی شہادت کا وقت آیا حضرت نے اپنے دونوں بچوں کو قاضی شریح کے حوالے کردیا تھا مگر عزاداروں جس وقت حضرت مسلم کی شہادت کی خبر شریح کو ملی زار و قطار رویا سر و سینہ پیٹتا رہا پہلے تو اس نے ان معصوم بچوں سے ان کے بابا کی خبر چھپائی مگر جب بچوں نے اصرار کیا تو اس نے بتایا بچوں تم یتیم ہو گئے ہو تمہارا بابا مارا گیا اور ابن زیاد ملعون نے پورے شہر میں تم لوگوں کی تلاش میں جاسوس روانہ کردئیے ہیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم معصوم گرفتار نہ ہو جاؤ بچوں کو ایک تو بابا کی شہادت کی خبر ملی دوسرے گرفتاری کا خوف ہائے مسلم کے یتیم عالم غربت میں آفت

Presented by: Ziaraat.Com

ویتیمی میں دہشت واسیری میں بجز رونے کے اور کیا کرتے۔

قاضی شریح نے بچوں کی جب یہ حالت دیکھی تو انہیں دلاسہ دیا کہ بچوں پریشان نہ ہو میرے جیتے جی تمہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی اور پھر شریح نے اپنے بیٹے اسد کو بلایا اور کہا تو دونوں شہزادوں کے ہمراہ جا ایک قافلہ شہر سے باہر مدینے کیلئے ٹھہرا ہوا ہے وہاں سے جاکر ان دونوں بچوں کو کسی نیک انسان کے حوالے کردے اور اُسے اِن کا حسب ونسب بیان کردے اسد دونوں بچوں کو لے کر چلا جب شہر سے باہر پہنچا تو دیکھا قافلہ جاچکا تھا فقط راستہ کی گرد وغبار دیکھائی دے رہی تھی اسد نے بچوں سے کہا شہزادوں جلدی سے جاؤ اور جاکر اس قافلہ سے مل جاؤ دیکھو ابھی گرد وغبار نظر آرہی ہے اور یہ کہہ کر وہ واپس آیا اے عزاداروں تھوڑی دور شہزادے گئے مگر قافلہ نہ ملا آخرکار بچے گھومتے گھومتے پھر کوفے میں آگئے دشمنوں نے معصوم بچوں کو دیکھا گرفتار کرلیا اور بحکم ابن زیاد قید میں ڈال دیئے گئے ہائے رے مصیبت چھوٹے چھوٹے بچے مسلم کے یتیم جنہیں قید خانے میں نہ تو پیٹ بھر کر کھانا ملتا تھا اور نہ پیاس

Presented by: Ziaraat.Com

بجھانے کے لئے پانی اے عزاداروں اس مجلس میں کتنی میری مائیں بہنیں ایسی ہیں جو صاحب اولاد ہیں ذرا تصور کریں دل ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے یہ شہزادے ایک سال قید میں رہے قید کا داروغہ انہیں صرف دو جو کی روٹیاں اور ایک کوضہ پانی آٹھ پہر کے بعد دیا کرتا تھا ہائے قید خانہ ایک ایسا تاریک اور تنگ تھا جس میں نہ تو روشنی آتی تھی اور نہ ہوا کا گزر تھا معصوموں کا دم گھٹ جاتا تھا کبھی وہ بچے اپنے بابا کی مظلومانہ شہادت پر زار زار روتے اور کبھی اپنی ماں اور بہنوں کو یاد کر کے گریا کرتے تھے مگر ہائے کوئی بھی ان کی مصیبت پر رحم کھانے والا نہ تھا۔

راوی کا بیان ہے کہ ایک روز یہ بچے قید کی تاریکی اور تنہائی سے اس قدر گھبرائے کہ چیخیں مار مار کر رونے لگے اور در زنداں سے اپنے سروں کو ٹکراتے تھے مگر کوئی ان کی فریاد نہ سنتا تھا کہ یہاں تک رات ہوگئی اور داروغۂ زنداں کچھ آب وطعام لے کر پہنچا یہ بچے بلک بلک کر اپنے بابا کو پکار رہے تھے اور کہتے تھے باباجان آپ نے تو ہمیں بڑے نازوں سے پالا تھا اے بابا آپ سے ہماری ذرا سی

Presented by: Ziaraat.Com

تکلیف نہیں دیکھی جاتی تھی بابا آخر ہم سے کون سی تقصیر ہوئی کہ ہم اتنے عرصے سے اس تاریک قید میں رورو کر آپ کو پکار رہے ہیں مگر آپ تشریف نہیں لاتے اگر آپ خد تشریف نہیں لا سکتے تو اے بابا جان ہمیں ہی اپنے پاس بلا لیجئے اب اور ہم سے زنداں کی اذیتیں نہیں اٹھائی جاتیں۔

زندان بان نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو بچوں نے بڑی گھبرائی ہوئی آواز میں زندان بان سے کہا اے نگاہ بان ہمیں آج کھانا پانی کچھ نہیں چاہئے بس ہم کو تو تم سے کچھ کہنا ہے زندان بان بولا کہو بچوں کیا کہنا چاہتے ہو بچوں نے کہا تجھے معلوم ہے نہ آج ایک برس ہو گیا ہم نے نہ پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور نہ ہمیں پانی ملا ہم دونوں نے ایک سال تک خاک پر سو کر کاٹ لیا مگر آج تک کوئی شکوہ وشکایت تجھ سے نہیں کیا مگر آج ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں نگہ بان نے پوچھا کہو بچوں کیا کہنا چاہتے ہو بڑا بھائی بولا یا شیخ ھل تعرف محمد ابن المصطفیٰؐ اے شیخ تو محمد مصطفیٰؐ کو پہچانتا ہے اس نے کہا ہاں میں مسلمان ہوں اور ان کو خوب پہچانتا ہوں پھر بچے نے کہا کیا تو جعفر ابن

Presented by: Ziaraat.Com

ابی طالب کو پہچانتا ہے زندان بان نے کہاہاں بچوں میں جانتا ہوں

اللہ نے انھیں جنت میں دو پر عطا کیئے ہیں تو بچوں نے کہا اے شیخ

علی ابن ابی طالب کو جانتا ہے زندانؔ بان نے کہا ارے علی کو کون

نہیں جانتا وہ تو رسول خدا کے بھائی لیکن بچوں تم لوگ آج

ایسا سوال کیوں کرر ہے ہو بچوں نے جواب دیا اے مردِ خُدا ایک

سال ہو گیا ہے کہ ہم تیری قید میں ہیں ہمارے اوپر رحم کر ہم مسلم بن

عقیل کے بیٹے ہیں اتنا سنا تھا کہ وہ مرد مومن بچوں کے قدموں پر

گر پڑا اور کہنے لگا میرے شہزادوں مجھے معاف کردو مجھے علم نہ تھا کہ

تم اولاد رسول ہو اس کے بعد زندان بان نے رات میں زندان کا

دروازہ کھول دیا اور کہا آپ دونوں جلد یہاں سے مدینے کو روانہ ہو

جائیں مگر یاد رہے کہ زمانہ آپ کا دشمن ہے رات کو سفر کیجئے گا

اجازت ملتے ہی دونوں معصوموں نے اپنے ننھے ننھے ہاتھ اٹھا کر

دعائیں دیں اور روانہ ہوئے

اے عزاداروں یہ بچے رات بھر چلتے رہے مگر جب دن

نمودار ہوا تو معلوم ہوا کے کوفے سے باہر تک نہ جا سکے کون تھا جو

Presented by: Ziaraat.Com

راستہ بتاتا آخر تھک کرایک درخت جو تالاب کے کنارے تھا اس پر چڑھے اور چھپ کر بیٹھ گئے سورج نکلنے کے بعد زن حارث کی خادمہ تالاب میں پانی بھرنے آئی تو اس کی نگاہ پانی میں پڑی تو شہزادوں کے عکس پانی میں نظر آئے اس عورت نے بچوں سے دریافت کیا کہ تم کون ہو کہا کہ ہم یتیم ہیں ہمارا بابا مسلمؑ ہے جو شہید کردیا گیا ہے اس مومنہ نے کہا اے بچوں میرے ساتھ چلو میری مالکہ محبّ علیؑ ہے وہ تمہیں مدینے پہنچادے گی دونوں بچوں کو وہ گھر لائی اور اپنی مالکہ سے سب کچھ بیان کیا مالکہ نے یہ سنا کہ یہ اولاد رسول ہے تو دوڑ کر بچوں کے قدموں پر گرگئی اور بوسے لئے اور کہا کہ اے بچوں چلو پہلے تم کو نہلا دوں معلوم نہیں تم کب سے نہیں نہائے ہو۔

ذاکرین فرماتے ہیں کہ جب چھوٹے بھائی کے سر پر اس مومنہ نے پانی ڈالا تو چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی سے روکر کہا بھیا آج اماں کی بہت یاد آتی ہے ارے ہماری اماں بھی اسی طرح ہمیں نہلاتی تھیں۔

Presented by: Ziaraat.Com

الغرض جب بچے نہا چکے تو ان کو کھانا کھلایا اور کہا دیکھو میرا شوہر دشمن آل رسول ہے اسے خبر نہ ہونے پائے میں کوشش کر کے کسی طرح سے مدینے پہنچا دوں گی بچے سارا دن اُس مومنہ کے پاس رہے رات کو ایک علیحدہ مکان کے اندر دونوں کیلئے اس عورت نے بستر لگا دیئے دونوں بھائی آپس میں گلے میں باہیں ڈال کر سو گئے تھوڑی رات گزری تھی کے اس کا شوہر حارث آ گیا اور اپنا لباس اتار کر فوراً کھانا طلب کیا مومنہ نے دریافت کیا کہ آج کہاں گیا تھا اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ مسلم کے دونوں فرزند قید خانے سے بھاگ گئے ہیں اور حاکم کوفہ نے ان کی گرفتاری پر انعام مقرر کیا ہے۔

آج سارا دن انہیں بچوں کو تلاش کرتا رہا ہوں مگر کہیں ان کا پتا نہ چلا پھر صبح قسمت آزمائی کروں گا اس کی زوجہ نے کہا خدا کا خوف کر کیوں تو اپنے لئے عذاب خدا کو واجب بنا تا ہے کوشش کر اگر بچے مل جائیں تو ان کو صحیح سلامت مدینے پہنچا دے رسول اللہؐ تجھ سے خوش ہو جائیں گے مگر اس ملعون نے کہا مجھکو تو بس انعام چاہیئے۔

Presented by: Ziaraat.Com

اے عزادارو ں ابھی کچھ رات گزری تھی اور یہ ملعون سو گیا تھا کہ اچانک بڑا بھائی روتا ہوا بیدار ہوا اس پر چھوٹا بھائی بھی رونے لگا بڑے بھائی نے چھوٹے سے کہا میں نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت رسول خدا اور نانا امیر المومنین اور بابا مسلم سے فرمار ہے ہیں کہ مسلم تم چلے آئے ہو اور بچوں کو دشمنوں میں چھوڑ دیا انھیں جلدی بلاؤ تا کہ ہم سے ملاقات کریں چھوٹے بھائی نے کہا بھیا میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے بس دونوں بھائی آپس میں گلے میں باہیں ڈال کر اپنی غربت اور بے بسی پر رونے لگے۔ بچوں کے رونے کی آواز حارث کے کانوں تک گئی اس کی آنکھ کھل گئی اس نے اپنی زوجہ سے دریافت کیا کہ یہ کس کی آواز ہے اس مومنہ نے کہا کوئی پڑوس میں بچہ روتا ہوگا اس ملعون نے کہا نہیں یہ آواز رونے کی میرے گھر سے آرہی ہے ظالم اس حجرے میں پہنچا جہاں بچے تھے بس اولاد والوں غضب ہو گیا۔

حارث نے پوچھا تم کون ہو بچے سہم گئے اور کہنے لگے کہ اگر جان کی امان دینے کا وعدہ کرو تو ہم تم کو بتائیں اس نے کہا ہاں امان دی سچ سچ اپنا حال بیان کرو انہوں نے لرزتے کانپتے ہوئے کہا

Presented by: Ziaraat.Com

اے شخص ہم مسلم بن عقیل کے یتیم ہیں بس اتنا سننا تھا کہ اس ملعون نے معصوموں کی نازک زلفوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑا اور حجرے میں سے کھینچتا ہوا باہر لایا اے عزادارو فقط اتنا ہی نہیں غصہ کی حالت میں اس ملعون نے بچوں کو مارنا شروع کیا ہائے غضب بڑے بھائی کو اس قدر مارا کہ اس کے دانت شہید ہو گئے اور منہ سے خون کا فوارا جاری ہو گیا ارے بچوں کی حالت کچھ ایسی تھی کہ۔

دکھلا تا تھا خنجر انہیں جب کرتے تھے فریاد
بچوں پہ یہ دکھ ہائے یتیموں پہ یہ بیداد
دروازہ تلک کھینچ کے لایا ستم ایجاد
کمزور تھے یہ اور زبردست وہ جلاد
گرتے تھے پھٹے اور عمامے گرے سر سے
مجرم کی طرح باندھ دیا دونوں کو در سے

ساری رات مسلم کے یتیم بندھے رہے جب صبح نمودار ہوئی تو وہ ملعون دونوں کو پکڑ کر دریا کی طرف لے جانے لگا تو مومنہ

Presented by: Ziaraat.Com

رونے لگی اور اپنے شوہر کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی۔

کیوں فاطمہ زہرا کو رلاتا ہے کفن میں
دو پھول تو رہنے دے محمد کے چمن میں

وہ بار بار بچوں سے لپٹ جاتی تھی اور وہ ظالم بار بار اسے ہٹاتا تھا آخر جب کسی طرح مومنہ نہ مانی تو اس ظالم نے غصہ میں آکر اس پر ایسا تلوار سے وار کیا کہ وہ بے دم ہو کر گر پڑی اب کون اس ظالم کو ظلم وستم سے روکتا وہ دونوں بچوں کو لئے ہوئے نہر پر پہنچا اس نے اپنے غلام کے ہاتھ میں تلوار دے کر حکم دیا کہ ان کو قتل کر دو غلام نے تلوار سنبھالی تو بچوں نے کہا اے مرد خدا اپنے اوپر رحم کر تو ہمارے نانا رسول اللہ کے موذن بلال سے مشابہ ہے جب غلام کو بچوں کے بارے میں پتا چلا تو اس نے قتل کرنے سے انکار کیا حارث نے اس انکار سے اپنے غلام کو قتل کر ڈالا اس کے بعد اپنے لڑکے سے کہا تو انہیں قتل کر اس نے بھی انکار کیا کہ اگر میں ان بچوں کو قتل کرتا ہوں تو رسول خداؐ کو بروز قیامت کیا مونھ دیکھاؤں گا

Presented by: Ziaraat.Com

حارث ملعون نے غیض کے عالم میں اپنے فرزند کو بھی قتل کر دیا۔

اے عزاداروں بس مجلس ختم ہوئی اب وہ ملعون خد تلوار لے کر آگے بڑھا اور بچوں سے کہنے لگا کپڑے اتار دو اے صاحبان اولاد ذرا کلیجے پر ہاتھ رکھ کر سننا جب بچوں کو یقین ہو گیا کہ یہ ملعون قتل کرے گا تو فرمایا کہ ہمیں زندہ ابن زیاد کے پاس لے چل اس ملعون نے انکار کیا فرمایا کہ ہمیں بیچ لے اس نے بیچنے سے بھی انکار کیا کہا کہ ہمیں مدینہ لے چل ہم اپنے ماموں حسینؑ سے آخرت کو اور دنیا میں بے شمار دولت دلوائیں گے اس ملعون نے کہا کہ میں تمہیں مدینے میں بھی نہیں لے جانا چاہتا مایوس ہو کر بچوں نے کہا کہ اگر تیرا ارادہ یہی ہے تو پھر ہمیں اتنی مہلت دے کہ ہم دو رکعت نماز پڑھ لیں بس عزاداروں مجلس تمام۔

بچوں نے دو رکعت نماز ادا کی اور اپنے ننھے ننھے ہاتھ بارگاہ پروردگار میں بلند کیئے اور دعا کی پالنے والے اس کے اور ہمارے درمیان آج ہی فیصلہ کر دے ادھر ظالم خنجر لئے کھڑا تھا کہ۔

Presented by: Ziaraat.Com

ناگاہ چلی ظلم کی تلوار بڑے پر

بالائے زمین کٹ کے ستارا سا گرا سر

دریا میں ستم گار نے پھینکا تن اطہر

چلا کے یہ چھوٹے نے کہا ہائے برادر

دیکھا جو بڑے بھائی کا سر دست عدو میں

وہ گر کے تڑپنے لگا بھائی کے لہو میں

آیا جو شقی تیغ علم کر کے دوبارا

چلانے لگا بھائی کہ وہ بھائی کا پیارا

مادر کو پکارا کبھی بابا کو پکارا

جلاد نے تن پر سے سر اسکا بھی اتارا

دھبہ بھی نہ خوں کا رہا شمشیر عدو میں

بھائی کا لہو مل گیا بھائی کے لہو میں

دونوں لاشوں کو اس ملعون نے اُٹھا کر دریا میں ڈالا جب

Presented by: Ziaraat.Com

دونوں لاشیں یکجاں ہوئی تو دونوں بھائیوں نے آپس میں اپنے کٹے ہوئے گلے میں باہیں ڈال لیں اور دریا کی تہہ میں چلے گئے۔

**اِنَّ لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**

**تمام شد**

Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# چوتھی مجلس

## حضرت حُرؓ کے مصائب

Presented by: Ziaraat.Com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مجلس نمبر ﴿۴﴾

آعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبُ اِلٰھِی الْعَالَمِیْنَ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدٌ صلی اللّٰہ وآلہ وسلم

وَآلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ الْمَظْلُوْمِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعدَ ائِھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدَ فَقَدْ

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعٰلٰی فِیْ کِتَابٍ مُبِیْنٍ وَھُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ وَ قَوْلُہُ اَلْحَق

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۰

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورہ احزاب/۲۱)

خداوند کریم اپنی بے عیب کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرما رہا ہے کہ تمہارے لئے اللہ کا رسول بہترین نمونہ عمل ہے۔ ہاں

Presented by: Ziaraat.Com

اگر میرے رسول کی گھریلو زندگی پر نگاہ بصیرت افروز ڈالی جائے تو معلوم ہو کہ سید المرسلین اور خاتم النبین زندگی کے ہر شوبے میں اپنا نمونہ آپ ہیں میرے رسول اپنے اہل وعیال کے ساتھ کچھ اس طرح محبت کرتے تھے کہ اکثر گھریلو کام خود ہی انجام دیتے تھے اور میرے رسول نے فرمایا خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَ اَنَا خَیْرُکُمْ و لِاَھْلِیْ۔ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے زوجہ اور اھل وعیال کے ساتھ نیک سلوک کرے اور میں تم لوگوں میں سے سب سے بہترین اپنے گھر والوں کے ساتھ سلوک کرنے والا ہوں۔

فقط اتنا ہی نہیں بلکہ شیخ عباس قمی اپنی کتاب منتھی الامال میں تحریر کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام اپنے خدمت گذاروں اور خادموں کے ساتھ بڑی نرمی اور محبت کا برتاو کرتے تھے۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے دس سال رسول اللہ (ؐ) کی خدمت کی مگر اس طویل مدت میں رسول نے کبھی مجھے اُف تک نہ کہا اور کبھی یہ بھی نہ کہا کہ یہ کام کیوں کر دیا؟ اور وہ کام کیوں نہیں کیا؟ ایک دن کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ کے

Presented by: Ziaraat.Com

افطار کے لئے تھوڑا دودھ اور اسی طرح سحر کے لئے بھی دودھ ہی رہتا تھا ایک روز رسول اللہ باہر تشریف لے گئے تھے جب کافی دیر ہوگئی تو میں سمجھا کہ اب وہ نہیں آئیں گے لگتا ہے وہ دعوت میں گئے ہوئے ہیں لہٰذا اسی گمان کے ساتھ میں نے وہ دودھ پی لیا۔ چند ساعت کے بعد رسول خدا تشریف لائے اور میں نے انکے ایک صحابی سے دریافت کیا جو انکے همراہ تھا کہ آیا پیغمبر اسلام نے افطار کرلیا ہے کسی کے گھر آنحضرت کی دعوت تھی؟ اس نے جواب دیا کہ دعوت کسی کے گھر نہیں تھی اور ابھی آنحضرت نے روزہ افطار نہیں کیا ہے۔ ساری رات میں اس فکر میں سو نہ سکا کہ اگر آنحضرت نے دودھ مانگ لیا تو انھیں کیا دونگا۔ حضرت نے روزے کی ہی حالت میں صبح کر دی مگر خادم سے اس رات اور اسکے بعد کبھی اس دودھ کا ذکر تک نہ کیا اسلئے کے یہ اگر خادم نے پی لیا ہوگا تو اسے شرمندگی ہوگی۔

آپ حضرات نے غور فرمایا کہ جسکے دل میں خادموں کی یہ عزت رہی ہو وہ اخلاق کے کس درجے پر فائز ہونگے۔ میرے

Presented by: Ziaraat.Com

رسول تو ہیں ہی رحمت العالمین اور شاید اب جو واقعہ بیان کرنے جا رہی ہوں اس سے میرے رسول کا اخلاق اور کردار اور نکھر کر دنیا کے سامنے آجائے گا اور یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ میرے رسول کے دل میں دشمنوں اور قیدیوں کا بھی بڑا پاس ولحاظ تھا۔

سیرت ابن ہشام میں ملتا ہے کہ طلوع اسلام اور اسلامی حکومت کے وجود میں آنے سے قبل عربوں میں قبیلے کی سرداری کی رسم جاری تھی عرب والے اپنے سرداروں کی اطاعت وفرمابرداری کرتے تھے اور کبھی کبھی ان کو ٹیکس وغیرہ بھی دیتے تھے۔عرب قبیلوں کے مختلف سرداروں میں ایک سردار حاتم بھی تھا جو اپنی سخاوت کی وجہ سے بہت مشہور تھا اور قبیلہ ''طی'' کے سربراہ کے عنوان سے یاد کیا جاتا تھا۔حاتم کے بعد اسکا بیٹا ''عدی'' اسی کا جانشین ہوا ''قبیلہ طی'' والوں نے اس کی اطاعت قبول کی عدی ہر سال ہر ایک شخص کی آمدنی کا ایک چوتھائی حصہ بطور ٹیکس وصول کرتا تھا۔

عدی کی حکومت وریاست حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

Presented by: Ziaraat.Com

والہ وسلم کے مبعوث ہونے اور اسلام کے پھلنے تک رہی ''قبیلہ طی''
بت پرست تھا مگر عدی نصرانی مذہب پر ہونے کے باوجود اسکو
لوگوں سے چھپاتا تھا۔

عرب والے مسلمان ہوتے جاتے تھے وہ اسلام کی آزادانہ
تعلیمات سے واقفیت حاصل کرنے سرداروں کی جبری اطاعت
سے آزاد ہوتے جارہے تھے۔یہی سبب تھا کہ دوسرے عرب
حکمرانوں کی طرح عدی نے بھی اسلام کو ایک بڑا خطرہ سمجھا اور نتیجہ
میں رسول خدا سے دشمنی برتی لیکن تمام تر دشمنی کے باوجود وہ نہ تو
میرے رسول اور نہ ہی دین اسلام کا کچھ بگاڑ سکا جسکی وجہ یہ تھی کہ
لوگ جوق در جوق عاشقانہ طور سے اسلام میں داخل ہونے لگے
تھے اور اسلام و مسلمان کی طاقت و عضمت بڑھنے لگی تھی۔عدی
اچھی طرح سمجھتا تھا کہ ایک دن مسلمانوں کے رسول میری بھی
جستجوں میں آئینگے اور میرا تخت حکومت الٹ دینگے لہذا وہ ہمیشہ
فرار کرنے کا راستہ فراہم کر کے رکھتا۔

ایک دن اس کے غلام نے بتایا کہ جو کرنا ہے جلدی

Presented by: Ziaraat.Com

کرو مسلمانوں کی فوج قریب آ گئی ہے جلدی میں عدی سب کو لے کر بھاگ نکلا مگر اس جلد بازی میں اسکی بہن سفانہ چھوٹ گئی۔

اسلامی فوج جس وقت پہنچی عدی بھاگ چکا تھا اسکی بہن کو اسیروں کے ساتھ مدینہ لایا گیا اور عدی کے بھاگنے کی خبر رسول اللہ کو دی گئی۔ اسیروں کو قید خانے میں بند کر دیا گیا ایک دن میرے رسول مسجد تشریف لے جا رہے تھے کہ عدی کی بہن نے رسول اللہ سے کہا میرے باپ کا سایہ سر سے اُٹھ چکا ہے میرا سرپرست بھی معلوم نہیں کہاں ہے خدارا مجھ پر احسان کیجئے خدا آپ پر احسان کرے گا۔ رسول نے پوچھا تیرا سرپرست کون ہے؟ اس نے جواب دیا عدی بن حاتم۔ حضرت نے فرمایا وہی جو خدا اور اسکے رسول سے بھاگا ہے۔ حضرت رسول خدا نے یہ فرمایا اور روانہ ہو گئے دوسرے دن اللہ کے رسول پھر اسی طرح سے گذرے اور عدی کی بہن نے پھر وہی باتیں کہہ دیں۔ رسول خدا نے بھی اپنا وہی جواب دہرایا اب اس عورت نے سونچا کہ میری امید پوری ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے لہٰذا خاموش رہی اور تیسرے دن پھر رسول اللہؐ تشریف

Presented by: Ziaraat.Com

لائے مگر آج انکے ساتھ ایک جوان بھی تھا اس نے اشارے سے عدی کی بہن سے کہا کہ اپنی حاجت بیان کر۔ وہ عورت آگے بڑھی اور پھر وہی باتیں کہہ دیں جو پہلے دن کہہ چکی تھی رسول خدا نے فرمایا بہت اچھا اب اس انتظار میں ہوں کہ کوئی معتبر آدمی ملے تو تجھے اسکے ہمراہ تیرے قبیلے بھیج دوں۔ جب رسول اللہ چلے گئے تو اسنے لوگوں سے پوچھا کہ یہ جوان کون تھا تو معلوم ہوا وہ مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ کچھ ہی دنوں بعد ایک قافلے کے ساتھ رسول اللہؐ نے اس کو اسکے قبیلے تک پہنچوا دیا تو میری محترم سامعین آپنے ملاحظہ فرمایا کہ میرے رسول کا برتاوا اپنے دشمنوں کے ساتھ کیا تھا۔ قیدیوں کے ساتھ کیسا تھا۔ مگر ہائے افسوس جو رسول اپنے دشمنوں کی ماں بہنوں کو قیدی بنا نہ دیکھ سکے اس رسول نے اپنی بیٹیوں کو قیدی بنا ہوا کیسے برداشت کیا ہوگا ہاں عزاداروں جب امام حسین علیہ السلام بارھویں منزل اشراف سے آگے نکلے تو ایک مقام پر ایک شخص نے نعرۂ تکبیر بلند کیا امام نے فرمایا بیشک اللہ

Presented by: Ziaraat.Com

بڑا ہے مگر اس وقت تکبیر کہنے سے تیری کیا مراد ہے اس نے کہا مولا کھجوروں کا باغ نظر آیا ہے دوسرے شخص نے کہا خدا کی قسم یہاں کوئی باغ نہیں ہے جب غور سے دیکھا تو لوگوں نے کہا کہ گھوڑوں کی آواز اور نیزوں کے پھل نظر آرہے ہیں۔

اس پر امام نے فرمایا یقیناً کوئی لشکر کوفے سے آرہا ہے اس کے بعد امام نے ایک مقام پر پہنچ کر اپنا خیمہ نصب کرلیا دیکھتے ہی دیکھتے ایک ہزار کا لشکر جو سلاح جنگ سے آراستہ تھا آپہنچا اور ادھر امام کے خیمے کے سامنے حُر نے اپنا خیمہ بھی نصب کر دیا اور حر کا لشکر پیاس سے جاں بلب تھا ایسا لگتا تھا کہ انھیں پانی نہ ملا تو چند گھنٹوں میں سب کے سب ہلاک ہو جائینگے۔ ساقی کوثر کے لال سے حُر اور اسکے لشکر کی یہ حالت دیکھی نہ گئی مولا نے حضرت عباس کو بلایا بھیا عباس جلدی جاؤ اور مشک کے دھانے کھول دو کہ حر کا لشکر اور جانور سیراب ہو جائے۔ امام کا یہ کلام سن کر کسی نے عرض کیا یا بن رسول اللہ ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے ہیں اور اس سفر میں پانی دور دور تک نہیں ملتا اگر سارا پانی ختم ہو گیا تو ہم لوگ کیا کرینگے

Presented by: Ziaraat.Com

حضرت امام حسین نے فرمایا اللہ مالک ہے جو بھی ہو مگر مجھے کسی بھی انسان کا پیاسا رہنا گوارا نہیں ہے اگر چہ یہ سب ہمارے دشمن ہیں اور ہماری گرفتاری کے لئے آئے ہیں مگر پھر بھی مجھے انکا پیاسا رہنا گوارا نہیں ہے۔

جلدی سے ان سب کی پیاس بجھاؤ۔ تاریخ بتاتی ہے کہ مشک کے دہانے کھول دئے گئے پھر امام نے فرمایا بھیا عباس جب سارا لشکر پانی پی لے تو پھر جانوروں کو بھی پانی پلانا اور دیکھو ایک مرتبہ جانور پانی پی کر منہ پھیر لے تو مشک اسکے سامنے سے نہ اٹھانا جب تین دفعہ ایسا نہ کرلے کیونکہ جانور تین دفعہ میں سیراب ہوتا ہے۔

مقاتل میں ملتا ہے امام حسین خود بھی اپنے کاندھے پر مشک رکھ کر جلدی جلدی سب کو پانی پلا رہے تھے اور پوچھتے جاتے تھے بھائی تیری پیاس تو بجھ گئی نا اور پیاس تو نہیں لگی ہے۔ جب سب سیراب ہو چکے تو امام نے حر سے پوچھا کہ تمہارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے حر نے کہا مجھے حاکم کوفہ ابن زیاد نے حکم دیا ہے کہ آپ کو جہاں بھی پاؤں حکم حاکم کے مطابق کوفہ لے چلوں اس پر امام نے فرمایا کہ میں کسی دنیاوی غرض کے لئے تو یہاں نہیں آیا تم

Presented by: Ziaraat.Com

لوگوں نے ہزاروں خط لکھ کر مجھے بلایا کہ ہم بغیر امام کے ہیں اگر تم میرے آنے پر راضی نہیں ہو تو میں واپس پلٹ جاتا ہوں حُر نے ان خطوط سے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ وہ خطوط لے آؤ۔ اس نے ہزاروں خط لا کر کے سامنے رکھ دیے امام نے حُر سے فرمایا کہ حُر دیکھو تیرے سامنے یہ سارے خطوط رکھے ہیں حُر نے خطوط دیکھ کر کہا کہ میں ان لکھنے والوں میں سے نہیں ہوں مجھے تو ہر حال میں حاکم کوفہ کے حکم پر عمل کرنا ہے۔

اسکے بعد نماز کا وقت آ گیا تو حُر کے ساتھ اسکے لشکر نے بھی امام حسین کیساتھ نماز پڑھی اور نماز عصر کے بعد امام نے حکم دیا کہ تیاری کر دو اور امام گھوڑے پر سوار ہوئے تو حر نے بڑھ کر امام کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی امام نے فرمایا حُر پیچھے ہٹ جا تیری ماں تیرا ماتم کرے اس پر حر نے کہا اے حسین اگر آج عرب کا کوئی شخص یہ کہتا تو میں اسکا جواب اس سے بڑھ کر دیتا مگر کیا کروں آپکی ماں کا نام تو میں بغیر وضو کے لے بھی نہیں سکتا۔ اتنا سننا تھا کہ حضرت عباس کو جلال آ گیا آگے بڑھ کر تلوار ہاتھ میں لے لی اور بولے حر کسکی ماں کا نام لینے جا رہا ہے اگر تیری زبان پر شہزادی دو عالم

Presented by: Ziaraat.Com

فاطمہؑ کا نام بھی آ گیا تو تیری زبان کاٹ کر ہاتھ پر رکھ دونگا۔

الغرض عزادارو مظلوم کربلا دو محرم ۶۱ ہجری کو وارد کربلا ہوئے ساتویں سے پانی بند ہو گیا محرم کی دسویں شب کو قتل حسین کی تیاری شروع ہو گئی اور خیام حسینی سے العطش العطش کی آوازیں بلند ہوئیں تو حر کی غیرت نے کروٹ بدلی اور بدحواس ہو گیا۔

کہ اولاد رسولؐ کو مصیبت میں پھسانے والا میں ہوں اور یہ میں نے کیا کر دیا اسی فکر میں اپنے خیمہ سے باہر پریشانی کے عالم میں سر جھکائے بیٹھا تھا اور حر کی حالت کچھ ایسی تھی کہ۔

کبھی اٹھا کبھی بیٹھا کبھی ٹہلا وہ جری
گرم آہیں کبھی کھیں سرد کبھی آہ بھری
قلب میں تھی کبھی شورش کبھی درد جگری
سخن پاس کبھی لب پہ کبھی نوحہ گری

آل احمد کی بکا سن کے تڑپ جاتا تھا
دم بہ دم خیمے سے گھبرا کے نکل جاتا تھا

کہ غلام کی نگاہ آقا پر پڑی دیکھا چہرے کا رنگ اڑا ہوا ہے اور

Presented by: Ziaraat.Com

سرد آہیں لب پر ہیں حر کا غلام حر کی یہ حالت دیکھکر گھبرا گیا اور جا کر حر کے بھائی سے بولا کہ ذرا حر کا حال تو دیکھو لڑائی کا خوف اس درجہ غالب ہے کہ ہوش وحواس درست نہیں ہیں یہ سن کر حر کا بھائی دوڑا ہوا آیا اور حر کی حالت دیکھکر پریشان ہو گیا اور کہنے لگا حر تو کوفے کا نامور بہادر شہسوار ہے یہ بزدلی کیسی؟ ان چند بھوکے پیاسوں سے گھبرا گیا حر نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کر کے اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑا اور خیمے سے کچھ دور لے گیا اور کہنے لگا بھائی ذرا کان لگا کر سنو یہ شور وغل کیسا ہے یہ کیسی آوازیں آرہی ہیں۔

بھائی نے کچھ دیر سن کر کہا یہ تو حسینؑ کے پیاسے بچوں کی صدائے العطش آرہی ہے حر نے رو کر کہا بس اسی چیز سے میرے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے ہیں۔ ارے ان معصوم بچوں کو اور آل رسول کو مصیبت میں ڈالنے کا گنہگار و مجرم تو میں ہی ہوں۔ بتا اس کے بعد بھی میری نجات اور بخشش کی کوئی امید ہے بھائی میں تو آج خود کو دوزخ کے قریب دیکھ رہا ہوں حر کے بھائی نے پوچھا پھر کیا ارادہ ہے حر نے کہا میں تو فرزند رسول کی خدمت میں

Presented by: Ziaraat.Com

جا کر معافی طلب کرونگا۔

بس عزادارو ں حر کے بھائی نے حر کا فیصلہ سنا اور کہنے لگا

سن کے بھائی سے یہ بھائی نے کہا بسم اللہ

ہم بھی ہمراہ ہیں گر آپکو سوجھی ہے یہ راہ

بڑھ کے بولا یہ پسر اے پدر عالی جاہ

ایسا مرنا تو حیات ابدی ہے واللہ

آپ عباس دلاور پہ فدا ہو جائیں گے

ہم جناب عالی اکبر پہ فدا ہو جائیں گے

جوڑ کر ہاتھ کیا خادم حر نے یہ کلام

صدقے ہووے گا غلام شہہ والا پہ غلام

سب کا منہ دیکھ کہ بولے یہ حُر نیک انجام

رہیو اس قول پہ قائم کہ یہ عقبیٰ کا ہے کام

گروہ چاہے گا تو منزل یہ بہم ہو وینگے

آج دوزخ میں ہیں کل خلد میں ہم ہو وینگے

اے عزادارو خدا آپ کو کوئی غم نہ دے سوائے غم امام حسین

Presented by: Ziaraat.Com

علیہ السلام کے۔حُر نے اللہ اللہ کر کے شب گذاری صبح نمودار ہوئی حُر نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا ذرا اس کپڑے سے میرے ہاتھ تو باندھ دے۔میں اپنے مولا کی خدمت میں اس طرح جاؤنگا جیسے مجرم آقا کی خدمت میں جاتا ہے ادھر حر اپنے بھائی بیٹے اور غلام کے ساتھ خدمت امام حسین کے لئے چلا ادھر مظلوم کربلا نے آواز دے کر فرمایا بھیا عباس بیٹا علی اکبر قاسم و عون و محمد دائے حبیب میرے مہمان کے استقبال کے لئے بڑھو امام کا حکم پاتے ہی یہ حضرات حر کے استقبال کے لئے بڑھے جب حر نے حضرت عباس کو دیکھا تو گھبرا گیا اور جلدی سے گھوڑے سے نیچے اتر کر اپنے بڑھے ہوئے ہاتھ کو آگے کر دیا کہ علی کا لال عباس یہ سمجھ جائے کہ میں معافی مانگنے آ رہا ہوں اور میرا کوئی مقصد نہیں ہے۔عزاداروں حر کے بندھے ہاتھوں کو دیکھکر فرزند رسول سے رہا نہ گیا امام حسین علیہ السلام بھی ذوالجناح پر سوار ہو کر حر کی طرف روانہ ہوئے جب مولا کو انصار نے دیکھا تو تمام دوسرے انصار حسینؑ بھی حر کی طرف روانہ ہوئے قریب پہنچ کر مولا نا فرمایا بھائی حر خیریت ہے نا بس

Presented by: Ziaraat.Com

اتنا سننا تھا کہ جتنے اولادوانصار گھوڑے پر سوار تھے جلدی سے نیچے اتر گئے حر تو پہلے سے ہی پیدل ہو چکا تھا مولا نے پوچھا ارے تم لوگ پیدل کیوں ہو گئے تو کہنے لگے مولا آپ نے حر کو اپنا بھائی کہا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ آپکا بھائی پیدل ہو اور آپ کے غلام گھوڑوں پر سوار ہوں۔ جزاکم اللہ خیر الجزا۔

حر اپنا سر جھکائے ندامت کے آنسو برساتے اپنی پیشانی مظلوم کربلا کی خدمت میں رکھ کر زار زار رونے لگا۔ امام نے فرمایا حر ذرا سر کو تو بلند کرو حر نے رو کر عرض کی مولا میں نہایت شرمسار ہوں میں ہی وہ گناہ گار ہوں جس نے آپ کا راستہ روکا تھا۔ ارے میں تو وہی گناہ گار ہوں جس نے اولاد رسول کا پانی بند کرایا ہے مولا میں وہی گناہگار ہوں جس نے بتول کی بیٹیوں کو پریشان کیا ہے۔ اب اپنے گناہوں کی معافی کے لئے حاضر ہوا ہوں کیا میری خطا معاف ہوگی امام نے فرمایا حر میں نے تجھے معاف کیا اور میرے اللہ نے بھی تجھے معاف کیا۔

عزادارو! جب خیام اہلبیت میں یہ خبر پہنچی کہ حر نے

Presented by: Ziaraat.Com

خدمت امام میں حاضر ہو کر معافی طلب کی ہے تو چھوٹے چھوٹے
بچے خیام اہلبیت سے نکل آئے کوئی بچہ کہتا تھا چچا حر میرا اسلام قبول
ہو کوئی بچہ کہتا تھا ماموں حر میرا اسلام قبول کیجئے کوئی کہتا تھا کہ ہم
پیاسوں کے مہمان ہمارا اسلام قبلو ہو کوئی بچہ کہتا تھا ہم غریب الوطن
سادات کی نصرت کرنے والے حُر ہمارا اسلام قبول ہو یہ فریاد اور سلام
ایسے تھے جس کو سن کر حر چیخ چیخ کر رونے لگے۔ جزاکم اللہ خیر الجزا
چنانچہ حُر نے عرض کیا مولا اب جلدی سے مجھے اپنے
قدموں میں نثار ہونے کی اجازت دے دیجئے۔ مولا اب غلام کو نہ
روکیئے میرا دل درجہ شہادت کا بڑا مشتاق ہے حضرت نے فرمایا اے
حر میں تجھ سے شرمندہ ہوں کہ تو میرا مہمان ہے اور میں تیری دعوت
کا کچھ سامان نہ کر سکا تو تو خوب جانتا ہے کہ ہم پر پانی بند ہے نہ
کھانے کو کچھ ہے اور نہ پینے کو پانی دل تو نہیں چاہتا مگر مہمان کی
خاطر شکنی بھی اچھی نہیں اگر یہی تمنا ہے تو بسم اللہ حر رخصت ہوئے
اور میدان میں آئے اور آواز دی اے اہل کوفہ تمہاری مائیں
تمہارے ماتم میں بیٹھی کیا بے حیائی ہے کہ فاطمہ الزہرا(ع) کے

Presented by: Ziaraat.Com

نورِ عین فرزند رسول الثقلین امام حسینؑ کو مہمان بلا کر قتل کرنا چہتے ہو؟

جس فرات سے یہود ونصاریٰ حد تو یہ ہے کہ جانور بھی سیراب

ہو رہے ہیں اس پانی کو تم نے ان کے اُوپر بند کر رکھا ہے ارے خدا

تم سب کو قیامت کے دن پیاسا رکھے حر نے یہ کہکر شیر کی طرح حملہ

کیا رجز پڑھتے جاتے تھے حملہ کرتے جاتے تھے یہاں تک چالیس ۴۰

ناریوں کو واصل جہنم کیا اور ایک مرتبہ زخموں سے چور ہو کر آواز دی

اسلام علیک یا ابن رسول اللہ۔ مظلوم کربلا نے حر کی آواز سنی فوراً

میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے حر کے سرہانے پہنچ کر امام نے

حر کا سر اپنے آغوش میں رکھا اور فرمانے لگے اے میرے مہمان

تیری ماں نے تیرا نام کتنا اچھا رکھا ہے **انت حُر فی الدنیا و الاخرۃ**

اے حُر تو دنیا و آخرت دونو جگہ آزاد ہے یہ سن کر حر نے آخری لمحات

میں اپنی آنکھیں کھول دیں اور مظلوم کربلا کے چہرے مبارک کی

زیارت کی حضرت نے فرمایا حر میں اور میرا خدا آج تجھ سے راضی

ہو گئے یہ بشارت سن کر حر نے آخری ہچکی لی اور روح جنت الفردوس

کو پرواز کر گئی۔

**انّ اللّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون**

Presented by: Ziaraat.Com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

# پانچویں مجلس

## حضرت حبیبؑ کے مصائب

Presented by: Ziaraat.Com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مجلس نمبر ﴿۵﴾

آعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبُ اِلٰھِی الْعَالَمِیْنَ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّد صلی اللّٰہ والہ وسلم وَآلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ الْمَظْلُوْمِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَائِھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدَ فَقَدْ

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعٰلٰی فِیْ کِتَابِ مُبِیْنٍ وَھُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ وَقُوْلُہٗ اَلْحَقُّ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورہ احزاب/۲۱)

خداوند عالم کا ارشاد گرامی ہے کہ تمہارے لئے اللہ کا رسول بہترین نمونہ عمل ہے اخلاق حسنہ کے سلسلے میں ہماری آج یہ

Presented by: Ziaraat.Com

پانچویں گفتگوں ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو چیزوں سے پیدا کیا ہے ایک جسم اور دوسری روح جب تک جسم میں روح ہے انسان زندہ رہتا ہے چلتا پھرتا ہے بولتا چالتا ہے مگر ادھر جسم سے روح نکلی ادھر چلنا پھرنا بند بولنا چالنا بند پتا چلا انسانی زندگی میں روح کا کردار جسم سے زیادہ اہم ہے۔

اب جس طرح ہم نے تیسری مجلس میں عرض کیا تھا تو آج صرف اس مسئلہ پر زرا غور فرمالیں کے جسم کا علاج کون کرسکتا ہے؟ اور روح کا علاج کون کرسکتا ہے؟ چنانچہ اللہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہیں **واذ قالا ربك لل ملايكتے انی خالق بشرم من طين** اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں پتا چلا کہ بشر مٹی سے بنا انسان کا جسم اللہ نے مٹی سے بنایا ہے اور روح کے سلسلے میں ارشاد فرمایا ہے کہ **يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوحَ قُلِ الرُّوح مِنْ اَمْرِ رَبِی** ۔اے میرے رسول تم سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ یہ روح کیا ہے؟ تو تم ان سے کہہ دو کہ روح میرے پروردگار کا عمر ہے۔ معلوم ہوا کہ روح عمر پروردگار ہے۔ تو اب بات

Presented by: Ziaraat.Com

واضع ہوگئی کہ انسان کا جسم مٹی کا بنا ہوا ہے اور اس کی روح عمر ہے تو اب اگر جسم میں کوئی بیماری ہو تو اسے عام مٹی سے بنا ہوا انسان ٹھیک کرے گا اور اگر روح میں کوئی بیماری ہو گی تو اسے اولی الامر ٹھیک کرینگے۔ (صلوات)

اور روایت میں ملتا ہے کہ زمانہ حضور اکرمؐ میں کچھ اصحاب وانصار جنگ سے واپس پلٹے جیسے ہی رسول اکرم (ص) کی نظر مبارک ان پر پڑی حضرت نے فرمایا مرحبہ اے میرے اصحاب تم لوگ چھوٹا جہاد کر کے واپس آ گئے ابھی تم لوگوں کے لئے بڑا جہاد باقی ہے۔ یہ جملہ سن کر تمام اصحاب پریشان ہو گئے اور سوچنے لگے کہ ابھی تو ہم لوگ اتنی سرسخت جنگ کر کے واپس آئے ہیں اور حضور فرما رہے کہ تم لوگ چھوٹا جہاد کر کے آئے ہو تو پھر بڑا جہاد کیا ہو گا تمام اصحاب ہم زبان ہو کر بولے یارسول اللہ یہ جہاد اکبر کیا ہے؟ آحضرت نے فرمایا یہ جہاد اکبر نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے اور یہ بڑا جہاد ہے میری محترم سامعین آپ حضرات نے غور فرمایا کہ اپنے نفس اور خواہشات سے جنگ کرنا کس درجہ سخت ہے تبھی تو حضرت نے فرمایا کہ میدان جنگ میں جا کر بالمقابل دشمن کو قتل کر دینا آسان

Presented by: Ziaraat.Com

ہے مگر اپنے نفس اور خواہشات کو قتل کرنا بہت سخت مرحلہ ہے۔

اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک سپاہی جب میدان جنگ میں دشمن سے جہاد کے لئے جاتا ہے تو اپنے ہم راہ نیزہ۔ تلوار۔ سپر یا آج کے اعتبار سے ریوالور۔ بندوق۔ پستول۔ گولیاں وغیرہ لے کر جاتا ہے جس سے وہ اپنے دشمن پر غالب آسکے تو یہ جہاد تو چھوٹا جہاد ہے جس کو حدیث میں جہاد اصغر سے تعبیر کیا گیا ہے جس کیلئے حد درجہ۔ ٹریننگ تعلیم۔ اصلحہ وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے تو جہاد اکبر میں جانے کے لئے ایک مجاہد کو کیا کرنا چاہیئے؟ اس کی ٹریننگ کیسی ہوگی اس کی تعلیم کیسی ہوگی اس کا اسلحہ کیا ہوگا؟

تو آئے زرا غور کریں اس کی ٹریننگ یہ ہوگی کہ اسے ہر حربہ استعمال کرنا ہوگا جو دشمن کو مغلوب کرنے میں اس کا معاون ہو روایت میں ملتا ہے کہ نماز پڑھنے سے انسان برائیوں سے بچ جاتا ہے اور خالق کی عبادت کرنے سے شاطان بھی دور رہتا ہے اور نفس انسانی قوی ہو جاتا ہے تو پہلی ٹریننگ یہ ہے کہ انسان عبادات الٰھیہ کا پابند ہو اور دوسری اس کی تعلیم تو اسے اس کتاب کا علم ضرور ہونا چاہیئے جس میں دشمنوں سے بچنے اور ان سے دور رہنے کا نسخہ بیان کیا گیا ہو۔ یعنی اُسے

Presented by: Ziaraat.Com

کتاب الٰہی قرآن مجید کے معنی اور مطلب کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے۔ تاکہ اسے دشمن کی چال اور اس کے مکر و فریب سے آگاہی ہوتی رہے۔

اب تیسرا سوال بہت ہی اہم ہے کہ جہاد اکبر کرنے والے کا اسلحہ کیا ہونا چاہئے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب انسان میدان جنگ میں جاتا ہے تو دشمن کو سامنے دیکھتا ہے لہٰذا اسلحہ ایسا استعمال کیا جاتا ہے جو دیکھائی دے مگر جہاد اکبر میں دشمن تو سامنے رہتا ہے مگر دیکھائی نہیں دیتا ہے لہٰذا اسلحہ ایسا ہو جو دیکھائی نہ دے اور اسی موقع کے لئے میرے رسول نے ارشاد فرمایا الدعاء سلاح المومن۔ دعا مومن کا اسلحہ ہے معلوم ہوا دعا کا اسلحہ جب تک کسی مومن کے پاس نہ ہو جہاد اکبر نہیں کرسکتا اور وہ لوگ اپنے نفس پر ہمیشہ غالب رہے جنہوں نے دعا کو اپنے ساتھ ساتھ رکھا اس بات کو مزید تقویت دینے کیلئے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس سے واضح ہو جائے گا کہ دعا کس درجہ انسانی زندگی میں موثر ہے اور ہمارے محمد وآل محمد کا اخلاق کیا تھا۔

تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام جس وقت جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کے ساتھ جنگ کر رہے تھے تو حضرت نے

Presented by: Ziaraat.Com

عمرو کو زیر کیا اور خدا اس کے سینے پر سوار ہو گئے اور چاہتے تھے کہ اس کا کام تمام کر دیں کہ عمرو نے حضرت علیؑ کی طرف اپنا لعاب دہن اڑا کر بے ادبی کی جیسے ہی اس نے یہ حرکت کی حضرت فوراً اُس کے سینے سے اتر آئے اور تھوڑی دیر صبر کیا اور پھر اسے واصل جہنم کر دیا لوگوں نے حضرت علیؑ سے اس کی وجہ پوچھی کہ آپ نے دشمن کو زیر کر کے پھر کیوں چھوڑ دیا مولا نے اپنے جہاد اکبر کی دلیل اس طرح پیش کی کہ جب میں نے عمرو کو زیر کیا تو اس نے بے ادبی کی تو مجھے غصہ آ گیا اور غصہ آتے ہی اس کے قتل میں میرا نفس بھی شامل ہو گیا اور میں علی یہ چاہتا ہوں کہ دشمن خدا کو فقط خدا کی خاطر قتل کروں لہٰذا میں سینے سے اتر آیا تھا تو اب اگر کسی کو اس درجہ اپنے نفس پر کنٹرول ہو تو اسے اسلام میں امام ال متقین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کہا جاتا ہے (صلوات)

اے عزاداروں آج محرم کی چار تاریخ ہو گئی ہمسے جس طرح سے فاطمۃ الزہرا علیہ السلام کو ان کے غریب شھداء کا پرسہ دینا چاہئے تھا نہیں دے سکے۔ اور ہاں ہم اپنی مجلسوں میں جس رسولؐ کے اخلاق کی گفتگو کر رہے ہیں اسی رسولؐ کی خدمت میں ایک

Presented by: Ziaraat.Com

روز جناب حبیب کے والد جناب مظاہر حاظر ہوئے حبیب بھی انکے ساتھ میں تھے اس وقت ان کا سن چھ سال کا تھا جناب مظاہر حضور کے پاس بیٹھے باتیں کررہے تھے کہ ناگاہ حضور اکرم کی نگاہ راستہ پر پڑی دیکھا کہ حسین جس طرف جاتے ہیں ایک بچہ انکے پیچھے پیچھے جاتا اور ان کے پیروں کے نیچے کی خاک اوٹھا کر اپنے سر پر ڈال لیتا ہے یہ دیکھ کر حضرت کو تعجب ہوا اور مظاہر سے پوچھا یہ بچہ کون ہے انہوں نے کہا یہ میرا بیٹا حبیب ہے رسول اللہؐ نے حبیب کو بلا کر اپنے پاس بیٹھایا اور پیار کرتے جاتے اور دعائیں دیتے جاتے تھے۔

اے محترم سامعین یہ حبیب ابن مظاہر وہ ہیں جنہیں میرے رسولؐ نے دعائیں دیں یہ ہی ہیں حسینؑ کے بچپن کے دوست حبیب۔

صاحب اسرار الشہادت تحریر کرتے ہیں کہ ایک روز حبیب ابن مظاہر بازار کوفہ میں ایک دکان پر کھڑے خضاب خرید رہے تھے کہ ایک جانب سے مسلم ابن عوسجہ آتے دیکھائی دئے جناب حبیب نے ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا بھائی مسلم میں دیکھ رہا ہوں کہ اہل کوفہ بڑی تعداد میں گھوڑے اور مختلف قسم کے ہتھیار اکٹھا کر رہے ہیں شہر کی کیفیت بدلی ہوئی ہے فوج آ آ کر جمع ہو رہی ہے لوگ اپنی

Presented by: Ziaraat.Com

تلواریں تیز کرنے میں مشغول ہیں کچھ تیروں کو زہر میں بجھاتے ہیں کسی بڑی لڑائی کا سامان معلوم ہوتا ہے کیا تم کو کچھ خبر ہے یہ سن کر مسلم بن عوسجہ رونے لگے اور کہنے لگے بھائی حبیب کیا تم نہیں جانتے یہ سب فرزند رسول کے قتل کا سامان ہے یہ سنتے ہی حبیب نے اپنے ہاتھوں سے خریدا ہوا خضاب پھینک دیا اور حالت غیض وغضب میں کہنے لگے واللہ اب یہ ریش نصرت حسین میں میرے خون سے خضاب ہوگی۔

الغرض حبیب نہائیت رنجیدہ حالت میں اپنے گھر آئے اسی فکر میں بیٹھے تھے کہ ان کے چند عزیز واقارب گھر آئے اور کہنے لگے کہ ابن زیاد امام حسینؑ کے قتل کے واسطے لشکر جمع کر رہا ہے ہم نے سنا ہے کہ تم امام کی نصرت کیلئے جانے والے ہو۔ تو سنو ہمارے نزدیک یہ مناسب نہیں کہ ہم لوگ امور سلاطین میں دخل دیں اپنے ارادے سے باز آؤ۔ حبیب نے عزیز وعقارب کی بات سنی دل پر ایک گرز لگا مگر انہیں مصلحتاً سیاسی جواب دے دیا وہ مطمئن ہو کر چلے گئے۔

ادھر کربلا میں ہر روز کوئی نہ کوئی آ رہا ہے اور اس کے ساتھ لشکر پہ لشکر عسکر پہ عسکر چلے آ رہے ہیں چھ محرم ہوئی حر کا لشکر آیا اور پھر

Presented by: Ziaraat.Com

عمر سعد کا لشکر آیا حضرت زینب سے جب رہا نہ گیا تو اپنے ماں جائے کو بلا کر پوچھا ماں جائے دشمن کے تو روز لشکر پر لشکر آرہے ہیں ہائے ہماری نصرت کرنے والا اب اور کوئی نہیں بھیا اگر کوئی دوست تمہارا رہ گیا ہو تو اسے بھی خط بھیج کر بولا لو شاید تمہاری اس مصیبت میں مدد کرے۔

امام حسینؑ نے فرمایا بہن زینب میرے بچپن کا دوست حبیب کوفہ میں رہتا ہے لاؤ اُسے خط لکھ کر بلاؤں وہ ضرور ہماری مدد کو آئے گا جناب زینبؑ نے سنا بھائی کا دوست ہے خوش ہو گئیں امام حسینؑ نے خط تحریر کیا جس کا مضمون یہ تھا من الحسین الغریب الا الرجل الفقیہ حبیب ابن مظاہر۔ یہ خط حسینؑ غریب کی طرف سے مرد فقیہ حبیب ابن مظاہر کے لئے ہے پھر مولا نے لکھا اے حبیب جناب رسول خدا سے ہماری قرابت داری تمہارے علم میں ہے اے میرے بچپن کے دوست حبیب ان دنوں ہم سے زمانہ پھر گیا اے حبیب سب دشمن ہو گئے ہر طرف کی راہیں بند ہیں اور تم ہمارے حق کو زیادہ سمجھتے ہو اور میں تم کو صاحب مروت اور وفادار سمجھتا ہوں اور اپنے بچپن کا دوست سمجھ کر یہ خط لکھ رہا ہوں کہ

Presented by: Ziaraat.Com

وفاداری اور محبت کا حق یہ ہے کہ ایسے وقت میں اپنی جان کو ہم سے عزیز نہ سمجھنا۔ حتی الامکان ذریت رسول کی مدد کرنا انشاء اللہ اس کی جزا تم کو نانا رسول خدا سے ملے گی۔ والسلام

اے عزادارو فقط اتنا ہی نہیں بلکہ علماء فرماتے ہیں کہ امام حسینؑ نے اپنے خط کے آخر میں ایک سطر کا اور اضافہ کیا کہ اے میرے دوست حبیب آنے میں دیر نہ کرنا ارے کربلا میں میں تنہا نہیں ہوں میرے ساتھ علی کی بیٹیاں اور چھوٹے بچے بھی ہیں حبیب جلدی آنا۔ جزاکم اللہ خیر الجزا۔

خط بند کیا قاصد کو دیا خط لے کر کوفہ پہنچ گیا ادھر حبیب اور ان کی زوجہ دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھیں کہ اچانک لقمہ گلوگیر ہوا زوجہ حبیب بولی لگتا ہے کہ کوئی قاصد خط لے کر آنے والا ہے ناگاہ ایک شخص نے دق الباب کیا حبیب فوراً باہر آئے دیکھا ایک شخص کھڑا ہے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں حسین ابن علیؑ کا قاصد ہوں حبیب نے مولا کا نام سنا جلدی سے خط لیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا بوسہ دے کر پڑھنا شروع کیا خط پڑھتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے زوجہ نے دیکھا کہ حبیب خط پڑھ پڑھ کر

Presented by: Ziaraat.Com

رو رہے ہیں تو دریافت کیا کہ یہ کس کا خط ہے حبیب نے کہا یہ حسین ابن علیؑ کا خط ہے اور انہوں نے مجھے اپنی مدد کیلئے بلایا ہے۔ تو وہ مومنہ بولی تمہارا کیا عرادہ ہے حبیب نے کہا غور کرونگا یہ سن کر وہ مومنہ بولی حبیب یہ غور وفکر کرنے کا وقت نہیں ہے فرزند رسول نرغہ اعدا میں گھرا ہے اور تم کو جانے میں تامل ہے اور اگر تم فرزند رسولؐ کی مدد کیلئے نہیں جارہے ہو تو لو یہ میری چادر اوڑھ کر گھر میں بیٹھو میں اپنے امام کی نصرت کیلئے جاؤ گی یہ سن کر حبیب نے اپنی زوجہ کا امتحان لینے کی غرض سے فرمایا میں تو صرف تمہارے متعلق فکر کررہا ہوں کہ اگر میں چلا گیا تو تمہارا کیا ہوگا وہ مومنہ بولی ارے تجھے میری فکر زیادہ ہے مگر تو زینب وام کلثوم کی فکر نہیں کرتا اے حبیب میری فکر چھوڑ دو میں خاک کھا کر زندگی گزاردونگی مگر تم نصرت حسین کے لئے کربلا پہنچ جاؤ۔

صبح ہوتے ہی حبیب نصرت شبیر میں جانے کے لئے تیاری کرنے لگے غلام کو بلا کر کہا یہ میرا گھوڑا ہے اسے فلاں جگہ لے جا اور وہیں میرا انتظار کرنا میں مخفی راستوں سے وہاں آجاؤں گا غلام گھوڑا لے کر چلا گیا حبیب اپنی زوجہ اور اولاد سے رخصت ہوئے

Presented by: Ziaraat.Com

وقت رخصت زوجہ حبیب نے رو کر کہا اے حبیب جب خدمت امام حسینؑ میں حاضر ہونا تو میری طرف سے امام کے دست مبارک کے بوسے لینا اور مجھ کنیز کا سلام کہنا۔

خدا آپ کو کوئی غم نہ دے سوائے غم امام حسینؑ کے عزادارو جناب حبیب گھر سے نکلے اور چھپتے چھپاتے روانہ ہوئے غلام گھوڑے کے پاس کھڑا ہو کر اپنے آقا کا انتظار کر رہا تھا ابھی کچھ دیر ہوئی تھی کہ غلام نے دیکھا کہ گھوڑے کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہے اے سینوں میں حساس دل رکھنے والے عزادارو اگر سن سکے تو سنیں حسینؑ کتنا مظلوم ہو گیا ہائے جب غلام نے گھوڑے کو روتا دیکھا تو فوراً گھوڑے کی گردن میں باہیں ڈال کر کہنے لگا راہوار اگر میرا آقا نہ آیا تو میں تیری پشت پر سوار ہو کر آقا حسینؑ کی نصرت کیلئے جاؤنگا اور فرزند رسول کے قدموں میں اپنی جان قربان کردونگا ہائے زہراؑ کا لال اتنا غریب ہو گیا کہ غلام اپنی جان نثار کرنے کیلئے تیار ہے الغرض جناب حبیب بھی اتنے میں قریب آ گئے غلام کے چند جملات حبیب نے سنے اور کربلا کا رخ کیا اور رو کر کہنے لگے ہمارے ماں باپ فدا ہوں آپ پر اے مولا غلام تک آپ

Presented by: Ziaraat.Com

پر قربان ہونا چاہتے ہیں ارے دوستوں پر حیف ہے کہ آپ کی نصرت میں کوتاہی کرے۔

جناب حبیب بسم اللہ کہہ کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور بولے جا میں نے تجھ کو راہ خدا میں آزاد کیا۔ غلام نے عرض کی کہ کیا فرزند رسولؐ کا حق صرف آپ پر ہی ہے اور ہم پر نہیں ہے ارے میرا مولا تو مصیبت میں گرفتار ہو اور میں غلامی سے رہا ہو کر گوشۂ عافیت میں بیٹھ جاؤں واللہ میں بھی آپ کے ساتھ چل کر امام کی نصرت کرتے ہوئے ان کے قدموں میں اپنی جان قربان کر دونگا۔ یہ سن کر حبیب نے کہا جزاکم اللہ خیر الجزا۔

اے عزاداروں دونوں امام حسین (ؑ) کے مہمان جلدی جلدی راستہ طے کر کے کربلا میں وارد ہو گئے ادھر امام حسین نے فرمایا اے عباس۔ علی اکبر۔ قاسم۔ عون و محمد جلدی آؤ میرے بچپن کا دوست حبیب آرہا ہے۔ جب مولا کی خدمت میں پہنچے قدموں کو بوسہ دیا۔

ہائے یہ خبر جب خیمے میں گئی اور جناب زینب کو معلوم ہوا کہ حبیب آئے ہیں تو فضہ سے کہا کہ اے فضہ جاؤ جا کر حبیب سے ہمارا اسلام کہہ دو عزاداروں غضب ہو گیا۔ فضہ نے کہا حبیب

Presented by: Ziaraat.Com

علیؑ کی بیٹی نے تم کو سلام کہلوایا ہے ارے حبیب نے سر سے عمامہ اتار کر پھیک دیا منہ پر تمانچے مارے ارے ایسی غربت ہے کہ علی کی بیٹی مجھ غلام کو سلام کہلوائے۔ چنانچہ حبیب نے بھی اپنا سلام کہلوایا شب عاشورہ آ گئی روایت میں ملتا ہے کہ شب عاشور حبیب نے تمام انصار حسین کو اپنے خیمے میں جمع کیا اور ان سے فرمایا کہ دوستوں صلح کی بات چیت ختم ہو گئی کل صبح جنگ ہونی یقینی ہے بتاؤ کیا عرادہ ہے آیا ہم کو اولاد رسول سے پہلے میدان جنگ میں جا کر شہید ہو جانا چاہتے یا ان کے بعد واللہ ہماری موجودگی میں اگر ایک بھی آل رسول شہید ہو گیا تو روز محشر ہم حضرت رسول خداؐ کو کیا منہ دکھائینگے سب نے بلا اتفاق کہا کہ اے حبیب کیا ہماری وفاداری کا امتحان لے رہے ہو کیونکہ ممکن ہے کہ ہماری آنکھوں کے سامنے اولاد رسول کو ذرّہ برابر بھی ضرر پہنچے تو ہماری زندگی پر تف ہے ہم پہلے شہید ہو جائیں گے۔

بس اے عزاداروں آخری جملے اور زحمت تمام کرنا چاہتی ہوں صبح نمودار ہوئی جناب حبیب ابن مظاہر بھی اِذنِ جہاد کے لئے مظلوم کربلا کی خدمت میں آئے مولا سے لپٹ کر روئے اجازت ملی

Presented by: Ziaraat.Com

تاریخ بتاتی ہے کہ حبیب نے ایک پٹکے سے اپنی کمر کسی اور رجز پڑھتے ہوئے میدان جنگ میں تشریف لائے ہائے اس ضعیف حبیب کو حسین ابن علیؑ کی محبت نے جوان بنا دیا تھا۔

حبیب نے پھر اس طرح سے دشمنوں پر حملہ کیا کہ دشمن کے حوش اڑ گئے اپنے مسلسل اور دلیرانہ حملہ میں باسٹھ ۶۲ یزیدیوں کو واصلے جہنم کیا ابھی حملہ کر ہی رہے تھے کی ایک ملعون نے چھپ کر ایک ایسا وار کیا کہ حبیب گھوڑے سے زمین پر آ گئے اٹھنا چاہتے تھے کہ حصین ابن نمیر نے حبیب کے سر پر تلوار ماری حبیب نڈھال ہو کر منھ کے بل زمین پر آئے آواز دی السلام علیک یا ابا عبد اللہ یہ سنتے ہی مظلوم کربلا مع حضرت عباس علمدار اور علی اکبر کے حبیب کے پاس پہنچے دیکھا کہ ضعیف دوست آخری سانسیں لے رہا ہے مظلوم کربلا نے حبیب کے چہرے سے خاک وخون صاف کیا اور اپنے وفادار و غم خوار دوست کو اس طرح سینے سے لپٹایا جیسے بھائی سے بھائی لپٹا ہے مولا روتے جاتے تھے اور پکارتے جاتے حبیب حبیب ادھر حبیب کی روح جنت کو پرواز کر گئی۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

Presented by: Ziaraat.Com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

# چھٹی مجلس

## حضرت عون و محمدؑ کے مصائب

Presented by: Ziaraat.Com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

## مجلس نمبر (۶)

آعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبُ اِلٰھِی الْعَالَمِیْنَ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدٌ صلی اللّٰہ والہ وسلم

وَآلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ الْمَظْلُوْمِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَائِھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدَ فَقَدْ

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعٰلٰی فِیْ کِتَابٍ مُبِیْنٍ وَھُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ وَ قَوْلُہُ اَلْحَق

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ٭
لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورہ احزاب/۲۱)

خداوند کریم کا ارشاد گرامی ہے کہ مومنین ومومنات تمہارے لئے اللہ کا رسول بہترین نمونہ عمل ہے ہمارے درمیان

Presented by: Ziaraat.Com

اخلاق رسول کے سلسلے میں آج چھٹی مجلس ہے

سرور کائینات حضرت رسول خداؐ کے اخلاق کے سلسلے میں فرمایا جس مسلمان کے ہاتھ یا زبان سے کسی مسلمان و مومن کو تکلیف پہنچے وہ مسلمان نہیں ہے گویا اخلاق رسول یہ ہے کہ اس طرح زندگی گزارو کہ تمہارے وجود سے کسی بھی مومن کا دل نہ دکھے کیوں کہ قانون ساز رسولؐ نے یہ بھی فرمایا **لَاضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ فِیْ اِلْاِسْلَامَ** ۔ اسلام میں کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ دوسرے مومن کو ضرر و تکلیف پہنچائے ۔اور میری بات پر تاریخ اسلام کا یہ سبق آموز واقعہ شاہد ہے (صلوات)

ایک انصاری کے باغ میں سمرۃ بن جندب نے خرمے کا ایک درخت لگا رکھا تھا اس انصاری کا رہائشی مکان اسی باغ میں تھا جس میں اس کے بیوی بچے رہا کرتے تھے سمرۃ کبھی کبھی درخت کی دیکھ بھال کے لئے یا خرما چننی کی غرض سے اس باغ میں آیا کرتا تھا اور اسلامی قانون کے مطابق سمرۃ کو اس انصاری کے گھر میں آمد ورفت کا حق حاصل تھا تا کہ وہ اپنے درخت کی نگاہ بانی کر

Presented by: Ziaraat.Com

سکے۔سمرۃ اپنے درخت کی نگاہ بانی کی لئے اس انصاری کے گھر میں انتہائی لاپرواہی کے ساتھ درانہ گھس جایا کرتا تھااور گھر میں داخل ہوتے وقت اس کی نگاہ گھر کی دوسری چیزوں پر بھی پڑا کرتی تھی۔

چنانچہ ایک بار گھر کے مالک نے سمرۃ سے درخواست کی کہ گھر میں داخل ہوتے وقت لاپرواہی سے کام نہیں لینا چاہئے اور مناسب تو یہ ہے کہ وہ آواز دے کر گھر میں داخل ہوا کرے سمرۃ نے اس مرد انصاری کی درخواست قبول کرنے سے انکار کر دیا گھر کا مالک مجبوراً رسول مقبولؐ کی خدمت میں آیا اور اپنی شکائیت بیان کرتے ہوئے کہنے لگا "یہ شخص انتہائی لاپرواہی کے ساتھ میرے گھر میں درانہ داخل ہو جاتا ہے آپ اس سے فرما دیں کہ گھر کے اندر داخل ہونے سے پہلے اپنے آمد کی اطلاع دے دیا کرے تا کہ میرے گھر والے اس کی نظروں سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا کریں۔"

الغرض رسول خدا(ص) نے سمرۃ کو طلب کیا اور ارشاد فرمایا" فلاں شخص کو تجھ سے یہ شکائیت ہے کہ تو بغیر اطلاع دئے ہوئے اس کے گھر میں گھس جایا کرتا ہے اور اس کے گھر والوں کو تو ایسی حالت

Presented by: Ziaraat.Com

میں دیکھ لیا کرتا ہے۔ جو اسکو قطعی نا گوار ہے لہٰذا آئندہ اس شخص کے مکان میں داخل ہونے سے پہلے آواز دے کر اپنی آمد سے ان لوگوں کو مطلع کر دیا کر کسی کے گھر میں بغیر اس کی اجازت حاصل کئے ہوئے نہیں داخل ہونا چاہئے''۔

سمرۃ حضرت رسول خداؐ کی اس بات سے راضی نہ ہوا رسول اللہؐ نے فرمایا اچھا اگر میری بات قابل قبول نہیں تو پھر تو اپنے درخت کو فروخت کر دے وہ شخص اس بات پر بھی راضی نہ ہوا رسول اکرم نے اس درخت کی قیمت کچھ اور بڑھا دی پھر بھی وہ اپنی ضد پر ڈٹا رہا اور کسی بھی قیمت پر اس درخت کو بیچنے کے لئے قطعی آمادہ نہ ہوا۔ (صلوات)

سوال اکرم نے ارشاد فرمایا کے اگر تو یہ کام کر لے تو جنت میں بھی تیرے لئے ایک پھل دار درخت حاصل ہوگا۔ ان تمام باتوں کے سننے کے بعد بھی وہ شخص درخت فروخت کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوا اور اپنی فضول کی ضد پر ڈٹا رہا اور کہنے لگا نہ تو میں یہ درخت فروخت کرونگا اور نہ ہی اس گھر میں داخل ہونے سے قبل

Presented by: Ziaraat.Com

اس کے مالک سے اجازت لوں گا پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا اے سمرۃ تو ایک نقصان پسند۔ سخت گیر اور ضدی آدمی ہے اور اسلام میں کسی کو پریشان کرنے یا نقصان پہچانے کا قطعی حق نہیں ہے حضرت نے اپنی نظر کرم انصاری کی طرف کی اور فرمایا جاؤ اور خرے کے درخت کو کاٹ کر پھینک دو۔

محترم سامعین آپ نے غور فرمایا کبھی کبھی نفس کی نجاست انسان کو اس حد تک پہنچا دیتی ہے کہ انسان اپنی ضد اور سخت گیری کی وجہ سے مسلمان رہتے ہوئے کافر بن جاتا ہے اور دنیا کے فائدوں کے ساتھ ساتھ آخرت سے بھی ہاتھ دھو لیتا ہے جیسے سمرۃ کی مثال آپ کے سامنے پیش کی گئی۔ جب کے حکم اسلام یہ ہے کہ جب رسول اللہ (ص) تم سے کوئی بات کہے تو اسے مانو میرے رسول کی بات کے اوپر اپنی بات کو مقدم نہ کرو کیونکہ رسول تمہارے جیسا نہیں ہے اور جب کوئی رسول اللہؐ پر سبقت حاصل کرنا چاہتا ہے تو سورہ حجرات بتاتا ہے کہ ایسے لوگوں کی پوری زندگی ہر ہر عبادت پر پانی پھر جاتا ہے اور انھیں کو پتہ تک نہیں چلتا ہے۔

ہاں محترم سامعین حضرت امام رضاؑ کے پاس ایک صحابی

Presented by: Ziaraat.Com

آتے ہیں اوائلِ محرم حضرت امام رضاؑ نے فرمایا اے پسر شبیب اگر تم چاہتے ہو کہ جنت میں ہمارے ساتھ بلند مقام میں رہو تو ہمارے غم میں غم گین رہو اور ہماری ولائیت اور دوستی کو اپنا ایمان بنالو اور جب بھی کبھی روؤ تو میرے جد حسین ابن علیؑ کی مصیبتوں کو یاد کر کے گریا کرو خدا کی قسم اے عزاداروں آہستہ آہستہ محرم گزرتا چلا جارہا ہے آج محرم کی پانچویں تاریخ ہے اور ہمارے دستور کے مطابق یہ تاریخ ان دو کمسن بچوں سے منصوب ہے جو زینب بنت علی کے لاڈلے ہیں۔

روایت شاہد ہے کہ شب عاشور حضرت امام حسینؑ خیام انصار کا ایک ایک کر کے معائنہ کرتے جاتے تھے اور ان کا جذبہ و ایثار دیکھ کر انھیں دعائیں دیتے تھے مظلوم کربلا جب انصار کے خیام کے معائنہ سے فارغ ہوئے تو اہل بیت اطہار کے خیام کی طرف تشریف لائے جب خیمہ ام المصائب حضرت زینبؑ کے قریب آئے تو کیا دیکھا کہ جناب زینب دونوں بچوں کو سامنے بیٹھا کر حدائیت ووصیت کررہی ہیں اے میرے جگر پارو میری زندگی کے سہارو تمہیں تو معلوم ہے کہ فرزند رسول دشمنوں میں

Presented by: Ziaraat.Com

گھر چکا ہے اے میرے بیٹو کل میرے دودھ کی لاج رکھ لینا اور سب سے پہلے اپنی جان فرزند رسول پر تم لوگ قربان کرنا دیگر وصیتیں فرمائیں بچوں نے بہ غور ماں کی باتیں سنی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ جوڑے عرض کی مادر گرامی ذرا صبح تو ہونے دیں انشاء اللہ ہم اپنی شجاعت کا لوہا دنیا سے منوا کر چھوڑیں گے امام حسینؑ اپنی بہن اور بھانجوں کی باتے سنی تو بیچینی کے عالم میں خیمے میں تشریف لائے اور دونوں بچوں کو سینے سے لگایا اور پیار کرتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے جزاکم اللہ الخیر الجزاء۔ صبح عاشورہ نمودار ہوئی ایک ایک کر کے انصار مرتبہ شہادت پر فائض ہونے لگے کبھی حر کا بیٹا شہید ہوا تو کبھی حر کو شہادت نصیب ہوئی کبھی حبیب شہید ہوئے تو کبھی دیگر اصحاب حسینؑ شہید ہوئے۔

ابو جعفر دربندی بیان کرتے ہیں کہ جناب زینب کو بڑی بیچینی تھی کہ جلد از جلد ان کے بیٹے درجہ شہادت پر فائض ہو جائیں جوں جوں تاخیر ہوتی جاتی تھی جناب زینب کے چہرے کا رنگ اڑتا جاتا تھا ظہر کے بعد انھیں تاب ضبط نہ رہی اور دونوں بچوں کو بلا کر حزن وملال کے عالم میں فرمانے لگیں کیوں عون ومحمد میرے رات

Presented by: Ziaraat.Com

کے سمجھانے کا تم پر کچھ اثر نہیں ہوا ارے غیر تو تمہارے ماموں پر سے اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں اور تم بھانجے ہو کر ابھی تک زندہ ہو۔

ہائے وہ وقت کب آئے گا کہ تم مرنے کے لئے نکلو کیا اس کا انتظار ہے کہ ماموں اپنا گلا تہہ تیغ رکھ دیں تب نکلو گے بچوں نے جیسے ہی ماں کی یہ غضب ناک تقریر سنی تو لرزنے لگے اور اپنے ہاتھ جوڑ کر رو کر کہنے لگے اے مادرِ گرامی بخدا اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے ہمیں تو خدا ایک ایک گھڑی شاق ہو رہی ہے اے اماں ہم لوگ ماموں جان کی خدمت میں گئے تھے اور اِذنِ جنگ مانگی مگر ماموں نے ہمیں مرنے کی اجازت نہ دی پھر ہم لوگ ماموں عباسؑ کے پاس گئے آپ چھوٹے ماموں کو بلا کر خُد ہی پوچھ لیں کہ ہم نے ان کی خدمت میں یہ تمنا ظاہر کی تھی یا نہیں۔

اے عزاداروں ذرا بچوں کا حوصلہ تو دیکھیں بچوں نے کہا اے اماں ارے ہمیں اپنی جانیں ماموں کی جان سے زیادہ عزیز نہیں ہے یہ سن کر جناب زینب کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں

Presented by: Ziaraat.Com

ہوئے شفقت سے سروں پر ہاتھ پھیر کر فرمانے لگیں شاباش میرے بچوں تم نے اس وقت میرے رنجیدہ دل کو خوش کر دیا لیکن میرے لال جاؤ جس طرح بھی ممکن ہو اپنے ماموں سے اجازت طلب کرو دونوں بچے آئے مظلوم کربلا کی خدمت میں عرض کرنے لگے مولا غلام حاضر ہے مرنے کی اجازت دے دیجئے حضرت امام حسینؑ نے فرمایا اے شہزادو اس کمسنی میں تم کو کس طرح جنگ کی اجازت دوں ہائے تمہارے لئے تو یہی کافی ہے کہ تم تین دن کے بھوکے اور پیاسے ہو اور یہ فرما کر میرے مولا سر کو جھکا کر زور زور سے رونے لگے جب جناب زینب نے دیکھا بھیا کسی طرح بچوں کو میدان میں جانے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں مقاتل میں ملتا ہیں کہ جناب زینب نے اپنے دونوں بچوں کی انگلیاں پکڑیں اور جس جگہ مظلوم کربلا بیٹھے تھے وہاں تشریف لائیں اور اپنے بچوں کے ساتھ حسینؑ کا تواف کرنے لگیں اگر سینے میں دل ہے تو یہ فقرہ سن لینا امام حسینؑ نے دیکھا بہن بچوں کی انگلیاں پکڑ کر میرے چاروں طرف طواف کر رہی ہیں مولا نے گھبرا کر پوچھا بہن زینب تمہارا یہ کیا حال دیکھ رہا ہوں یہ بچوں کی انگلیاں پکڑ کر میرے گرد کیوں پھر رہی ہو جناب

Presented by: Ziaraat.Com

زینب تو فرط غم والم سے کچھ نہ کہہ سکیں مگر شہزادوں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ ماموں جان اماں ہمیں یہ کہہ کر یہاں لائی ہیں کہ بچوں چلو میرے ساتھ میں تم دونوں کو اپنے ماجائے پر سے صدقہ کروں کیونکہ صدقہ رفع بلاو مصیبت ہوتا ہے۔

امام حسین چیخ مار کر روئے اور بہن کا مقصد سمجھ گئے اور فرمانے لگے بہن زینب جاؤ میں نے تمہارے بیٹوں کو میدان کی اجازت دی۔

حیدر کرار کے نواسوں نے جس وقت یہ سنا کہ ماموں جان نے مرنے کی اجازت دے دی ہے تو دونوں بھائیوں کے خوشی کا ٹھکانہ رہا جناب زینبؑ نے اپنے ماہ پاروں کو لباس پہنایا ہتھیار لگائے اور بار بار فرماتی جاتی تھیں میرے بچوں ماں کو شرمندہ نہ کرنا میرے لال آج دشمن کو یہ بتادینا کہ ہم حیدرِ کرار کے نواسے ہیں۔

بچے خیمہ میں آخری سلام کیلئے آئے سب سے رخصت ہوئے میدان میں پہنچے اور جنگ کرنی شروع کر دی خدا آپ کو کسی غم میں نہ رلائے سوائے غم امام حسینؑ کے۔

اے زینبؑ کا ماتم کرنے والی بیبیوں ادھر حضرت زینبؑ

Presented by: Ziaraat.Com

مضطرب اور پریشان درِ خیمہ پر کھڑی تھیں ناگاہ جناب زینبؑ کے کانوں تک یہ آواز پہنچی کہ دونوں صاجزادے لڑتے لڑتے دریا کے قریب پہنچ گئے ہیں یہ سن کر جناب زینب کا اضطراب اور بڑھ گیا یہاں تک کے قریب تھا کہ بیتاب ہو کر خیمہ سے باہر نکل آئیں ہر مرتبہ ارادہ کرتیں اور رک جاتی تھیں اس لئے کہ امام حسینؑ نے فرمایا تھا کہ اے بہن زینب میری زندگی میں خیمہ سے باہر نہ نکلنا اس وقت جناب زینب کے دل میں یہ خیال تھا کہ میرے فرزند کم سن ہیں اور کئی روز کے پیاسے ہیں ایسا نہ ہو کہ پانی پی لیں ہائے اگر کہیں ایسا ہو گیا تو میں شرمسار ہو جاؤنگی اور اپنے بھائی کو کیا منہ دیکھاؤنگی بس گھبرا کر حضرت عباس علمدار کو آواز دی آواز کے سنتے ہی حضرت عباس دوڑے ہوئے بہن کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی شہزادی کیا حکم ہے جناب زینب نے فرمایا کہ اے مشکل کشاء کے فرزند میں نے سنا ہے کہ عون ومحمد دریا کی طرف گئے ہیں مجھ کو یہ ڈر ہے کہ بچے بہت پیاسے ہیں کہیں پانی پی نہ لیں اے عباس دریا پر جاؤ اور جا کر عون ومحمد سے کہہ دو کہ اگر تم نے دریا سے ایک قطرہ بھی پانی پیا تو تمہاری ماں دودھ نہیں بخشے گی حضرت عباس نے

Presented by: Ziaraat.Com

فرمایا شہزادی یہ کیسی بات آپ فرما رہی ہیں آپ کے فرزند تو نہائیت سعادت مند ہیں وہ ہرگز پانی نہ پیئیں گے۔

اے عزاداروں بس چند جملے اور سنیں حضرت عباسؑ جناب زینبؑ کے حکم بجالانے کیلئے میدان کی طرف چلے دیکھا کہ دونوں بچے لڑائی میں مصروف ہیں اور عجیب شان وشوکت ہے اور دشمنوں سے نہر فرات کا کنارہ بھی چھین لیا ہے لیکن نہ تو خدہی پانی پیا اور نہ گھوڑے کو پانی پینے دیا ہے یہ دیکھ کر جناب عباس نے فرمایا مرحبہ اے صاحب زادو ذرا میرے پاس آجاؤ میں تمہاری ماں کا پیغام لے کر آیا ہوں بچے آئے غازی نے سینہ سے لگایا اور بہت روئے اور پھر فرمایا اے بچوں تمہاری ماں نے کہا ہے کہ پانی نہ پینا چاہے جس قدر پیاس کی شدت ہو بچوں نے ہاتھوں کو جوڑ کر عرض کی اے ماموں جان اماں سے کہہ دیجئے گا کہ ہم پیاسے ہی مر جائیں گے مگر پانی کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔ہائے رے زینبؑ کے بچوں کا جذبہ جناب عباس نے جناب زینبؑ سے بچوں کی کہی ہوئی بات بتائی ماں کو سکون ملا مگر عزاداروں یہ جنگ اب اور زیادہ نہ چل

Presented by: Ziaraat.Com

سکی اور تمام دشمنوں نے چاروں طرف سے گھیر کر حملہ کر دیا زخمی تو
تھے ہی زینبؑ کے شیر عبداللہ کے لاڈلے کہاں تک اس بھوک
و پیاس میں جنگ کرتے۔

پڑنے لگی معصوموں پہ تلوار پہ تلوار
کٹ کٹ کے وہ چھوٹے سے عمامے ہوئے گلنار
جب چھاتیوں سے ہوتی تھی نیزے کی انی پار
تن تن، کے وہ کہتے تھے کہ یا حیدرِ کرار
سہ روز کے پیاسوں کی وفا دیکھیئے مولا
دو بچوں پہ لاکھوں کی جفا دیکھیئے مولا
تلوار لگانے جو لگا ایک ستم گر
چھوٹے نے رکھے ہاتھ بڑے بھائی کے سر پر
ھیہات کے ہاتھ اس کے گرے خاک پہ کٹ کر
دو ٹکڑے ہوا تا بہ جبیں عون کا بھی سر
کس عمر میں ہستی کا چمن چھوڑ رہے تھے
گودی کے پلے خاک پہ دم توڑ رہے تھے

Presented by: Ziaraat.Com

جب بچے زمین کربلا پر گرے تو آواز دی یابن رسول اللہ ادرکنی یابن رسول اللہ ادرکنی یہ صدا سنتے ہی مظلوم امام مقتل کی طرف روانہ ہوئے ہائے جب وہاں پہنچے تو دونوں بچوں کو خاک و خون میں دیکھا غم کی چھری کلیجے پر چل گئی دل سینے میں تڑپ گیا مظلوم کربلا بچوں کو دیکھتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے اے عزاداروں حسین مظلوم نے شہزادوں کا خون بھرا لاشہ اوٹھایا خیمہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جناب فضہ خیمہ کے دروازے سے یہ دیکھ رہی تھیں جوں ہی لاشوں کو آتے دیکھا سینہ پر ہاتھ مار کر روتی پیٹتی خیمہ میں آئیں اور جناب زینب سے کہنے لگیں بی بی غضب ہو گیا ارے تمہارے بچے نصرت مظلوم کربلا میں شہید ہوئے فرزند رسول دونوں کی لاشیں لا رہے ہیں یہ سننا تھا کہ جناب زینب نے سجدہ شکر ادا کیا۔

روایتیں بتاتی ہیں کہ جب خیمہ میں لاشے لائے گئے تو ایک کہرام بپا ہو گیا ہر طرف سینہ زنی نوحہ خوانی تھی امام حسین نے دیکھا بہن کو سینہ سے لگایا۔

Presented by: Ziaraat.Com

مگر اے بی بیوں اس ماں پر ہمارے لاکھوں سلام جس ماں نے اپنے دونوں بیٹوں کی لاش خاک وخون میں غلطاں دیکھی خدا کسی ماں کو یہ منظر نہ دیکھائے۔ ارے بچوں کی لاشوں کو دیکھ کر زینب نے بے اختیار ان پر خود کو گرا دیا اور بچوں کو پیار کرتی جاتی تھیں اور کہتی جاتی تھیں اے عون ومحمد اے میرے بھوکے پیاسے شیرو تمہاری ماں زینب ان خون بھری صورتوں پر نصار تم نے میری لاج رکھ لی اے میرے بچوں اب میں تم سے بہت خوش ہوں ہائے میرے جگر کے ٹکڑوں تم نے دنیا کی کچھ بہار نہ دیکھی ناشاد میرے بچوں اس دکھ جلی ماں کے دل میں بڑے ارمان تھے پر ہائے آج سب خاک میں مل گئے میں کربلا میں لٹ گئی۔

اے میرے شیروں اے میرے بچوں اے میرے عون ومحمد اٹھو اور دکھیا ماں کے دل کو ڈھارس دو

انا للہ وانا الیہ راجعون

تمام شد

Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# ساتویں مجلس

## حضرت علی اکبرؑ کے مصائب

Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## مجلس نمبر (۷)

آعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ حَبِیۡبُ اِلٰہِی الۡعَالَمِیۡنَ اَبِی الۡقَاسِمِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ والہ وسلم

وَآلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاہِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ الۡمَظۡلُوۡمِیۡنَ وَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعۡدَائِہِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدَ فَقَدۡ

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعٰلٰی فِیۡ کِتَابٍ مُبِیۡنٍ وَھُوَ اَصۡدَقُ الۡقَائِلِیۡنَ وَ قَوۡلُہُ الۡحَقُّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورہ احزاب/۲۱)

خداوند کریم اپنی بے عیب کتاب قرآن حکیم میں ارشاد فرمارہا ہے کہ تمہارے لئے میرا رسول بہترین نمونہ عمل ہے۔

Presented by: Ziaraat.Com

اور یہ مسلہ بھی واضح ہے کہ حکیم کا قول حکمت سے خالی نہیں ہوتا اللہ نے فرمایا میرا رسول نہیں فرمایا میرے رسول کا قول یہ بھی نہیں فرمایا کہ میرے رسول کا عمل بلکہ مطلق رسول نمونہ عمل ہے اب اگر ہم اس مسلہ میں غور وفکر کریں تو ایک دلچسپ نتیجہ حاصل ہوگا علم اصول میں ایک اہم بحث یہ ہے کہ معصوم کا قول، فعل، تقریر سب حجت ہے سب پر عمل کیا جا سکتا ہے قول معصوم حجت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہمارے رسول وائمہ علیھم السلام کچھ فرمائیں تو وہ ہمارے لئے حجت ہے بقیہ فعل وتقریر کی مثال آئندہ عرض کی جائے گی۔ (صلوات)

وہی رسول جو سرچشمہ ہدائت بن کر آئے ان ہی کی ایک خوبصورت اور پر معنی حدیث آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں انشاءاللہ اس حدیث سے ہم آپ سبھی نصیحت حاصل کرینگے۔

پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ اے علی تم چاہتے ہو کہ میں تمھیں چھ لاکھ گوسفندوں یا پھر چھ لاکھ دینار یا پھر چھ لاکھ نصیحت کے کلمات حدیہ کروں۔ حضرت علی نے فرمایا یارسول اللہ آپ مجھے چھ لاکھ

Presented by: Ziaraat.Com

نصیحت کے کلمات عطا کریں میری ماں بہنوں آپ نے دیکھا مولا نے دنیاوی چیزوں کو چھوڑ کر نصیحت طلب کی جب کے معلوم ہے کہ علی کو نصیحت کی ضرورت نہیں مگر یہ ہمارے لئے درس تھا کہ اے ہمارے شیعوں کبھی علم و نصیحت پر کسی چیز کو ترجیح نہ دینا۔

الغرض ہمارے رسول نے فرمایا یا علی جب تم دیکھو کہ لوگ غیر واجب کاموں میں مشغول ہیں تو تم فرائض کی تکمیل میں لگ جاؤ یعنی پہلے واجبات کو انجام دو پھر مستحب انجام دو ایسا نہ ہو کہ تمہارے مستحب کام کی وجہ سے تمہارا واجب ترک ہو جائے یہ پہلی نصیحت تھی رسول اکرم کی اور پھر دوسری نصیحت میں فرمایا اے علی جب تم دیکھو کہ لوگ دنیاوی کاموں میں مشغول ہیں تو تم آخرت کے عمل میں لگ جاؤ یعنی دنیاوی کام فقط دنیا میں ہی کام آنے والا ہے مگر آخری کام آخرت میں کام آئے گا جہاں ہمیشہ رہنا ہے پھر میرے رسول نے فرمایا اے علی جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ دوسروں کی عیب جوئی میں لگے ہیں تو تم اپنے نفس کی خرابیوں پر غور کرو یعنی یہ تمام نصیحتے ہمارے لئے ہیں کہ آج کی یہ دنیا ہر شخص دوسروں کی برائیوں میں لگا ہوا ہے جب کہ وہ خود اپنی خرابیوں سے

Presented by: Ziaraat.Com

غافل ہیں اگر ساری دنیا کے مسلمان رسول کی فقط اس حدیث کے ایک جملہ پر غور کرلیں اور اپنے دلوں میں اسے اتارلیں تو دنیا سے عیب کی بیماری ختم ہو جائے۔ (صلوات)

مزید میرے رسول نے فرمایا اے علی جب تم لوگوں کو اپنی اپنی دنیا سجاتے دیکھو تو تم اپنی آخرت کو زینت دینے میں مشغول ہو جاؤ اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ عبادات کو چھوڑ کر فقط دنیاوی کاموں کو انجام دینے سے دنیا تو سنور جاتی ہے مگر آخرت ضرور برباد ہو جاتی ہے لہٰذا دنیا کے ساتھ ساتھ دین کو اپنی زندگی میں بسالینا چاہیئے۔

پھر رسول اسلام نے فرمایا کہ اے علی جب تم لوگوں کو کثرت عمل میں مشغول پاؤ تو تم خلوص عمل کی طرف توجہ دو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کثرت عمل سے خوش نہیں ہوتا بلکہ خلوص عمل سے خوش ہوتا ہے ایک انسان سارے دن نمازیں پڑھتا رہے روزے پر روزہ رکھے اور ہر آنے والے کی مدد کرے مگر دل میں یہ ہو کہ لوگ دیکھیں اور کہیں کہ کتنا مومن شخص ہے تو سارے کا سارا کثرت عمل بیکار ہے لیکن اگر کوئی دن میں فقط واجب نمازیں پڑھے تھوڑا

Presented by: Ziaraat.Com

اللہ کی راہ میں چھپا کر اللہ کی راہ میں خیرات کرے تو یقیناً اللہ اس عمل سے بے حد خوش ہوگا۔ اور آخر میں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اے علی جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ مخلوق کی طرف دست سوال دراز کر رہے ہیں تو تم خدا پر بھروسہ کرو اور اسی کی طرف دست سوال دارز کرو۔

محترم سامعین عجیب علمیہ یہ ہے کہ ہر شخص دن میں کم از کم ۲۰ مرتبہ تو سورہ الحمد پڑھتا ہوگا اور اس میں کہتا ہے کہ **ایاك نعبدوایاك نستعین** اے مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں نماز میں تو اقرار کرتا ہے کہ فقط میں تیرے سامنے ہی دست سوال دراز کرتا ہوں مگر جب عملی میدان میں آتا ہے تو ہر مالدار کے آگے ہاتھ دراز کرتا ہے گویہ اسے اللہ کے دینے پر ایمان نہیں ہے۔ جب کہ اللہ کی رزاقیت میں اور دوسروں کی سخاوت میں ایک بنیادی فرق ہے دنیاوی سخی جب کسی مانگنے والے کو دیکھتے ہیں تو فرار اختیار کرتے ہیں مگر اللہ ایسا رازق ہے جو خود بلا کر اپنے بندے کو دیتا ہے کہتا ہے جو چاہے مجھ سے مانگ لو میں تجھے دونگا اے محترم خواتین ہمے ہر ہر لمحہ اللہ پر ایمان رکھنا چاہیئے کہ وہی ہے جو ساری کائنات کا رازق و خالق

Presented by: Ziaraat.Com

ہے ہمیں جو کچھ مانگنا ہے اللہ سے مانگیں اور ہمیں کمی کس بات کی ہے دینے والا پروردگار اور دلانے والے اہل بیت اطہار علھیم السلام ہیں (صلوات)

بیشک اہل بیت نے پوری انسانیت کو نجات دلانے کے لئے کیا کیا قربانی پیش کی اور آج تو حسین ابن علیؑ کا ذکر ہے جس کے ذکر کرنے سے دل لرزتا ہے ہاں اے عزادارو آج تو کڑیل جوان کا ماتم ہے جوان کا داغ کیا ہوتا ہے یہ کوئی نہیں سمجھ سکتا یہ تو کوئی ام لیلیٰ سے پوچھے جزاکم اللہ خیر الجزا خدا آپ سب کی گودیاں بحق علی اکبر آباد رکھیں مگر ہاں روایت میں ملتا ہے کہ جس وقت حضرت حمزہ سید الشھدا جنگ احد میں شہید ہوئے اور یزید ملعون کی دادی نے آپ کا سینہ مبارک چاک کر کے آپ کا جگر نکالا تو دیکھا اس میں کچھ سوراخ تھے جس کی وجہ پوچھنے پر معلوم ہوئی کے آپ کے سامنے آپ کے جوان فرزند شہید ہوئے جن کی شہادت سے آپ کے جگر میں سوراخ ہو گیا تھا۔ ہائے کربلا کا وہ مظلوم باپ جس نے صبح سے شام تک اکہتر ایک جنازہ اٹھائے ہمارا اسلام ہو مولا حسینؑ پر۔

صاحب حزن المومنین تحریر کرتے ہیں کہ ایک عالم نے ایک

Presented by: Ziaraat.Com

شب جناب سید الشہداکوخواب میں دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہیں کہ آپ کی حالت یہ ہے کہ آپ کا تمام جسم زخموں سے سجا ہواہے تلواروں کے نیزوں اور تیروں کے زخم سے جسم اقدس سوراخ سوراخ ہے یہ عالم یہ منظر دیکھکر بہت روئے دوسری شب آئی پھر حضرت سید الشہداکوخواب میں دیکھاتو آپ کے تمام زخم اچھے ہوگئے تھے مگر دوزخم ایسے تھے جوابھی تروتازہ تھے ایک زخم سینہ پرتھااور دوسراپہلو پرتھاعالم دین نے پوچھایامولاکل آپ کابدن اس قدرزخمی تھاآج کیونکراچھاہوگیافرمایاکل شیعوں نے مجلس کی اور ہماری مصیبتوں پر روئے ان کے آنسو ہمارے زخموں کے مرہم ہوگئے پھر پوچھامگرمولایہ دوزخم کیسے ہیں جونہیں اچھے ہوتے فرمایاپہلوکازخم وہ ہے جودشمنوں نے میرے چونتیس ۳۴ برس کے بھائی کوشہید کرڈالااور سینہ کازخم وہ ہے جوظالموں نے اٹھارہ ۱۸ برس کے کڑیل جوان علی اکبر کے سینہ پر نیزہ لگایاتھا۔ جزاکم اللہ خیراالجزا۔

ہاں عزاداروں جوان کاغم بڑاسخت غم ہے خداکسی کوایساغم نہ دیکھائے جیساحسینؑ نے کربلاکے میدان میں دیکھااور میں کہتی ہوں کہ یہ حسینؑ ہی کاجگرتھاجواس داغ کوبرداشت کرلیا۔ہاں علی

Presented by: Ziaraat.Com

اکبر بابا کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بابا اب مجھے رن میں جانے کی اجازت دیجئے حضرت امام حسینؑ نے فرمایا بیٹا اکبر جاؤ پہلے اپنی ماں اور پھوپی سے اجازت لے لو پھر آؤ علی اکبر اپنی والدہ کے پاس گئے اور عرض کی اماں جنگ کی اجازت دے دو یہ سنتے ہی ام لیلیٰ اپنے فرزند سے لپٹ گئیں اور فرمانے لگیں اے میرے لال اکبر میدان کارزار کا ارادہ کیوں کیا؟ ارے ماں کی تنہائی اور ضعیفی کچھ رحم نہ آیا اس وقت جناب علی اکبر پریشان ہو کر سوچنے لگے کہ ماں سے کیا کہہ کر اجازت لوں کہ ایک مرتبہ اکبر نے اپنی ماں سے عرض کیا اماں جب روز محشر علیؑ اور فاطمہؑ کا سامنا ہو گا تو میں گروہ شہدا سے علیحدہ اور آپ عترت اطہار سے جدا کھڑی ہونگی اور دادا علیؑ اور دادی فاطمہؑ آپ سے پوچھیں گی کہ اے ام لیلیٰ زوجہ حسنؑ نے قاسم سا مہ لقاء زینب نے عون و محمد جیسے گل بدن رباب نے اصغر جیسا مہ لقا میرے حسینؑ پر قربان کیا تم نے میرے لال پر کیا قربان کیا؟

اے اماں بتاؤ کیا جواب دو گی یہ سنتے ہی جناب ام لیلیٰ بولیں میرے لال جاؤ اب ماں نہیں روکے گی علی اکبر ماں سے رخصت ہو کر پھوپھی کی خدمت میں آئے اور زینب کے آغوش میں

Presented by: Ziaraat.Com

سر رکھ دیا اور فرمانے لگے پھوپھی اماں مقام و مرتبے میں آپ افضل
ہیں یا میری دادی فاطمہ الزہرأ جناب زینب نے فرمایا اکبر یہ کیسا
سوال کر رہے ہو کہاں میری ماں خاتون جنت اور کہاں میں۔ پھر
جناب علی اکبر نے کہا پھوپھی اماں ایک سوال اور ہے فرمایا پوچھو کہا
پھوپھی اماں میری دادی فاطمہ الزہرأ کے فرزند کا مقام و مرتبہ بلند
ہے یا آپ کے لال علی اکبر کا زینب سمجھ گئیں اور فرمانے لگیں میرے
لال میں سمجھ گئی یہ سوالات تم کیوں کر رہے ہو آنکھوں سے بے
اختیار آنسو جاری ہو گئے اور اکبر پھر ایک ایک کر کے سب سے
رخصت ہوئے الغرض بابا کے پاس آئے اور پھر بابا سے اجازت
جنگ چاہی باپ نے کہا ٹھرو علی اکبر ابھی میرا کچھ فریضہ باقی ہے۔
یہ کہکر اپنے خیمہ میں علی اکبر کو لائے اپنے ہاتھ سے تبرکات
کے صندوق کھولے نانا کا عمامہ بیٹے کے سر پر رکھا نانا کی عبا دوش
پر ڈالی نانا کے اسلحہ جنگ جسم پر سجائے سر سے پاؤں تک رسول کی
تصویر کو حسرت بھری نگاہوں نے دیکھا اور کہا علی اکبر جب کبھی نانا کی
یاد آتی تھی تو میں تم کو دیکھ لیتا تھا۔ ہائے آج تم جا رہے ہو آؤ میرے
لال میں تجھ کو سوار کروں ادھر اکبر سوار ہو کر چلے ادھر حسینؑ نے

Presented by: Ziaraat.Com

اپنا چہرہ مبارک اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور فرمایا کہ خداوندا اب وہ میدان جنگ میں جارہا ہے جو صورت میں سیرت میں رفتار میں گفتار میں تیرے رسول کے مشابہ ہے اور جب کبھی میں تیرے رسول کی زیارت کا مشتاق ہوتا تو علی اکبر کی زیارت کر لیتا تھا مگر آج یہ جارہا ہے ادھر حسینؑ کا یہ مرثیہ ختم ہوا ادھر علی اکبر نے آہستہ آہستہ اپنا گھوڑا آگے بڑھایا جب علی اکبر کچھ آگے چلے گئے تو سوچا ایک بار اور اپنے بابا کو سلام کر لوں نہ جانے اب بابا کا دیدار ہو یا نہ ہو اب جو اکبر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھا کہ ستاون ۵۷ برس کا ضعیف باپ گھوڑے کے پیچھے پیچھے دوڑ رہا ہے اکبر نے گھوڑا روکا جلدی سے نیچے اترے اور پوچھا بابا آپ تو مجھے رخصت کر چکے تھے پھر میرے پیچھے پیچھے کیوں زحمت فرما کر آرہے ہیں مولا کی آنکھو سے آنسو کا چشمہ جاری تھا بس ایک جملہ کہا کہ بیٹا اگر تم صاحب اولاد ہوتے تو ہرگز یہ سوال نہ کرتے اے میرے لال اگر جارہے ہو تو جاؤ مگر جب تک میں نظر آتا رہوں پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتے رہنا۔

حسینؑ کا لال علی اکبر میدان میں پہنچ کر حملہ آور ہوا اور

Presented by: Ziaraat.Com

دیکھتے دیکھتے ہی ایک ۱۲۰ سو بیس جہنمیوں کو فی النار کیا آپ کے جسم مطہر سے خون ٹپک رہا تھا تین دن کا بھوکا پیاسا علی اکبر اس پر گرمی کی شدت ایک مرتبہ لڑتے لڑتے میدان میں زخمی ہوئے تو اس وقت پیاس کی شدت سے بہت بے چین ہوئے اور اس وقت اپنے پدرِ بزرگوار کی خدمت میں آئے اور عرض کیا اے بابا جب سے میں زخمی ہوا ہوں شدت پیاس سے ہلاک ہوا جاتا ہوں بابا میرے جسم کی طرف نگاہ کیجئے دیکھئے کتنی کثرت سے زخم لگے ہیں اس پر دھوپ کی سختی اور بابا یہ زرہ بھی تو آہنی ہے اس کی گرمی اور بار۔

لیکن بابا آپ کے اکبر نے اس کے باوجود ایک ۱۲۰ سو بیس ملعونوں کو واصلِ جہنم کیا اے میرے بابا اگر ایک جام آب مل جائے تو پھر قوی ہو جاؤنگا اعدائے دین کو قتل کروں حضرت امام حسینؑ نے اپنے لال کی یہ بات سن کر رو دئے اور فرمایا میرے لال علی اکبر اس وقت مجھکو بہت سدمہ ہوا کہ میں نے آج تک کسی سائل کے کسی سوال کو رد نہ کیا افسوس صد افسوس یہ تیرا پہلا اور آخری سوال تھا جسکو تیرا بابا پورا نہ کر سکا۔

اے میرے نور نظر تیرے اس سوال نے صرف میرا جگر

Presented by: Ziaraat.Com

ٹکڑے ٹکڑے نہیں کیا بلکہ تیرے دادا علی مرتضےٰ نانا رسول خداؐ اور تیری دادی فاطمہ الزہراؑ کو بھی بڑا رنج ہوا ہے یہ فرما کر اپنے لال کو سینہ سے لگایا اور اپنی زبان اکبر کے منہ میں دے دی اور فرمایا میں نے رسول خداؐ کی زبان چوسی ہے اس کی برکت سے تیری پیاس کم ہو جائے گی جس وقت علی اکبر نے اپنے بابا کی زبان منہ میں لی فوراً کھینچ لی اور کہا اے میرے بابا آپ تو مجھ سے زیادہ پیاسے ہیں جزاکم اللہ خدا آپ کو کوئی غم نہ دے سوائے غم حسینؑ کے الغرض حسینؑ نے دوبارہ اکبر کو رُخصت کیا میرے لال جاؤ جنگ کرو تمہارے دادا اپنے ہاتھوں میں جام کوثر لے کر کھڑے تمہارا انتظار کر رہے ہیں علی اکبر میدان کو روانہ ہوئے اشقیاء نے چاروں طرف سے آ کر گھیر لیا ارے لکھا ہے کہ ابن نمیر ملعون نے ایک برچھی ایسی سینہ اقدس پر ماری کہ اکبر گھوڑے سے زمین پر آئے آواز دی **یا ابتاہ علیک منی السلام** بابا میرا آخری سلام قبول ہو بابا تمہارا اکبر گھوڑے سے گر گیا ہے بابا جلدی مدد کو آؤ۔

مظلوم کربلا کے کانو تک جو آواز پہنچی تو میدان کی جانب چلے مگر کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے پکارتے جاتے تھے ائے میرے نور

Presented by: Ziaraat.Com

نظر علی یا علی علی یا علی کہاں ہواب مجھے معلوم نہیں حسینؑ غریب کس کو پکار رہے تھے نجف والے بابا علی کو یا میدان کربلا میں اپنے لال علی اکبر کو۔ جزاکم اللہ خیرالجزا۔

میرے مولا حسین ابن علی جلدی جلدی چلتے تھے مقاتل بتاتے ہیں جب بیٹے کی آواز پر امام حسینؑ جلدی جلدی چلتے تھے تو زمین سے ٹھوکر لگتی تھی۔ حسینؑ ابن علی ارض کربلا پر گر پڑتے تھے ہائے میرا دل کہتا ہے کہ حسینؑ کو یہ علی الظاہر ٹھوکر لگ رہی تھی مگر زمین کربلا حسینؑ کے قدموں کو چوم چوم کر فریاد کر رہی تھی مولا ارے جوان کا لاشہ ہے مت جایئے۔

ہاں بس دو جملہ اور سنئے زحمت تمام کی امام حسینؑ اپنے لال کے جسد کے قریب آئے اب جو منظر حسینؑ نے ضعیفی میں دیکھا خدا کسی باپ کو ایسا منظر نہ دِکھائے اٹھارہ۱۸ برس کا ہم شکل پیغمبر بیٹا خاک وخون میں اپنی ایڑیاں رگڑ رہا ہے اور بابا۔ بابا کہہ رہا ہے خدا کی قسم ہمارا لاکھوں سلام ہو حسینؑ مظلوم پر مولا کے لئے کتنی سخت مصیبت تھی بیٹے کے قریب بیٹھ گئے پوچھا اکبر بیٹا علی اکبر یہ سینہ پر ہاتھ کیوں رکھے ہو میرے لال۔ کہا بابا نیزہ کی انی سینہ کے اندر ٹوٹ گئی ہے

Presented by: Ziaraat.Com

بابا بڑی تکلیف ہے حسینؑ نے اپنی آستین الٹی اور نجف کارخ کیا اور فرمایا بابا علی مشکلکشائی کیلیئے آؤ دیکھو تمہارا حسینؑ اپنے جوان فرزند کے سینہ سے برچھی کا پھل نکال رہا ہے آسمان پر شور گریہ بلند ہو گیا انبیاء و مرسلین رو رو کر حسینؑ کو داد شجاعت دے رہے ہیں۔

اب اے عزادار و اگر سن سکتی ہو تو سنیں ذرا دِل پر ہاتھ رکھ کر سنئے گا میرے مولا حسین نے اپنی دو انگلیاں علی اکبر کے زخم میں پروئیں اور نیزہ کی انی کو مضبوتی سے پکڑ کر جو یا علی کہہ کر کھینچا تو برچھی کے ساتھ اٹھارہ ۱۸ برس کے کڑیل جوان کا کلیجہ بھی باہر نکلا خون کا فووارا اڑا حسین کا لباس سرخ ہوا باپ نے بیٹے کو دیکھا بیٹے نے ہچکیاں لینا شروع کیں اور اپنے بابا کا آخری دیدار کیا اور روح جنت کو پرواز کر گئی ہائے بے کسی حسین کی مظلومی ہائے حسینؑ کی غربت اب ضعیف باپ ہے اور جوان کی معیت ہے ارے امام حسینؑ نے جوان کا لاشہ اٹھانے کی کوشش کی مگر اٹھا نہ سکے جب میں نے غور کیا تو امام حسینؑ سے جنازہ نہ اٹھنے کی دو وجہ میری سمجھ میں آئی پہلی وجہ ہے کہ امام حسینؑ صبح سے شام تک بھوک و پیاس کے عالم میں جنازہ لالا کر تھک چکے تھے اور عباس کی شہادت سے کمر بھی

Presented by: Ziaraat.Com

ٹوٹ چکی تھی لہٰذا جوان کا لاشہ حسینؑ سے نہیں اُٹھ رہا تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب جناب علی اکبر کے سینہ میں تیر لگا تو جناب علی اکبر گھوڑے پر جھومنے لگے یہ دیکھ کر دشمنوں نے ہم شکل پیغمبر پر حملہ کر دیا جس کو مقتل میں اس الفاظ میں تحریر کیا ہے کہ فقط فقطعوہ اربا اربا ارے علی اکبر کے جسم پر اتنی تلواریں پڑی تھیں کہ جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا ہائے جو جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کیسے ممکن ہے کہ کوئی اسے اٹھا سکے۔

ارے امام حسینؑ نے آواز دی اے بنی ہاشم کے بچوں ضعیف باپ کی مدد کرو۔ چھوٹے چھوٹے بچے آئے جنازہ اٹھا خیمہ میں شور برپا ہوا بیبیاں ماتم کرتی تھیں اور کہتی تھیں اے اکبر ہائے اکبر ہائے اکبر۔

انَّ اللّٰهِ وَانَّا الَیهِ رَاجِعُوْن

تمام شد

Presented by: Ziaraat.Com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

# آٹھویں مجلس

## حضرت قاسمؑ کے مصائب

Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## مجلس نمبر﴿۸﴾

آعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ بِسۡمِ اللّٰہ
الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشۡرَفِ الاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ حَبِیۡبُ اِلٰهِی
العَالَمِیۡنَ اَبِی القَاسِمِ مُحَمَّدُ صلی اللہ والہ وسلم
وَآلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاہِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ
الۡمَظۡلُوۡمِیۡنَ وَلَعۡنَۃُاللّٰہِ عَلٰی اَعۡدَائِہِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ
اَمَّابَعۡدَ فَقَدۡ

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَلٰی فِیۡ کِتَابِ مُبِیۡنٍ وَھُوَ
اَصۡدَقُ القَائِلِیۡنَ وَ قُوۡلُہٗ اَلۡحَقُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۰
لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ(سورہ احزاب/۲۱)

خداوند عظیم اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ارشاد
فرمارہاہے کہ اے لوگو تمہارے لئے میرا رسول بہترین نمونہ عمل

Presented by: Ziaraat.Com

ہے۔اس حقیقت سے چشم پوشی ممکن نہیں کہ ہمارے مذہب کے تمام احکام تو قرآن میں درج ہیں مگر انھیں عملی جامہ پہنانے والے ہمارے رسول اور ائمہ طاہرین ہیں قرآن میں عبادت کا حکم ہے مگر عبادت بھی کیسے کی جائے یہ معلوم نہیں قرآن میں نماز پڑھنے کا حکم ہے مگر نماز کیسے پڑھی جائے معلوم نہیں۔قرآن میں روزہ رکھنے کا حکم ہے مگر کب سے کب تک رکھا جائے معلوم نہیں۔قرآن میں حج کرنے کا حکم ہے مگر کیسے حج انجام دیا جائے مگر یہ معلوم نہیں قرآن میں خمس کے وجوب پر آئیت موجود ہے مگر کتنا اور کس انداز سے خمس نکالا جائے اس کا علم نہیں۔اسی طرح سے تمام تر احکامات کا حکم تو موجود ہے مگر ان کے طریقے ہمیں نہیں معلوم یعنی پروردگار نے ایسا کر کے ان لوگوں کی زبانیں بند کر دیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے قرآن کافی ہے گویا قرآن کو ہمیشہ کیلئے محمدؐ وآل محمدؑ کا محتاج بنا دیا کہ جب تک یہ تفسیر نہ کرینگے تب تک کچھ بھی نہ سمجھ سکو گے۔(صلوات)

محترم خواتین اسی لئے اللہ نے میرے رسول کو بچپن سے ہی عظیم قرار دیا تاریخ شاہد ہے کہ ابھی تو آپکی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی کہ آپ کے والد شام کی طرف تجارتی سفر کے دوران مدینہ میں

Presented by: Ziaraat.Com

فوت ہوگئے آپ کے دادا عبد المطلب نے آپ کی کفالت اپنے ذمہ لے لی بچپن ہی سے آپ کی عظمت ورافت کے آثار آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر تھے اور حضرت عبد المطلب کو بھی یہ علم تھا کہ انکا پوتا افق اسلام پر خورشید نبوت بن کر چمکے گا۔

مگر جب آپکی عمر ۸ برس کی ہوئی تو آپ کے دادا حضرت عبد المطلب آپ سے رخصت ہوگئے انکی وصیت کے مطابق آپکی کفالت حضرت ابوطالبؑ کے ذمہ آئی۔ حضرت ابوطالب بھی اکثر حیراں رہ جاتے کہ یہ بچہ عام بچوں جیسا نہیں ہے کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ آپ نے اپنی عمر کے بچوں کی طرح کسی بات پر ضد کی تو آپ اپنے ہم عمر بچوں کی عادت کے برخلاف اپنے بالوں کو صاف ستھرا اپنے چہرۂ مبارک کو دھوئے رکھتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابوطالب فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی اپنے بھتیجے کو جھوٹ بولتے سنا اور نہ ہی کسی فضول کام میں مشغول کام میں مشغول دیکھا چنانچہ ان سب باتوں سے اتنا تو صاف ظاہر ہے کہ رسول ہم جیسے نہیں ہیں اگر وہ ہم جیسے ہوتے تو عام بچوں جیسی عادت بھی ان میں ہوتی جب رسول طفلی میں ہم جیسے نہیں ہیں تو جوانی میں کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ (صلوات)

Presented by: Ziaraat.Com

محترم سامعین اگر دیکھا جائے تو آج ہمارے معاشرے میں اصراف حد سے زیادہ ہو رہا ہے جس کے لئے قرآن فرماتا ہے کہ **واللہ لایحب المصرفین** اللہ بے جا اور بے مقصد خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اسی لئے ہمارے ائمہ طاہرینؑ ہمیشہ کھانے پینے اور پہننے کے مسئلے میں بے حد خیال رکھتے تھے یہ تو بات معصومینؑ کی ہے مگر ذرا ہم اپنے مجتہدین کی طرف نظر ڈالیں تو ہمیں پتا چلے گا کے جس کے پاس اتنا پیسا و دولت رہتی جس کا کوئی حساب و کتاب نہیں رہتا مگر پھر بھی اگر وہ پہنتے ہیں تو معمولی کپڑا پہنتے ہیں تو معمولی سے مکان میں اور کھاتے ہیں تو معمولی غذا۔

چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ ملتا ہے کہ مرحوم ایت اللہ وحید بہبہانی جو شیعوں کے ایک بزرگ مرجع تقلید تھے اور آیۃ اللہ العظمیٰ بحر العلوم کے استاد تھے ایک دن مرحوم آیۃ اللہ وحید نے دیکھا کے ان کے بیٹے محمد اسمائیل کی بیوی نے بڑا قیمتی لباس پہن رکھا ہے فوراً بیٹے سے اعتراض کے انداز میں کہا "تم اپنی بیوی کے لئے اس قدر قیمتی لباس کیوں خرید تے ہو۔ بیٹے نے بڑا اچھا جواب دیتے

Presented by: Ziaraat.Com

ہوئے قرآن کی آئیت پڑھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ کس نے تمہارے لئے ان زینتوں کو حرام بنا دیا ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پاک وحلال قرار دیا ہے اور کہا بابا کیا لباس فاخرہ حرام ہے۔

مرحوم آیۃ اللہ وحید نے کہا کے بیٹے میں نہیں کہتا کہ یہ حرام ہے بلکہ حلال ہے کہ میں کسی اور وجہ سے کہہ رہا ہوں میں مرجع تقلید ہوں اور لوگوں کا راہنما ہوں لوگوں میں امیر بھی ہیں اور فقیر بھی مقیم بھی ہیں اور یتیم بھی ہیں عوام میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اس قسم کے بلکہ اس بھی زیادہ قیمتی لباس پہن سکتے ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں جو اس قسم کا لباس نہیں پہنتے سوتی لباس پہنتے ہیں بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو بالکل نیا لباس نہیں پہن سکتے ان کا معیار زندگی بالکل معمولی ہے ایک غریب آدمی کی بیوی جب اس سے اچھے لباس کا مطالبہ کرتی ہے تو وہ اسے کہتا ہے کہ میں امیر آدمی نہیں ہوں البتہ آیۃ اللہ وحید کی طرح زندگی گزارتا ہوں۔ میرا لباس آقا وحید کی بیوی یا بہو سے خراب تو نہیں ہے بیٹا اگر ہم بھی امیروں اور دولت مندوں کی طرح زندگی گزارنا شروع کردوں تو غریب اپنے بیوی بچوں کو کیسے تسلی دے سکیں گے اس لئے میں کہتا ہوں کہ

Presented by: Ziaraat.Com

ہمیں زاہدآنہ زندگی گزارنی چاہئے تا کہ ہمارا زہد فقرا کی ہمدردی ہو
کل جب سارے لوگ قیمتی لباس پہننے لگیں گے تو ہم بھی پہن لیں
گے آپ نے غور فرمایا یہ سمجھانے کا طریقہ کس قدر دلکش اور اچھا ہے
حقیقت تو یہی ہے جو آیۃ اللہ بہبہانی نے فرمایا ہمیں ہر طرح سے
اللہ کا مطیع اور فرمابردار بننا چاہئے اس واقعہ کو ہمیں اپنے عزیز
واقارب اور اولاد کو سنا کر درس دینا چاہئے اور صرف لباس کے سلسلے
میں ہی نہیں بلکہ ہر مسئلے میں اصراف سے اور غریبوں یتیموں بے
کسوں کے دل دکھانے سے ہمیں پرہیز کرنا چاہئے۔ تب ہم صحیح معنی
میں شیعیان علی کہے جانے کے قابل بن سکتے ہیں۔

ہاں عزاداروں آج ساتؑ محرم ہے آج کی رات تو اس
شہزادے سے منسوب ہے جس کے دل پر یتیمی کا داغ تھا وہ حسنؑ کا
لال قاسم جو کمسن تھا۔

روز عاشورہ تمام اصحاب وانصار درجہ شہادت پر فائض
ہو چکے اور اکثر رفقائ حسینؑ شہید ہو گئے تو اس وقت حضرت قاسم سے
چچا کی غربت و مظلومی دیکھی نہ گئی۔ کون قاسم؟ وہی قاسم جس کے
لئے روایت میں ملتا ہے کہ آغاز شباب تھا تیرہ ۱۳ سال کا سن تھا ائے

Presented by: Ziaraat.Com

شب عاشورامام حسین نے اپنے خطبہ کے بعد جام شہادت پینے والوں کا تزکرہ کیاتواس کمسن شہزادے نے موت کی تمنا کرتے ہوئے عرض کیا کہ چچا جان کیا میں بھی کل روزہ عاشورہ شہادت پاؤ نگا؟ تواس وقت امام حسین نے پوچھا میرے شہزادے یہ بتاؤ موت تیرے نزدیک کیسی ہے؟ قاسم نے جواب دیا چچا جان موت میرے نزدیک شہد سے زیادہ شیریں ہے امام مظلومؑ نے فرمایا ہاں بیٹا تو بھی شہادت پائے گا۔

ہائے قاسم ۵۰ھ میں یتیم ہوئے جب امام حسنؑ کی شہادت ہوئی اس وقت آپ کا سنہ مبارک دو سال کا تھا۔ باپ کا سایہ سر پر نہ تھا مگر امام حسین نے حضرت قاسم کو یتیمی کا احساس بھی نہ ہونے دیا مولا کے مظلوم ہمیشہ اس یتیم شہزادے کو اپنی آغوش شفقت میں رکھتے تھے۔اور پیار کر کے یتیم بھتیجے کا دل بہلاتے تھے اسی لئے حضرت قاسم اپنے چچا سے بے حد مانوس ہو گئے تھے۔

مگر ہائے روز عاشورہ حضرت قاسم سے فوج اعدا کا ظلم وستم دیکھا نہ گیا تو اپنے چچا کی خدمت میں آکر عرض کی میرے مولا اس غلام کو بھی اجازت دیں میدان میں جا کر جام شہادت نوش کروں

Presented by: Ziaraat.Com

حضرت قاسم کا یہ فرمانا تھا کہ حضرت امام حسینؑ کی نظروں کے سامنے اپنے مسموم بھائی حسن مجتبیٰؑ کی تصویر آ گئی۔

اور بے ساختہ مظلوم کربلا رونے لگے اور فوراً اپنی باہیں پھیلا دیں حضرت قاسم اور مظلوم کربلا ایک دوسرے سے لپٹ کر اتنا روئے کے بے ہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا تو پھر حضرت قاسم نے اپنے چچا سے اذنِ جہاد طلب کی اور اسرار پر اسرار کرتے جاتے تھے اس وقت امام مظلوم نے ایک آہِ سرد دلِ پُر درد سے کھینچی اور فرمایا اے میرے لال تیری جدائی مجھ پر بہت شاق ہے میں کس طرح تجھکو اجازت جنگ دوں اور کس طرح مرنے پر راضی ہوں تو تو میرے بڑے بھائی کی نشانی ہے تیری زندگی سے مجھے بہت سہارا ہے اے نورِ نظر تو اپنے پاؤں سے چل کر موت کی طرف نہ جا یہ کہہ کر حضرت پھر اپنی آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور اجازت دینے سے انکار کیا ہی تھا کہ ایک خیمہ سے کسی کے رونے کی آواز آئی حضرت نے دروازے پر جا کر پوچھا یہ کون رو رہا ہے عرض کی کہ شہزادی ام فروہ۔

حضرت فوراً خیمہ گاہ میں داخل ہوئے اور دریافت کیا اے

Presented by: Ziaraat.Com

بھابھی جان آپ پر کیا کوئی تازہ مصیبت آئی ہے جو آپ اس قدر زور زور سے گریہ فرما رہی ہیں۔ وہ بی بی بولیں اے فرزندِ رسول کیا بیوہ کا لاڈلا فدیہ راہِ خدا بننے کے قابل نہیں؟ یا بن رسول اللہ آپ میرے قاسم کو مرنے کی جازت کیوں نہیں دیتے کیا آپ نہیں چاہتے کہ میں روزِ حشر آپ کی والدہ گرامی کے سامنے سرخرو ہو جاؤں اور خاندان کی بیبیوں سے ندامت نہ ہو حسنؑ کی بیوہ کے یہ فقرہ بن کر امام حسینؑ اپنا سینہ پر ہاتھ رکھے ہوئے اور روتے ہوئے خیمہ سے باہر نکل آئے۔ جزاکم اللہ خیرا الجزا

اے عزاداروں جناب ام فروہ نے قاسم کو بلا کر کہا کہ بیٹا جس طرح بھی ہو چچا جان سے اجازت حاصل کرو جناب قاسم نے کہا اے مادر گرامی

رخصت جو میں نے مانگی تو حضرت نے یہ کہا
قاسم میں تجھکو مرنے کی دوں کس طرح رضا
کرتا ہوں ان سے جب طلب رخصت وغا
بابا کو یاد کرتے ہیں اور روتے ہیں چچا
آنسو رواں ہیں چشم شہ مشرقین سے
کہتے ہیں داغ یہ نہ اٹھے گا حسین سے

Presented by: Ziaraat.Com

جب حضرت قاسم نے دیکھا چچا جان اجازت کارزار نہیں دیتے تو ناچار و غمگین ہو کر حضرت کے سامنے سے ہٹ کر بیٹھ گئے اور کمال حسرت و یاس سے زانو پر سر رکھ کر رونے لگے اور نہایت متردد و پریشان تھے میدان قتال میں جانے کی تدبیر سوچ رہے تھے کہ ناگاہ بازو پر نظر پڑی تو وہ تعویذ دیکھی جسے بابا نے اپنے ہاتھوں سے باندھی تھی اور بابا کی وصیت بھی یاد آگئی کہ بیٹا جب تو کسی بلائے عظیم میں مبتلا ہو اور رنج و غم زیادہ ہو تو اس تعویذ کو کھول کر پڑھ لینا اور جو لکھا ہو اس پر عمل کرنا۔ بس حسنؑ کے دل بند نے سونچا اب اس سے زیادہ مصیبت کا وقت اور کب آئے گا فوراً تعویذ کھول کر پڑھا۔

لکھا تھا۔ کہ اے نور چشم قاسم جب تو اپنے چچا جان امام حسینؑ کے ہمراہ کربلا میں جائے اور روز عاشورہ میرے بھائی کو دشت کربلا میں بے مونس و مددگار نرغۂ اعدا میں دیکھے تو اپنی جان ان پر فدا کرنا اور اگر تیرے چچا تجھ کو میدان میں جانے کی اجازت نہ دیں تو تعویذ انھیں دے دینا۔

حضرت قاسم اپنے بابا کی تحریر پڑھ کر نہایت خوش ہوئے اور فوراً تعویذ لیکر امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے امام حسینؑ نے

Presented by: Ziaraat.Com

بھائی کی تحریر دیکھی آنکھوں سے لگایا اور مدینہ کا رُخ کیا اور فرمانے لگے بھیا حسنؑ ارے آپ کو اس بے کسی میں بھائی کا خیال رہا اور پھر امام مظلومؑ بھتیجے سے کہنے لگے

بولے کلیجہ تھام کے یہ شاہِ کربلا
بھائی نے وہ لکھا ہے جو قسمت میں ہے لکھا
اے نور چشم اے جگر و جانِ مجتبیٰ
جو مصلحت کریم کی مالک کی جو رضا

یہ امر ناگزیر بھی مجھ کو قبول ہے
بھائی کا حکم حکم خدا اور رسولؐ ہے

جزاکم اللہ خیر الجزا۔ خدا آپ لوگوں کو کوئی غم نہ دے سوائے غم امام حسینؑ کے اے عزاداروں حضرت قاسم کو میدان جنگ کی اجازت ملی اور خود امام حسینؑ نے اپنے ہاتھوں سے قاسم کو تیار فرمایا تبرکات امام حسنؑ منگوائے سر پر حسنؑ کا عمامہ باندھا پٹکے سے کمر کسی ہتھیار بدن پر سجا دیے بدن میں دوہری زرہ پہنائی جب ہر طرح سے آراستہ کر لیا تو قاسم کو سینے سے لگا کر دیر تک روتے رہے پیشانی پر بوسہ دیا پھر خیمہ میں تشریف لائے ماں پھوپھیوں سے رخصت

Presented by: Ziaraat.Com

ہوئے ماں نے اپنے لال کو دعائیں دیں میرے لال جا جلدی اپنے چچا پر اپنی جان قربان کر دے الغرض قاسم ایک ایک بی بی سے رخصت ہوئے اور سب کو روتا ماتم کرتا چھوڑ کر باہر آئے خد امام حسینؑ نے گھوڑے کی رکاب پکڑ کر گھوڑے پر سوار کیا ہائے اے عزاداروں جب قاسم چلے تو مولا بھی کلیجہ پکڑے ہوئے پیچھے پیچھے دوڑے اور فرمایا کہ اے جان غم زرا دیر ٹھر جا قاسم نے گھوڑے کی باگ روک لی پھر فرمایا کے گھوڑے سے اترو کی اپنے بھائی حسن مجتبیٰ کی طرف سے تم کو پھر ایک بار رخصت کرلوں۔ الغرض حضرت قاسم اترے امام نے سینہ سے لگایا پیار کیا اور پھر گھوڑے پر سوار کر کے فرمایا اے خداوند تو گواہ رہ کی اب میرے بھائی کی نشانی بھی مجھ سے جدا ہو رہی ہے۔

حضرت قاسم میدان میں آئے اور اپنے پورے روب ودبدبے کے ساتھ دشمنوں کے بیچ آپہنچے پھر عمر سعد ملعون سے مخاتب ہو کر فرمانے لگے کہ اے عمرِ سعد کیا تجھکو اچھا لگ رہا ہے کہ تیرا کل لشکر اور تیرے جانور سب کے سب نحرے فرات سے پانی پئیں اور فرزند رسول اور اس کے چھوٹے بچے پیاس کی شدت سے ہلاک

Presented by: Ziaraat.Com

ہوتے ہوں اے ملعون جب رسول خدا تجھ سے قیامت میں پوچھیں گے کہ تو نے خد تو نہر فرات سے پانی پیا اور تیری فوج نے بھی پانی پیا مگر میری آل ایک ایک قطرہ پانی کی محتاج رہی اس وقت تو کیا جواب دے گا اس نے یہ کلام سنا مگر حضرت قاسم کو کوئی جواب نہ دیا ایک مرتبہ فوج ستم گر سے مخاطب ہو کر بولا کیا تم نہیں جانتے ہو یہ قاسم فرزندِ حسنؑ ہے اور فصاحت و شجاعت میں اپنے آباؤ اجداد کی مانند یکتا ہے خبردار خبردار تم میں سے کوئی اس شیر دل کا تنہا مقابلہ نہ کرنا کیونکہ کوئی اس پر فتح یاب نہ ہوگا بلکہ سب مل کر ساتھ میں حملہ کرو۔ اور اسے میدان سے زندہ نہ جانے دو۔

لیکن پھر بھی کوئی جنگ کے لئے تیار نہ ہوا حضرت قاسم کو غصہ آیا اور آپ نے اپنے گھوڑے کو تیز رفتاری سے میدان میں دوڑایا اور مثلِ حیدرِ کرّار حملہ کر دیا اور لعینوں کو قتل کرتے چلے گئے شیر جیسا حملہ دیکھ کر عمر سعد نے ایک بڑے پہلوان جس کا نام ارزق شامی تھا اس کو بلایا وہ ملعون سپہ گری میں بہت مشہور تھا اسے حکم دیا کہ جلدی میدانِ جنگ میں جا اور قاسم بن حسنؑ کا سر تن سے جدا کر لا۔

ارزقِ شامی نے شجاعت کے غرور سے جواب دیا کہ یہ

Presented by: Ziaraat.Com

میری دلاوری اور بہادری کے خلاف ہے کہ ایک تیرا برس کے لڑکے سے جنگ کروں اور ناحق اس کے خون میں اپنا ہاتھ بھروں البتہ میں اپنے فرزندوں میں سے ایک کو اس کے مقابلے کے لئے بھیجتا ہوں وہ اس کا کام تمام کر دے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ ارزق کے چار فرزند تھے اور ہر ایک ایسا شجاع اور بہادر تھا کہ اپنی جواں مردی کے سامنے کسی کو کچھ نہیں سمجھتا تھا ارزق نے اپنے چھوٹے بیٹے کو اشارہ کیا وہ ملعون لشکر سے نکل کر حضرت قاسم پر حملہ کرنے لگا حضرت قاسم نے ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا اس کے ختم ہوتے ہی دوسرا لڑکا آگے بڑھا وہ بھی ایک ہی وار میں واصل جہنم ہوا تیسرا لڑکا بھی واصل جہنم ہوا جب ارزق نے دیکھا کہ قاسم نے میرے تین جری بیٹوں کو قتل کر ڈالا ہے تو پکار کر اپنے چوتھے بیٹے سے کہا کہ کیا دیکھتا ہے میدان میں جا اور قاسم سے اپنے بھائیوں کا بدلہ لے کر واپس آ یہ سنتے ہی وہ میدان میں آیا اور جنگ شروع کر دی حضرت قاسم نے اسے بھی واصل جہنم کیا ارزق نے جب اپنے چار بیٹوں کو خاک و خون میں غلطاں دیکھا تو غیظ و غضب میں صف لشکر سے باہر نکلا اور جنگ کے لئے

Presented by: Ziaraat.Com

حضرت قاسم کی طرف بڑھا۔

حضرت قاسم نے بہت جلدی ہی اس کا کام تمام کیا یہ دیکھتے ہی پسر سعد نے یوں کہا کہ اگر اسی طرح ایک ایک آدمی اس جوان کے مقابلہ کو جائے گا تو کبھی کامیابی نہ ہوگی بہتر ہے کہ سب مل کر ایک بار اُس پر حملہ کریں یہ حکم سنتے ہی ہزاروں ملعونوں نے حضرت کی طرف مل کر حملہ کیا اور وار پر وار کرنا شروع کر دیا۔ جزاکم اللہ خیرا لجزا۔

بس دو جملہ اور سنیں عزاداروں ہائے جب حسنؑ کا لال قاسم زخموں سے چور چور ہو گیا ارے ایک ملعون نے سر پر گرز لگایا تو تیرہ برس کے قاسم نے اپنے عموں کو پکارا

عموں کو صدا دی کے چچا جان خبر لو
ہوتا ہے غلام آپ پر قربان خبر لو
دنیا میں کوئی دم کا ہے مہمان خبر لو
تکلیف نہ دیتا مگر اس آن خبر لو

یہ توقیر ہوتی ہے
پامال ہمیں کرنے کی تدبیر ہوتی ہے

Presented by: Ziaraat.Com

امام حسینؑ نے اپنے بھتیجے کی یہ آواز سنی تو فوراً مدد کیلئے چلے ہائے ام فروہ کا لال گھوڑے سے گر چکا تھا ارے امام حسینؑ کو غضب کے عالم میں دیکھ کر دشمن بھاگے ارے تیرہ ۱۳ برس کا حسنؑ کا لاڈلہ زمین کربلا پر تھا ادھر کے گھوڑے اُودھر اور اُودھر کے گھوڑے اِدھر ہو گئے میرا دل کہتا ہے کہ جب گھوڑے کی ٹاپ قاسم کے جسم اطہر پر پڑتی ہوگی تو میرا شہزادہ کہتا ہوگا عموں اے میرے عموں ارے میری مدد کرو۔

اے عزادارو آخری جملہ سنیں اور مجلس تمام ہوئی روایت میں ہے کہ حضرت قاسم کی لاش کو ظالموں نے کچھ اس طرح پامال کیا تھا کہ مظلوم کربلا کو خیمہ گاہ تک لے جانا مشکل تھا ہائے مظلوم کربلا قاسم کی پامال لاش پر بیٹھ کر بین کرتے رہے ہائے میرے لال تیرا عموں اتنا مجبور ہے کہ تو مدد کو بلاتا رہا اور تیرا عموں تیری مدد نہ کر سکا اور پھر عبا اتار کر زمین پر بچھا دی اور اس میں قاسم کی لاش کے ٹکڑے جمع کئے اور روتے ہوئے خیمہ کی جانب چلے خیمہ میں پہنچے بی بیوں نے واقاسمہ واقاسمہ کا نارہ بلند کیا مگر ہے کوئی زرا مادر قاسم سے پوچھے ہائے مادرِ قاسم دل خراش بین کر رہی تھیں اے میرے لال قاسم ارے ماں کو کس پر چھوڑ کر چلے گئے

Presented by: Ziaraat.Com

اے میرے نوشاہ تیری جوانی کی بہار کبھی نہ دیکھی کاش میں تیری پامال لاش نہ دیکھتی۔

**اِنَّ اللّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**

Presented by: Ziaraat.Com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# نویں مجلس

## حضرت عباسؑ کے مصائب

Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## مجلس نمبر ﴿۹﴾

آعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ اَلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِينَ وَالصَّلاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشرَفِ الاَنبِيَاءِ وَالمُرسَلِينَ حَبِيبُ اِلٰهِى العَالَمِينَ اَبِى القَاسِمِ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ والہ وسلم

وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ المَعصُومِينَ المَظلُومِينَ وَ لَعنَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَعدَائِهِم اَجمَعِينَ اَمَّابَعدُ فَقَد

قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعٰلٰى فِى كِتَابٍ مُبِينٍ وَهُوَ اَصدَقُ القَائِلِينَ وَ قَولُهُ الحَقّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَد كَانَ لَكُم فِى رَسُولِ اللّٰهِ اُسوَةٌ حَسَنَةٌ (سورہ احزاب/۲۱)

ذات واجب الوجود اپنا نازل کردہ کتاب قرآن کریم میں اعلان فرمارہا ہے کہ اے لوگوں میرا رسول تمہارے لئے بہترین

Presented by: Ziaraat.Com

نمونہ عمل ہے آج ہماری اسی آئیت پر نوین گفتگوں ہے یہ بات بھی
ہر خاص وعام کو معلوم ہے کہ عبادات میں چند خاص عبادت
اور احکام ایسے بھی ہیں جو عورتوں سے مخصوص ہیں اور مرد کی زندگی
سے اس کا کوئی ربط نہیں ہے لہذا عقل اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ
جس طرح تمام احکامات وعبادات عادات واطوار میں رسول مرد
وزن دونوں کیلئے مشترکہ نمونہ عمل ہیں اسی طرح کوئی ایک ایسی خاتون
بھی ہونا چاہئے جو بے عیب ہو جو معصوم عن الخطا ہو جس کا کردار
رسول اللہؐ کے کردار جیسا ہو جس کی سیرت رسول اللہ کی سیرت جیسی
ہونی چاہئے ورنہ روز قیامت خواتین کو بارگاہ الٰہی میں شکوہ
وگلا کرنے کا پورا پورا حق تھا کہ معبود تو نے کسی خاتون کو ہر طرح سے
کامل واکمل بنا کر ہمارے درمیان نہیں بھیجا ورنہ ہم فلاں احکام
فلاں عبادت میں کوتاہی نہ کرتے۔

اللہ عالم الغیب ہے اس کو علم تھا لہذا اس نے عورتوں کے
ہر طرح کامل واکمل بنا کر خدر سول کی پارہ جگر فاطمۃ الزہراؑ کو بھیجا
کہ اسے قیامت تک آنے والی خواتین میرے رسولؐ کی سیرت

Presented by: Ziaraat.Com

کواپنے سامنے رکھوں پھر فاطمہؑ الزہراؑ کی سیرت کو پیش نظر رکھو پھر دیکھو تمہیں زندگی کے کسی شوبہ میں گمراہی بے دینی کا سامنا نہیں کرنا ہوگا۔ (صلوات)

اور ہاں وہ فاطمہؑ الزہراؑ جس کے ہمارے گیارہویں ہادی امام حسن عسکریؑ نے فرمایا **نحن حجت اللہ علی الخلق و افاطمه حجت علینا** ۔ اللہ ہوا کبر کیا عظمت ہے زبان معصوم سے نکلے ہوئے یہ کلمات ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم تمام معصومین میں تمام مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں اور فاطمہ الزہرا ہم لوگوں پر اللہ کی حجت ہیں خدا کی قسم اس سے بڑھ کر اب اور کیا ہوسکتا ہے جس سے بی بی دو عالم کی عظمت مقام اور بلندی کو سمجھ سکیں۔

محترم سامعین اسی بی بی کو اللہ نے ہم خواتین کے لئے نمونہ عمل قرار دیا جو بی بی معصومین پر حجت ہیں اسی بی بی کی یہ حدیث ہے کہ جس میں رسول اکرم نے پوچھا اے فاطمہ عورت کے لئے سب سے بہتر کیا ہے معصومہ نے جواب دیا نہ وہ کسی نامحرم کو دیکھے

Presented by: Ziaraat.Com

اور نہ کوئی نامحرم مرد اس کو دیکھے آپ حضرات نے غور فرمایا کہ ایک عورت کے لئے پردہ ضروری ہے مگر آج کے زمانہ میں جب کبھی بھی بے پردگی کی وجہ پوچھی گئی تو جواب ملتا ہے کہ آپ کو معلوم نہیں کہ ماڈرن زمانہ آ گیا ہے اور اب پردہ وغیرہ دیہاتی افراد کرتے ہیں شہری پردہ نہیں کرتے گویا ہم نے شہری ہونے کو اپنے دین مذہب اور اقوال معصومین پر مقدم کر دیا جو نہایت گناہ عظیم ہے۔

اگر ہم حضرت فاطمۃ الزہراؑ کو اپنے لئے نمونۂ عمل جانتے ہیں تو پھر انکے نقشِ قدم پر بھی چلنا ہوگا یوں تو پردہ نہ کرنے والوں کو یہ پردہ نہایت برا معلوم ہوتا ہے مگر کبھی ٹھنڈے دل سے اسکے فوائد پر بھی غور وفکر کیا ہے آئیں اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے دو چار اہم فائدہ بیان کروں جس سے پردہ کی اہمیت روشن ہو جائے۔

سب سے پہلا فائدہ یہ ہے کہ عورت کو پردہ کرنے سے سکون نفس حاصل ہوتا ہے غلط خواہشات مردہ ہو جاتی ہے اور نفس انسان کے کنٹرول میں رہتا ہے اور آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ جن ممالک میں پردے کا رواج نہیں ہے وہاں فساد حد سے زیادہ ہوتے ہیں۔

Presented by: Ziaraat.Com

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ پردہ سے خاندانی روابط میں استحکام پیدا ہوتا ہے اور ازدواجی روابط مضبوط ہوتے ہیں اسلام میں پردہ عورت کو قید کر دینے کا نام نہیں ہے جس سے وہ اپنی زندگی کا کوئی لطف حاصل نا کر سکیں اسلام نے یہ نہیں کہا کہ عورت کبھی گھر سے باہر نا نکلے وہ اسے علم حاصل کرنے سے نہیں روکتا بلکہ جضور اکرم کی حدیث ہے کہ علم سیکھنا تمام مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے جو اسلام اس قدر سفارش کر رہا ہے وہی اسلام یہ بھی کہہ رہا ہے کہ خود کو چھپا کر علم حاصل کرو تم اپنی دنیاوی زندی گزارو مگر اسلامی قوانین کے ماتحت اور جس قدر خواتین پڑھی لکھی ایجوکیٹیڈ ہونگی اتنی ہی شادی کے بعد اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں گی اور معاشرہ محکم اور مستحکم ہوگا۔ (صلوات)

سب سے اہم پہلوں تو یہ ہے کہ ایک پردے دار عورت کا سماج اور معاشرے میں مقام اور احترام بہت بڑھ جاتا ہے اور یہ تو ہر روز کا مشاہدہ ہے کہ عورت جتنی سنجیدہ پرُ وقار اور پاک دامن ہوگی اس کا احترام اتنا زیادہ ہوگا لہٰذا خود اپنی عزت کی

Presented by: Ziaraat.Com

خاطر اہل بیت علیہ السلام کی قربانیوں کا احترام کرتے ہوئے ہم سب کو پردہ کا بہت خیال رکھنا چاہئے اور اسی ضمن میں ہم آج کے موجود مجتہد آئیت اللہ العظمیٰ السید علی حسینی سیستانی دام عزہ کا ایک فتویٰ بھی بیان کردیں جس سے ہمیں پردہ کرنے کے حدود معلوم ہو جائیں آقائے سیستانی مسئلہ نمبر ۲۴۴۴ میں فرماتے ہیں کہ عورت کو چاہئے کہ علاوہ ہاتھ اور چہرہ کے باقی پورا سر کا بال اپنا بدن نامحرم مرد سے چھپائے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ اپنا بدن اور سر کے بال اس لڑکے سے بھی چھپائے جو ابھی نابالغ ہو لیکن اتنا سمجھ دار ہو کہ اچھے اور برُے کو سمجھتا ہو۔

اگر ہم تقلید کرتے ہیں اور کسی بھی مجتہد کی تقلید کر رہے ہیں تو ہم کو یہ فتویٰ ماننا ہوگا۔ (صلوات)

محترم خواتین یہ بی بی تو ایسی کریم ہیں کہ جس کے کرم کے واقعات جن کے عنایات و کرامات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں ایسا ہی ایک واقعہ حاجی نوری اپنی کتاب کلمۂ طیبہ میں تحریر کرتے ہیں کہ ایک محترم اور معظم بزرگ بنام سید حیدر تھے جن کی زوجہ بڑی ہی

Presented by: Ziaraat.Com

عظمت وجلالت کی مالک تھیں یہ معظّمہ بڑی عمدہ صفات کی حامل تھیں ان کی عادتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ کبھی ماہِ رجب اور ماہِ شعبان کا روزہ نہیں چھوڑتی تھیں سید بزرگوار کے گھر اکثر مہمان آتے رہتے تھے اور یہ سیدانی کافی عمر رسیدہ تھیں پھر بھی روزہ کی حالت میں ان مہمانوں کی خدمت کیا کرتی تھیں ایک دن ان معظّمہ نے مہمانوں کو کھانا کھلایا اور تھوڑا سا کھانا سحر و افطار کے واسطے بچا کر رکھا ہوا تھا افطار سے پہلے ایک سائل نے آ کر سوال کیا تو انہوں نے اپنے حصّہ کا کھانا اس کے حوالے کر دیا اور خد پانی سے روزہ افطار کر لیا رات یوں ہی گزر گئی سحر کے وقت نماز شب سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے تھوڑا سا پانی پیا اور اسی ضعف و ناتوانی کی حالت میں روزہ کی نعیت کر لی ابھی یہ خواب اور بیداری کی کیفیت سے گزر رہی تھیں کہ انھوں نے دیکھا کہ شہزادی کونین حضرت فاطمۃ الزہراؑ تشریف لائی ہیں اور فرماتی ہیں میری بیٹی خود کو اتنی تکلیف کیوں دیتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا میں نے تو کچھ بھی تو نہیں کیا بس اپنا کھانا سائل کو دے دیا ہے شہزادی کونین نے

Presented by: Ziaraat.Com

فرمایا تم بوڑھی ہو چکی ہو اب بغیر سحری کے روزہ نہیں رکھ سکتیں بتاؤ کیا کھانا چاہتی ہو انہوں نے کہا تھوڑی سی شکر اور آلو بخارا بی بی فاطمہؑ نے مصری کے دو تھیلے عنائیت فرما دئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئیں آپ نے غور فرمایا کہ حضرت فاطمہؑ کسی بھی مومنہ کو بھوکا نہیں دیکھ سکتیں مگر ہائے وہ کربلا کے غریب الوطن مسافر وہ حسین کی بچی سکینہؑ جس کے رونے پر اسے طمانچوں سے چپ کرایا جاتا ہے ہاں آج تو اس عباس کا ماتم ہے جس کے علم کے سائے میں بیماروں کو شفا ملتی ہے بے سہاروں کو سہارا ملتا ہے۔ روایت میں ملتا ہے کہ جب پروردگار کی بارگاہ میں حساب و کتاب کا دن ہوگا رسول اکرم پوچھیں گے ائے فاطمہؑ میری بیٹی امت کی شفاعت کے لئے کیا لائی ہو ارے تو فاطمۃ الزہراؑ جواب دیں گی بابا اس عمت کی شفاعت کیلئے میرے عباس کے کٹے ہوئے بازو بہت ہیں۔ جزاکم اللہ خیرالجزا۔

ہاں عزاداروں ماتم کرو ام البنین کو عباس کا پرسا دو ہاں یہ کون عباس ہے یہ وہی دلاور ہے جسکی ولادت کی خبر رسول خداؐ اپنی زندگی میں دے چکے تھے روایت میں ملتا ہے کہ ایک روز رسول

Presented by: Ziaraat.Com

خدا اور علی مرتضےٰ گفتگو کر رہے تھے کہ رسول خدا نے فرمایا اے علی تم سے قبل تمہاری زوجہ اور میری بیٹی فاطمہ کا انتقال ہو جائیگا اور تمہارا عقد ایک زن صالح سے ہوگا اس وقت خداوند عالم تم کو ایک فرزند عطا کریگا جو جری اور بہادر ہوگا فوج حسینی کا علمدار ہوگا ہماری جانیں قربان ہوں ایسے باوفا پر جسکی ولادت سے قبل اللہ کا حبیب خبر دے رہا ہے رسول خدا کا یہ فرمان سن کر امیر المومنین نے عرض کی کہ میرا وہ کون سا فرزند ہے جو فوج حسینی کا علمدار ہوگا حضرت رسول خدا نے فرمایا اے علی فاطمہ زہرا کے انتقال کے بعد جب تمہارا عقد ہو جائے گا اس وقت خداوندا اسکے بطن سے ایک جری فرزند عطا کریگا جو حمزہ و جعفر کی شجاعت کی تصویر ہوگا۔

اے عزادارو جب یہ خبر علی نے سنی تو فوراً گھر تشریف لائے اور جناب فاطمہؑ سے کل حال بیان فرمایا جناب فاطمہؑ یہ سن کر بہت خوش ہوئیں اور فرمانے لگیں کہ علیؑ اگر وہ لڑکا میرے حسینؑ کا عاشق ہوگا تو میں جان و دل سے اسکی خدمت کرونگی خدا کرے کہ جلد پردۂ غیب سے اس لال کا ظہور ہو۔

Presented by: Ziaraat.Com

الغرض فاطمۃ الزہراؑ نے فرمایا علی اس بیٹے کیلئے ایک چھوٹا سا علم بنادونگی جس کو وہ اپنے دوش پر رکھے گا اور اسکے ساتھ ایک ننھی مشک بھی ہوگی اے ابوالحسن دیکھو اس بچے کی پرورش میں کرونگی مولا نے فرمایا اے بنت رسول وہ جب آئے گا آپ نہ ہونگی مگر آپ کے ارمان ضرور پورے ہونگے یہ سنتے ہی بی بی دوعالم بہت روئیں اور حضرت زینبؑ کو بلایا اور فرمایا کہ اے زینبؑ میں تو اس دارفانی میں نہ ہونگی لیکن دیکھو جب عباس دنیا میں آئے تو تم خود اسکی پرورش کرنا اور جب ثانی زہرا نے پرورش کا اقرار کرلیا تو۔

بولی بتول شرط ہے کچھ اور اس کے ساتھ
کی عرض کہ میں لاؤں گی اس شیر کی برات
آنسو بہا کے بولیں یہ بی بی کائینات
لاشہ پہ بال کھولیو جب وہ کٹائے ہاتھ
سر پیٹیو کچھ اور نہ وسواس کیجیو
میری طرف سے ماتم عباس کیجیو

جناب فاطمہ زہراؑ کی وصیت کے مطابق انکی شہادت کے

Presented by: Ziaraat.Com

بعد حضرت علیؑ نے ام البنین سے عقد کیا اور اللہ نے حضرت کی تمناؤں کا قمر عباس کی شکل میں عطا کر دیا ہاں ماں کی وصیت پوری کرنے کے لئے زینبؑ آئیں اور شہزادے کو گود میں لیکر پیار کیا۔

ہاں آج ۸ محرم ہے آج غازی کا ماتم ہے انھیں کا ماتم کرنے کے لئے ہم سب جمع ہوئے ہیں عاشور کا دن آیا گرمی بڑھتی گئی پانی ۳ دن سے ختم ہو چکا اور اہلبیتؑ کے چھوٹے چھوٹے بچے ایک خیمے سے دوسرے خیمہ کی طرف اور دوسرے سے تیسرے خیمہ کی طرف خالی کوزے لیکر بھاگتے تھے اور کہتے تھے العطش العطش ہائے پیاس ہائے پیاس کی آوازیں بلند کر رہے تھے اور میں نے یہاں تک علماء کرام سے سنا ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے جب کہیں کوئی نم جگہ دیکھتے تھے تو اپنا چہرہ اس جگہ سے مس کرنے لگتے تھے ہائے حسین کی مظلومیت اور غربت اور فقط اتنا ہی نہیں کتنے بچے تو پیاس کی شدت سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ جزاکم اللہ خیر الجزا۔

بچوں کا یہ حال دیکھکر غازی عباس خیمہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا آپکی زوجہ کھڑی ہیں پوچھا سکینہؑ کہاں ہے؟ عرض کی پیاس کی شدت سے اب سکینہ میں زیادہ بولنے اور چلنے کی بھی طاقت

Presented by: Ziaraat.Com

نہیں رہی مگر جب کبھی آنکھ کھولتی ہے تو کہتی ہے العطش العطش۔

غازی عباسؑ نے فرمایا میری بچی کو مرے پاس لے آؤ آپکی زوجہ یہ سن کر فوراً جناب سکینہؑ کے پاس گئیں اور فرمایا چلو تمہارے عموں بلا رہے ہیں مگر سکینہؑ نے کوئی جواب نہ دیا ایک مرتبہ حضرت عباسؑ خود سکینہؑ کے پاس پہنچے اللہ کسی چچا کو اسکی بھتیجی کی یہ حالت نہ دیکھائے غازی نے دیکھا پھول سے رخسار پژمردہ ہیں آنکھیں بند ہیں اور پیاس کی شدت سے بے چین ہیں یہ حالت دیکھکر آپ بے قرار ہو گئے اور فرمایا میری بچی تو کیا اپنے عموں سے روٹھی ہے۔ تو سکینہؑ نے عرض کی

کیوں تم سے کہوں عفو سکینہ کی خطا ہو
ہم تو نہیں روٹھے ہیں تم ہی ہم سے خفا ہو
جس کا شہ والا سا پدر تم سا چچا ہو
ہفتم سے نصیب اسکو دہم تک نہ غذا ہو
لائے تھے یہی کہہ کے ہمیں آپ وطن سے
تو پیاس سے تڑپے گی نہ ہم آئیں گے رن سے

Presented by: Ziaraat.Com

اور پھر جناب سکینہ نے عجیب پر درد شکوے غازی عباس سے کیئے

کہ اے عموں

جن بچوں کے ماں باپ نہیں ہوتے ہیں عموں

آج ان کی طرح فاقہ سے ہم روتے ہیں عموں

پروا بھی کسی کو نہیں جی کھوتے ہیں عموں

بابا نہ سلاتے ہیں نہ ہم سوتے ہیں عموں

کیا یہ بھی ہے تاثیر کچھ اس دشت بلا کی

وہ دل نہ پدر کا ہے نہ وہ آنکھ چچا کی

حضرت عباس نے فرمایا جانِ عموں ہم تمہارے لئے ابھی پانی لینے جاتے ہیں۔

چنانچہ حضرت عباس خیمہ سے نکلے اور مظلوم کربلا کی خدمت میں حاظر ہوئے عرض کی ائے آقا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے میرے بھائی میری آنکھوں کے سامنے شہید ہوئے اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اے میرے مولا خیمہ میں میری بچی سکینہؑ جاں بلب ہے اجازت دیجئے کہ میدان جنگ میں جا کر شرف

Presented by: Ziaraat.Com

شہادت حاصل کروں روایت بتاتی ہے کہ اس وقت امام مظلومؑ اس طرح روئے اور ایسی فریاد کی کہ کسی کی شہادت کے وقت اس طرح بیتاب ہو کر نہ روئے تھے فرمایا میرے بھائی عباس تم کہاں جانا چاہتے ہو تم تو میرے لشکر کے علمبردار ہو جزاکم اللہ خیر الجزاء،

اے عزاداروں خدا آپ کو کسی غم میں نہ رولائے سوائے غم امام حسینؑ کے حضرت عباسؑ نے داہنے دیکھا اور پھر بائیں دیکھا اور پھر اپنا سر جھکا کر عرض کیا مولا وہ لشکر ہی کہاں ہے جسکا میں علمبردار ہوں الغرض مجبوری کے عالم میں حسین بن علیؑ نے فرمایا کہ اے بھائی بچے پیاس سے تڑپ رہے ہیں تم مشک لے کر نہر فرات سے پانی لے آؤ یہ سن کر حضرت عباس نے علم مبارک اپنے ہاتھوں میں لیا اور چھوٹی سی مشک اس پر باندھی بھائی کو آخری سلام کیا اور جانب مقتل روانہ ہو گئے،

حضرت عباس جب ان ملعونوں کے روبرو ہوئے تو اس طرح گفتگو کی اے قوم جفاکار اگر تمہارے نزدیک ہم گنہگار ہیں تو ہمارے بچوں کی کیا تقصیر ہے ان پر رحم نہیں کھاتے مجھکو فرزند رسول

Presented by: Ziaraat.Com

نے بھیجا ہے کہ بے گناہ بچوں کے لئے تھوڑا سا پانی لے آؤ مگر کسی لعین نے کچھ جواب نہ دیا حضرت عباسؑ نے کہا کہ کچھ شرم کرو میں فرزند ساقیٔ کوثر ہوں خالی ہاتھ واپس جانا میرے لیئے شرم کی بات ہے درِ خیمہ پر بچے اور میری سکینہ میری منتظر ہے جب کوئی صحیح جواب نہ ملا تو شجاعت حیدری کو جوش آیا اور چہرۂ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا مگر پھر ضبط کر کے فرمایا اے ظالموں میری بھتیجی سکینہ بہت پیاسی ہے اصغر گہوارے میں بے ہوش ہے باقر سسک رہا ہے میں علیؑ کا بیٹا ہوں ملاعین یہ سنتے رہے مگر سنگ دلوں کو ذرّہ برابر رحم نہ آیا تو پھر عباس نے بھوکے شیر کی طرح حملہ کیا دشمنوں سے نہر چھینا مشک بھری ایک چلو پانی ہاتھ میں اُٹھایا حسین اور سکینہ کی تشنگی یاد آئی فرمایا جب تک میرا امام اور آقا اور میری بھتیجی سکینہ تشنہ کام ہے اے عباس یہ پانی تجھ پر حرام ہے یہ کہکر پانی پھینک دیا اور مشک پانی سے بھر کر باہر نکلے اور جانب خیمہ چلے اس وقت عمر بن حجاج نے عمر سعد سے کہا کہ اگر یہ مشک خیمہ حسینؑ تک سلامت پہنچ گئی تو یاد رکھو حسینؑ پر کبھی فتحیاب نہ ہو گے یہ سنتے ہی دشمنوں نے ام البنین کے لال کو چاروں طرف سے گھیر لیا تیر و نیزہ چلنے لگا۔

Presented by: Ziaraat.Com

مقتل گواہ ہے کہ حضرت عباس اس وقت فرماتے تھے کہ اے قوم جفا کار اس وقت میرا راستہ نہ روکو ارے خیمہ میں میری بچی سکینہ میری منتظر ہے پانی پہنچا کر پھر آؤنگا میں فرزند حیدر کرار ہوں وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

دشمنوں نے ایک نہ مانی حضرت عباس ابھی چاہتے تھے کہ کچھ دفاع کریں کہ ایک ملعون نے آپ کے بازو پر ایسا وار کیا کہ دست راست شانے سے جدا ہوا حضرت عباسؑ نے مشک کو بائیں شانے پر رکھا دوسرے ملعون نے وار کیا بایاں بازو جدا ہو گیا۔

مشک کا تسمہ دانتوں سے دبایا گھوڑے سے کہتے جاتے تھے اے اسپ باوفا جتنی جلدی خیمہ تک پہنچ سکتا ہے پہنچ جا مگر تیروں کی برسات شروع ہوئی مشک چھدی ٹوٹ گئی غازی کی آس سارا پانی زمین پر بہہ گیا ارے اس وقت حسینؑ کے غیرت دار شیر نے اپنے راہوار کو روک کر فرمایا

گھوڑے سے کہا اے مرے غمخوار ٹھہر جا
اب گھر کو نہ جائے گا علمدار ٹھہر جا

Presented by: Ziaraat.Com

اے عزاداروں خدا آپ کو کسی غم میں نہ رلائے سوائے غم امام حسینؑ کے کیا ظلم و ستم ختم ہو گیا نہیں ارے ہوا کا دل چاک کرتا ہوا اک تیر سینۂ عباس پر لگا دوسرا تیر غازی کے آنکھوں میں لگا زینبؑ کے پردے کا محافظ چاہتا تھا کہ تیر نکال لے بس ایک ملعون نے اک گرز سر مبارک پر مارا گھوڑے سے خاک پر تشریف لائے۔

کیا حضرت ام البنین کا مرثیہ یاد نہیں کے تمام شہداء جب گھوڑے سے نیچے گرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کا سہارا لے لیتے تھے مگر ہائے میرا عباس جب گھوڑے سے گرا تو ہاتھ تو نہ تھے پیشانی زمین بوس ہوئی۔

بس آخری جملے سنیں اور زحمت تمام کی۔ ادھر غازی گھوڑے سے گرا اور آواز دی آقا غلام کی خبر لو جیسے ہی یہ دل سوز آواز مظلوم کربلا نے سنی اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اور فرمایا اے میرے شیر عباس تمہارے مرنے سے میری کمر ٹوٹ گئی۔

مقتل میں ملتا ہے کہ مظلوم کربلا کمر پکڑے میدان کی طرف چلے اور ہائے عباس ہائے عباس کہتے جاتے تھے جب مولا غازی

Presented by: Ziaraat.Com

کے قریب پہنچے تو دیکھا چونتیس ۳۴ برس کی کمائی خاک وخون میں غلطاں شانوں سے ہاتھ جدا ہیں۔

حضرت نے اک آہِ سرد بھری اور خود کو لاش عباس پر گرا دیا ذرا افاقہ ہوا تو جلدی سے اپنے جوان بھائی کا سر اُٹھا کر اپنے زانو پر رکھا اور دلخراش بین کرنے لگے۔ آقا کی آواز سنی عباس ہوش میں آئے اور فرمایا مولا آپ کیوں گریہ فرماتے ہیں آپ نہ رویئے۔ آقا مجھکو بڑا صدمہ ہے کہ میری بچی سکینہ نے مجھ سے ایک چھوٹی سی فرمائش کی تھی اور میں اسے بھی پورا نہیں کر سکا۔

لیکن مولا میں مجبور ہو گیا ہوں ارے بازو کٹ گئے مشک چھد گئی سارا پانی بہہ گیا ہائے عباس نے مولا سے وصیتیں کیں اور فرمایا مولا ایک آنکھ میں تیر لگا ہے اور دوسرے میں خون جمع ہے اور میں آپکی زیارت کا مشتاق ہوں مولا نے اپنی عبا کے دامن سے آنکھوں کا خون صاف کیا۔ غازی نے اپنے آقا کا آخری دیدار کیا امام حسینؑ نے فرمایا اے عباس اس مظلوم بھائی کی بھی ایک آرزو ہے پوری کروا رے جب سے پیدا ہوئے ہو ہمیشہ مجھکو آقا کہتے

Presented by: Ziaraat.Com

رہے ہو ایک بار بھائی کہکر پکارو۔ادھر غازی نے اپنے زخمی لبوں
سے بھائی کہا اور ادھر روح جنت کو پرواز کر گئی۔

تصور شرط ہے اے عزاداروں امام حسینؑ نے علم لیا خیمہ کی
جانب چلے سکینہ نے دیکھا کہ علم آرہا ہے خوش ہوئیں۔اپنی تمام
امیدوں کے ساتھ در خیمہ پر پہنچ گئیں دیکھا علم ہے مگر علمدار نہیں
روکر کہنے لگیں بابا میرا چچا کہاں ہے۔

مولا نے فرمایا اے بیٹی تیرا چچا نہر کے کنارے شانِ
کٹا کر سو رہا ہے ارے عجب نہیں سکینہ نے کہا ہو بابا میرے چچا سے
کہہ دیجئے کہ اے چچا اب آجاؤ سکینہ کبھی پانی کا شکوہ نہ کرے گی۔

اِنَّ اللّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

تمام شد

Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# دسویں مجلس

## حضرت علی اصغرؑ کے مصائب

Presented by: Ziaraat.Com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مجلس نمبر﴿۱۰﴾

آعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰـہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبُ اِلٰھِی الْعَالَمِیْنَ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّد صلی اللہ والہ وسلم

وَآلِـہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ الْمَظْلُوْمِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰـہِ عَلٰی اَعدَ ائِھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ

قَالَ اللّٰـہ تَبَارَکَ وَتَعَلٰی فِیْ کِتَابِ مُبِیْنِ وَھُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ وَ قَوْلُہٗ اَلْحَق

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورہ احزاب/۲۱)

خالق اکبر اپنی بے مثال کتاب قرآں مجید میں ارشاد فرمارہا ہے کہ تمہارے لئے اللہ کا رسول بہترین نمونہ عمل ہے۔ الحمدللہ ہم

Presented by: Ziaraat.Com

نے نو۹ تک اسی ایک آیت پر مسلسل گفتگو کی ہے اور آج کی یہ اس موضوع کی آخری مجلس ہے۔

آج فقط ہم چاہتے ہیں کہ اس مسلہ پر سب لوگ مل کر غور و فکر کریں اور اس مجلس سے ہم ایک بہترین نتیجہ حاصل کر کے گھروں کو پلٹیں، اس مجلس میں آنے والی ہر خاتون اس بات پر غور کرے کہ اس نے اپنی پوری زندگی یعنی ابھی تک ۱۰ سال ۱۵ سال ۲۵ سال ۵۰ سال اور اس سے بھی زیادہ طولانی زندگی میں کس قدر مجلسیں سنیں ہیں؟ کتنی حدیثیں سنی ہیں؟ کس قدر نصیحتیں سنی ہیں؟ تو جواب یہی ملے گا بہت مجلس سنی ہیں تو اب اک سوال اور ہے کے ہم نے ان مجلسوں میں پڑھی جانے والی آیتوں، حدیثوں، نصیحتوں اور ائمہ کے واقعات سے کس درجہ نصیحت حاصل کی، کس قدر خود کو تبدیل کیا اگر ہم نے اتنی مجلسوں میں شرکت کے بعد بھی اپنی خراب عادتوں کو نہیں ٹھیک کیا تو مجلس میں شرکت کا حق ادا نہیں کیا۔ (صلوات)

محترم خواتین ہمیں تو فخر کرنا چاہیے کہ ہمارے مذہب جعفری میں ایک دو نہیں بلکہ ۱۴۔۱۴ بہترین نمونہ عمل موجود

Presented by: Ziaraat.Com

ہیں اَوَّلُنَا محمد وَ اَوسَطُنَا محمد وَ آخِرُنَا محمد وَ کُلُّنَا محمد،
ہمارا پہلا بھی محمد اوسط بھی محمد آخر بھی محمد بلکہ کل کے کل محمد ہیں تو جب ہمارے ۱۴ پیشوا اور امام ہیں تو کیا کم از کم ہمارے اندر چودہ ۱۴ وہ اچھائیاں نہیں ہونی چاہیے جو ہمارے معصومین علیہ سلام میں موجود ہیں؟ ضرور ہونا چاہیے لیکن مسلہ یہ ہے کہ ہمیں زبان معصوم کی اہمیت کا علم نہیں ہے کبھی کبھار ہم کوئی حدیث سنتے ہیں مگر اسے قبول نہیں کرتے کیوں؟ اسکا مطلب یہ ہے کہ اماموں پر ایمان نہیں ہے اگر ایمان ہے تو پھر امام کی ذات کو تو مانتے ہیں امام کی بات کو کیوں نہیں مانتے۔

اور بعض گمراہ لوگ ایسے بھی ہیں جو حدیث کو نہیں مانتے بلکہ معاذ اللہ اسکا مزاق اڑتے ہیں یہ وہ نادان لوگ ہیں جنھیں کسی چیز پر ایمان نہیں ہے اور ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اپنی اس بات کے اثبات میں زمانہ حضرت امام زین العابدین علیہ سلام کا ایک واقع پیش کر رہی ہوں کہ بات واضح ہو جائے۔

جناب جابر بن عبداللہ انصاری جو رسول خدا کے خاص صحابی

Presented by: Ziaraat.Com

تھے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین علیہ سلام نے فرمایا کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم لوگوں کے ساتھ کون سا طرزِ عمل اختیار کریں اگر ہم ان سے آنحضرتؐ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو وہ ہمارا مزاق اڑاتے ہیں اور اگر ہم خاموشی اختیار کرتے ہیں تو یہ بات ہمارے لئے ممکن نہیں۔

یہ سن کر ضمرہ بن معید نے کہا کہ آپ کچھ ارشاد تو فرمائیں امام علیہ سلام نے ارشاد فرمایا کیا تم سمجھے ہو کہ خدا کا دشمن جب اپنے تخت پر بیٹھتا ہے تو تخت کیا کہتا ہے۔

ضمرہ نے کہا مجھے معلوم نہیں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ کہتا ہے میں اسے اٹھائے ہوئے ہوں کیا تم نہیں سنتے کہ میں تم سے اس دشمن خدا کی شکائیت کر رہا ہوں جو مجھے دھوکا دیتا ہے اور میر احوالہ دیتا ہے پھر میری بات کو پیش نہیں کرتا اور میں تم سے اپنے ان بھائیوں کی شکایت کرتا ہوں کہ جنھیں میں نے بھائی بنایا لیکن انھوں نے میری مدد چھوڑی اور میں تم سے اولاد کی شکایت کرتا ہوں جن کی میں نے حفاظت کی، اور انھیں بچایا لیکن وہ مجھے چھوڑ بیٹھے اور میں تم

Presented by: Ziaraat.Com

سے اس گھر کی شکائیت کرتا ہوں جس پر میں نے اپنا مال خرچ کیا لیکن اس کے رہنے والے مجھ سے بیگانہ ہو گئے، اب میرے رفیق بنو اور عجلت سے کام نہ لو۔

یہ سن کر ضمرہ نے کہا، اے الوالحسن اگر وہ دشمن خدا ایسی بات کرتا ہے تو قریب ہے کہ وہ ان لوگوں کی گردنوں پر چڑھ بیٹھے جو اسے اکساتے ہوں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پروردگارا یہ ضمرہ تیرے رسول کی حدیث کا مذاق اڑاتا ہے لہٰذا اسے حسرت واندوہ کی گرفت میں لیلے۔

راوی کا بیان ہے کہ وہ چالس دن زندہ رہا اور مر گیا، اس کے دفن کے بعد اس کا آقا امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، امام علیہ السلام نے فرمایا اے فلاں کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے کہا ضمرہ کے جنازے میں شرکت کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں جب اس کی تکفین وغیرہ ہو چکی تو میں نے اپنا منہ اس لاش پر رکھ دیا اور اس کی ایک آواز سنی جو اس طرح کی تھی جیسے میں اس کی زندگی میں سنتا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا کہ اے ضمرہ بن معید تو ہلاک ہوا اور آج تیرے ہر دوست نے تیرا ساتھ چھوڑ دیا اور تیرا ٹھکانہ جہنم

Presented by: Ziaraat.Com

ٹھہر گیا جو تیرا ابدی مقام بن گیا ہے۔

یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ میں خدا سے عافیت کا طالب ہوں اس جرم کا بدلہ ہے جو حدیث رسول کا مذاق اڑاتا تھا، (صلوات)

محترم خواتین چند لحات غور کرنے کا مقام ہے رسول خداؐ یا ائمہ معصومین علیہ السلام کے حدیثوں کا مذاق اڑانے والوں کا حشر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا ضمرہ کا ہوا اور جب ایسا انسان دنیا سے جاتا ہے تو کفر کی مدت مر کے ہلاک ہو جاتا ہے گویا دنیا بھی گئی اور آخرت بھی برباد مگر ہماری ماؤں بہنوں ہمیں تو فخر ہے کے ہم حسینی ہیں ہر اک مشکلات میں اہلبیت اطہارؑ ہی ہماری مدد کو آ جاتے ہیں وہ چاہے دنیاوی مشکلات ہوں یا پھر حالت احتضار کے وقت ہو یا پھر موت کے وقت ہو یا پھر قبر میں یا پل صراط پر ہو یا پھر میزان پر ہو تو جو اہلبیتؑ ہمارے لئے اس قدر کریم ہیں کیوں نہ ہم انھیں کی زندگی کو اپنی زندگی کے لئے نمونہ عمل بنالیں کیوں نہ ہم انھیں کے کردار جیسا اپنا کردار بھی بنانے کی کوشش کریں۔ کیوں نہ ہم انھیں کے طور

Presented by: Ziaraat.Com

طریقوں کو اپنی زندگی میں اس طرح اپنالیں کہ لوگ ہمیں دیکھ کر فوراً کہہ دیں کہ دیکھو یہ کوئی علیؑ والا جارہا ہے ارے دیکھو یہ کوئی فاطمہؑ زہراؑ کی کنیز جارہی ہے (صلوات)۔

ہاں عزاداروں اہلبیتؑ تو کریم ہیں۔ روایتوں میں ملتا ہے کہ اک ضعیفہ جسکے بیٹے کا انتقال محرم میں ہی ہو گیا ضعیفہ بے حد روئی مگر پھر سونچا کہ نہیں ماہ محرم ہے اور یہ ایام امام حسینؑ سے مخصوص ہیں لہٰذا اپنے جواں فرزند کا غم بھول کر وہ مظلوم کربلا کے ماتم میں لگ جائے جب عاشور ختم ہوا تو ماں کو پھر اپنا جواں لال یاد آیا قدموں کو بڑھاتے ہوے قبرستان آئی دیکھا میرے بیٹے کی قبر پر اک بی بی ماتم کررہی ہیں، یہ ضیعفہ قبر کے پاس گئی اور کہنے لگی بی بی یہ میرے بیٹے کی قبر ہے شاید آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے آپ اپنے وارث کی قبر پر تشریف لے جایئے بس اتنا سننا تھا کہ اس بی بی نے کہا مومنہ پہلی محرم سے لیکر عاشور تک تونے اپنے بیٹے کا غم بھلا کر میرے لال حسینؑ کا ماتم کیا تو اے مومنہ جب سے تیرا بیٹا دفن ہوا ہے حسینؑ کی ماں فاطمہ زہرا نے روز تیرے لال کی قبر پر ماتم کیا ہے، جزاکم اللہ خیر الجزا خدا آپکو کسی غم میں نہ لائے

Presented by: Ziaraat.Com

سوائے غم امام حسینؑ کے۔

آج کی رات کسی قیامت سے کم تو نہیں ہے اور یہ بھی آپکو معلوم ہے کہ آج کس کی شہادت کا بیان پڑھا جاتا ہے کیا ذرا انصاف سے بتایئے آج بھی کسی کے مصائب پڑھنے کی ضرورت ہے؟ ہائے صبح عاشور آئی زہرا کا لال فاطمہؑ کا لخت جگر ارے جسے بی بی دوعالم نے چکیاں پیس پیس کر پالا تھا پریشان تھا کبھی میدان جنگ میں حر کا بیٹا گیا شہید ہوا تو کبھی حر خود جا کر شہید ہوئے اور آواز دی میرے مولا مدد کو آیئے اور کبھی بچپن کے دوست حبیب ابن مظاہر شہید ہوے تو کبھی سعید و جون نے جام شہادت نوش کیا جب تمام انصار اپنی اپنی قربانی پیش کر چکے تو اب اولاد کی باری آئی حسین مظلوم نے اٹھارہ ۱۸ برس کے جوان کے سینے سے برچھی کا پھل نکالا اکبر کی روح جنت کو پرواز کر گئی قاسم گئے چچا کے اوپر شہید ہوے عون و محمد نے اپنی اپنی قربانی پیش کی جب کوئی باقی نہ رہا اور زہراؑ کے لال نے دیکھا کہ اب میری مدد کرنے والا کوئی نہیں ہے تو اک مرتبہ مظلوم کربلا میدان کارزار میں آئے اور آ کر میدان کربلا میں صدائے استغاثہ بلند کی ھل من ناصرِ ینصرنا ھل من

Presented by: Ziaraat.Com

مغیثٍ یغیثنا ،ارے ہے کوئی کہ مجھ غریب کی مدد کرے ارے ہے کوئی جو میری آواز پر لبیک کہے۔

بیبیوں تصور شرط ہے مظلوم کربلا کے اس استغاثہ سے کائنات لرزنے لگی عالم میں اضطراب پیدا ہوا ہائے میرے مولا کی مظلومی دیکھکر زمین کربلا تھرتھرا اٹھی ،اور امام حسین کی یہ آواز استغاثہ ہوا کے دوش پر سفر کرتے ہوئے خیام تک پہنچ گئی بس عزاداروں غضب ہوگیا امام حسین کی اس آواز استغاثہ کا جواب مولا کو دو خیموں سے ملا، پہلا خیمہ عابد بیمار کا تھا کہ جیسے ہی ہمارے بیمار امام نے بابا کی دردناک آواز استغاثہ سنی بیماری کے باوجود کروٹ بدلی بے چینی کے عالم میں کھڑے ہوگئے اور ایک عصا کا سہارا لیا دوسرے ہاتھ میں ٹوٹا نیزہ لیکر میدان کی طرف چلے ہائے امام حسینؑ کی نظر پڑی مولا نے پکار کر کہا اے بہن ام کلثوم ارے سجاد کو روکو ورنہ غضب ہوجائے گا حضرت ام کلثوم پاس آئیں اور کہنے لگیں بیٹا کہاں جارہے ہو؟ تو رو کر فرمانے لگے پھوپھی اماں آپ نہیں سن رہی ہیں کہ میدان میں میرا بابا اکیلا ہے اپنی نصرت کے لئے پکار رہا ہے، پھوپھی نے روکا مظلوم کربلا آئے فرمایا بیٹا میرے بعد تم امام

Presented by: Ziaraat.Com

وقت ہو تمہارا خیمہ میں رہنا ہی مناسب ہے۔

جزاکم اللہ خیرالجزا خدا آپکو کسی غم میں نہ رلائے سوائے غم امام حسینؑ کے اور امام حسینؑ کی استغاثہ کا دوسرا جواب رباب مادر علی اصغر کے خیمہ سے ملا امام وقت نے سنا کہ رباب کے خیمہ میں بیبیاں رو رہی ہیں قریب آئے پوچھا بہن زینب خیر تو ہے تو بہن نے رو کر فرمایا بھیا جس وقت آپ میدان کا زار میں آواز استغاثہ بلند کر رہے تھے اسی وقت میرے بچے علی اصغر نے اپنے آپ کو جھولے سے گرا دیا ہے مظلوم کربلا خیمے میں آئے اور فرمانے لگے لاؤ رباب میرے لال کو مجھے دے دو میں شاید اسے پانی پلا کر لاتا ہوں، علی اصغر باپ کی آغوش میں آئے امام حسینؑ کی آنکھوں سے اشکوں کے دریا رواں ہو گیا اپنے بچے کو تیار کیا اور پھر سینے سے لگایا ہائے اک باپ نے جو اپنے لال کا ایسا منظر دیکھا خدا کسی کو نہ دیکھائے امام حسینؑ نے دیکھا کہ علی اصغرؑ تو اب پیاس کی شدت سے آنکھیں بھی نہیں کھولتے ہیں امام حسین نے جلدی سے عبا کے دامن سے اپنے پھول سے بچے کو چھپایا اور لیکر لشکر کفار کی جانب چلنا ہی چاہتے تھے

Presented by: Ziaraat.Com

کہ خیمہ سے ایک بی بی کی آواز آئی میرے والی ووارث زرا ایک مرتبہ اور مجھے میرے لال کی صورت دیکھا دیجئے امام حسینؑ رک گئے اور رباب کی آغوش میں علی اصغر کو دے دیا علی اصغر نے ماں کی خوشبو محسوس کی جلدی سے آخری دیدار کیا جناب رباب نے اپنے لال کو پیار کیا اس موقع پر اے عزاداروں میرا دل کہتا ہے کہ علی اصغر اپنی زبان بے زبانی سے کہہ رہے تھے:

مادر سے اشارہ تھا کہ دنیا سے چلے ہم
افسوس نہ اس باغ میں پھولے نہ پھلے ہم
گودی میں تمھاری چھ مہینے تو پلے ہم
اب تشنہ دھن جاتے ہیں طوبیٰ کے تلے ہم
کیوں روتی ہو کچھ رونے سے حاصل نہیں اماں
یہ دار فنا رہنے کے قابل نہیں اماں

الغرض امام حسینؑ علی اصغر کو میدان میں لے کر آئے فوج اشقیاء نے دیکھا سمجھے کہ حسینؑ صلح کرنے کیلئے قرآن لا رہے ہیں جب سامنے پہنچے تو عبا کو ہٹایا اب جو فوج اشقیاء نے دیکھا تو کیا

Presented by: Ziaraat.Com

دیکھا کہ حسین کا شیر خوار بچہ مولا کے ہاتھوں پر ہے۔

اے عزاداروں کیسے بیان کروں دل پاش پاش ہوجاتا ہے ارے امام مظلوم نے ان لفظوں میں اپنے ششماھے کے لئے پانی طلب کیا فرمانے لگے اے لوگوں تم نے میرے انصار اور اہلبیتؑ کو قتل کیا اب ہمارے گھرانے میں یہی ایک بچہ رہ گیا ہے میرے گھر کا تم لوگوں نے خاتمہ کر دیا ہے ارے میرا ہرا بھرا گھر اجاڑ دیا ہے کیا تم لوگوں کو اس معصوم پر رحم نہیں آتا ذرا دیکھو تو سہی یہ بے قصور اور بے گناہ ہے یہ بچہ کس طرح شدت پیاس سے بے چین ہے تمہیں ترس نہیں آتا اور پھر میرے مولا نے دو جملے عجیب وغریب کہے،

"کہ اے فوج اشقیاء میں نواسۂ رسول حسین ابن علی ابن ابی طالبؑ ہوں اگر تم مسلمان ہو تو مسلمان ہونے کے ناطے تم اس بچے کو دو بوند پانی پلا دو اور اگر تم میں سے کوئی مسلمان نہیں ہے تو انسانیت کے ناطے پانی پلا دو۔" جب امام حسینؑ کے اس سوال کا کوئی جواب نہ ملا تو میرے غریب مولا نے فرمایا اے فوج اشقیاء تم سمجھتے ہو کہ حسینؑ اس بچے کے بہانے پانی پی لیگا تو لو اس جلتی ہوئی

Presented by: Ziaraat.Com

زمین پر میں اپنے جگر کے ٹکڑے کو لٹا دیتا ہوں تم خود ہی آ کر پانی پلا جاؤ گرم ریت پر بچہ پڑا رہا ہائے صاحب اولاد بیبیوں ارے کسی ملعون کو رحم نہ آیا پھر امام حسینؑ نے اپنے آغوش میں علی اصغر کو اٹھایا اور فرمانے لگے۔

میرے لال علی اصغر تم بھی تو حجت خدا کے فرزند ہو شاید ان ملاعین کو تمہاری پیاس کا احساس نہیں، یہ سنتے ہی چھ مہینے کے بچے نے فوج اشقیاء کی طرف اپنا چہرہ پھیرا اور اپنے خشک ہونٹوں پر ننھی سی سوکھی زبان پھرائی یہ وہ منظر تھا کہ فوج اشقیاء میں رونے کی آواز بلند ہوئی۔

پسر سعد بولا اے حرملا تو کہاں ہے اِقْطَعْ کَلَامَ الْحُسَیْن اے حرملا حسین کے کلام کو قطع کر دے بس عزادارو حرملا نے علی اصغر کی طرف وہ تیر چلانے کا ارادہ کیا جو اس نے پوری جنگ میں استعمال نہیں کیا تھا چلّئے کمان میں تیر جوڑا اور جب چلانے کا ارادہ کرنا چاہتا تھا ہاتھ کانپنے لگتا تھا،

میں نے کتابوں میں تو نہیں دیکھا مگر میرا دل کہتا ہے کہ حرملا

Presented by: Ziaraat.Com

کی نگاہوں کے سامنے رسول خداؐ آجاتے ہونگے اور کہتے ہونگے اے حرملا ارے تو یہ کیا کررہا ہے اس بچے نے تیرا کیا بگاڑا ہے جو تو اسے شہید کررہا ہے۔ جزاکم اللہ خیر الجزا۔

ادھر حرملا کا تیر چلا، علی اصغر کے گلے کو چھیدتے ہوئے امام مظلوم کربلا کے باروں میں پیوست ہوگیا **فَانْقَلَبَ الصَّغِيْر عَلٰى لَدِى اَبِيْه** بچہ باپ کے ہاتھوں پر منقلب ہوگیا۔

بس ام رباب کے ششماہے کے گلے سے خون کا فوارہ نکلا۔ علامہ سید ابن طاؤس لکھتے ہیں کہ امام مظلوم کربلا نے اپنے ہاتھوں میں اپنے بچے کا خون لیا اور آسمان کی طرف پھینک کر فرمانے لگے کہ اے میرے مالک یہ مصیبت بھی میرے اوپر آسان بنے اسلئے کہ تیری راہ میں قربانی دی ہے اور تو تو دیکھ رہا ہے،

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امام حسین نے روز عاشورہ خون جو آسمان کی طرف پھینکا تھا اس کا ایک قطرہ بھی واپس نہیں آیا،

اب مولا کیا کرتے اصغر کی لاش ہاتھ میں لے کر کبھی خیمہ کی

Presented by: Ziaraat.Com

طرف آگے بڑھتے ہیں اور کبھی پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور فرماتے جاتے تھے انا اللہ وانا الہ راجعون ، ابومخنف کا بیان ہے کہ مولا علی اصغر کے جنازے کو خیمہ میں لائے تو سب سے پہلے بالی سکینہ آئیں اور کہنے لگیں بابا آج مجھکو پتہ چلا کہ آپ کو اصغر پیارا ہے میں پیاری نہیں ہوں۔

اُسے پانی پلالائے اور میں پیاسی ہوں بس یہ سننا تھا امام حسین نے روتے ہوئے عبا کا دامن ہٹایا فرمانے لگے،

اے میری بچی تیرا بھائی اصغر پانی پی کر نہیں بلکہ شہید ہو کر آیا ہے

انَّ اللّٰہِ وَانَّا الَیہِ رَاجِعُوْن

تمام شد

Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# مجلس روزِ عاشورہ

## حضرت امام حسینؑ کے مصائب

Presented by: Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# مجلس روز عاشورہ

آعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ حَبِیۡبُ اِلٰھِی الۡعَالَمِیۡنَ اَبِی الۡقَاسِمِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ والہ وسلم

وَآلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ الۡمَظۡلُوۡمِیۡنَ وَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعۡدَائِھِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّابَعۡدَ فَقَدۡ

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعٰلٰی فِیۡ کِتَابٍ مُبِیۡنٍ وَھُوَ اَصۡدَقُ الۡقَائِلِیۡنَ وَ قَوۡلُہُ الۡحَقُّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورہ احزاب/۲۱)

اے عزاداروں آج روز عاشورہ ہے کیا آج بھی کچھ سننے اورسنانے کادن ہے ارے آج توفاطمہؑ کا گھر اجڑ گیا یہ ہماری

Presented by: Ziaraat.Com

آنکھوں سے نکلتے ہوئے یہ آنسوں بے ساختہ حسین اور اولاد حسین
کے مظلومی کا نوحہ پڑھ رہے ہیں۔

مقتل میں ملتا ہے کہ ایک دن رسولؐ نے اپنے دونوں نواسوں
کو گود میں بٹھایا حسنؑ کے لب ھائے مبارک چومے حسینؑ کو بھی
خواہش پیدا ہوئی کہ نانا میرے بھی لب چومیں حسینؑ نے اپنے لب
بڑھائے تو رسولؐ نے گلے کا بوسہ لیا عجیب مرحلہ ہے دو مرتبہ یہ کیفیت
ہوئی حسینؑ نے رسول اللہؐ سے کوئی سوال نہیں کیا ماں کے پاس
آکر کہا اماں ذرا آپ میرے دھن کو سونگھیں کیا میرے دہن سے
بو آرہی ہے کیا میرے دہن کی بو اس قابل نہیں کہ نانا میرے گلے کا بوسہ
لیں امام وارثِ علم رسولؐ ہوتا ہے لیکن یہ واقعہ ہمیں بتلاتا تھا حسینؑ نے
پوری کیفیت بتائی سیدہؑ نے چادر اوڑھی اور چھوٹے بچے کا ہاتھ
تھا مارسولؐ کی خدمت میں پہنچیں سلام کیا کہا بابا کیا میرا چھوٹا بچہ اس قابل
نہیں تھا کہ آپ نے اس کے لبوں کا بوسہ نہیں لیا۔

فرمایا بیٹی گھر میں واپس جاؤ وہیں جواب دونگا رسولؐ مسجد
سے باہر آئے فاطمہؑ کے گھر میں داخل ہوئے اور گھر میں بیٹھ گئے
بیٹی نے کہا بابا بتائیے کیوں نہیں آپ نے میرے بیٹے کے ہونٹوں

Presented by: Ziaraat.Com

کا بوسہ لیا یہ فاطمہؑ رسولؐ کی ہی بیٹی ہیں فرمانے لگیں بابا میرے حق کی قسم مجھے بتایئے کہ اسکا گلا کیوں چوما اور اسکے ہونٹوں کا بوسہ نہ لیا کہ اک مرتبہ رسول نے آواز دی ام ایمن زرا علی کو تو بلانا علیؑ آئے کہا علیؑ فاطمہؑ کا بازو تھامو کوئی خبر بتلانی ہے علیؑ نے فاطمہؑ کا بازو تھا مارو کے فرمانے لگے بیٹی تجھے کیا بتاؤں یہ جس کے گلے کا بوسہ لیا ہے یہ بچہ تین دن کا بھوکا پیاسا شہید کیا جائے گا۔

بس دکھیاری ماں نے گھبرا کر پوچھا بابا کس جرم میں قتل کیا جائیگا کہا بلا جرم فاطمہؑ نے کہا بابا یہ واقعہ کس زمانے میں ہوگا فرمایا جس زمانے میں نہ میں ہونگا نہ علیؑ ہونگے نہ حسنؑ ہونگے اور بیٹی نہ تم ہوگی یہ سننا تھا کہ بے چین ہوگئیں کہا بابا تو بس ایک بات اور بتا دیجئے میرے بچے پر روئے گا کون؟ رسولؐ سر کو جھکائے ہوئے خاموش ہیں کہ وحی الہی آئی حبیب کہہ دو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اللہ نے طے کیا ہے کہ اللہ ایک قوم کو پیدا کرے گا جس کے مرد حسینؑ کے مردوں پر روئیں گے جنکی عورتیں حسینؑ کی عورتوں پر رونگی جس کے جوان حسینؑ کے جوانوں پر روئیں گے جن کے بچے حسینؑ کے بچوں پر روئیں گے یہ آنسو محمد مصطفیٰؐ کے گریا کی نیابت ہے یہ آنسو

Presented by: Ziaraat.Com

ائمہؑ کی نیابت ہے یہ آنسو فاطمہ زہراؑ کی نیابت ہے اور یہ بچہ یہ بات سن رہا ہے کہ میں ذبح کیا جاؤں گا میں بھوکا ہونگا اور میرے لئے خنجر ہوگا میرے لئے رونے والے پیدا کیے جائینگے،

تو اب بچہ اٹھا اور رسولؐ کے سامنے گیا اور کہنے لگا نانا آپ سے ایک سوال ہے کہا پوچھ میرے بچے کہا نانا آپ میرے رونے والوں کو کیا دینگے حسینؑ کی کمسنی نظروں میں رہے کہا بیٹا میں شافع محشر ہوں وعدہ کرتا ہوں کہ تیرے رونے والوں کی شفاعت کرونگا بچہ آیا باپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا بابا آپ میرے رونے والوں کو کیا دینگے کہا میں ساقی کوثر ہوں تیرے رونے والوں کو پہلا کوثر کا جام میں پلاونگا بچہ چلا اپنے بھائی حسنؑ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا بھیا تم میرے رونے والوں کو کیا دو گے کہا بھیا حسینؑ میں جوانانِ جنت کا سردار ہوں تیرے رونے والوں کو جنت دونگا جزاکم اللہ خیرالجزا۔

اب بچہ سب سے پوچھ چکا تو ماں کے پاس آیا اور ماں کے سامنے کھڑا نہیں ہوا ماں کی گود میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا اماں آپ میرے رونے والوں کو کیا دینگی یہ سننا تھا کہ سیدہ پھوٹ کر

Presented by: Ziaraat.Com

رونے لگیں اور کہنے لگیں یہ دکھیاری ماں تیرے رونے والوں کو کیا دے سکتی ہے بس اتنا کرے گی کہ جنت کے دروازے پر جا کر بیٹھ جائے گی جب تک تیرے رونے والے داخل جنت نہ ہونگے فاطمہ جنت میں نہ جائے گی گریہ ہماری علامت و پہچان ہے۔

ہاں صبح عاشور نمودار ہوئی آج کا دن وہ دن ہے جبکہ مظلوم کربلا کے اولاد وانصار ایک ایک کر کے شہید ہو جائینگے امام مظلوم کربلا نے ایک شب کی مہلت طلب کی اور اس رات عبادت کا سلسلہ صبح تک جاری رکھا مولا حسین جب رات کے سناٹے میں نکلے دیکھا ایک خیمہ میں علی اکبر کی ماں اکبر کو سمجھا رہی ہیں میرے لال کل یوم قربانی ہے سب سے پہلے اپنے بابا پر اپنی جان قربان کرنا میرے مولا روئے اور آگے بڑھے دیکھا ایک خیمہ میں حسن کی بیوا ام فروہ قاسم کا سر اپنے زانو پر رکھ کر سمجھا رہی ہیں میرے لال کل قربانی کا دن ہے ایسا نہ ہو کہ اکبر پہلے میدان میں جائے اور تجھے دیر ہو جائے حسینؑ روئے آگے بڑھے دیکھا بہن زینب عون و محمد کو سامنے بٹھا کر روتی جاتی ہیں اور کہتی ہیں اے میرے لال عون و محمد تم جلدی سے قربان ہو جانا تاکہ میرے بھیا کا اکبر بچ جائے مظلوم کربلا روتے رہے

Presented by: Ziaraat.Com

اور خیموں کا معائنہ کرتے رہے یہاں تک کہ اذان صبح کا وقت آیا ہم شکلِ پیمبر علی اکبر نے اپنی دلنشیں آواز اور لحنِ محمدی میں اذان دینا شروع کی اور اللہ کی کبریائی کا اعلان کیا جانصاران حسین نے تیمم کر کے نماز ادا کی ہائے یہ علی اکبر کی آخری اذان تھی یہ اذان کی آواز زینب نے سنی ہو گی تو ہاتھوں کو بلند کر کے کہا ہو گا میرے مالک اذان کے وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں اے میرے پروردگار میرے بچے قربان ہو جائیں مگر اٹھارہ ۱۸ برس کا کڑیل جوان علی اکبر دشمنوں کی نظر بد سے محفوظ رہے خدا آپکو کسی غم میں نہ رلائے سوائے غم امام حسینؑ کے۔

الغرض سب نے نماز ادا کی ایک ایک کر کے حسین کے بھوکے پیاسے شیر میدان میں جانے لگے کبھی حر نے جام شہادت نوش کیا تو کبھی اسی ۸۰ برس کے دوست حبیب میدان میں شہید ہوئے کبھی مسلم بن عوسجہ تو کبھی زہیر بن قین اصحاب کے بعد اولاد کی جب باری آئی تو کبھی عون و محمد میدان کی جانب چلے تو کبھی قاسم رخصت ہوئے کبھی علی اکبر میدان میں گئے اور کبھی غازی عباس دریا کی جانب گئے آخر میں حسین کی آخری اور سب سے چھوٹی نشانی

Presented by: Ziaraat.Com

علی اصغر نے جام شہادت سے اپنی پیاس مٹائی اب مظلوم کربلا پھر خیمہ کی جانب آئے اور فرمایا لتافضہ وہ کُرتا مجھے لادو جسے میری ماں نے اپنے ہاتھوں سے سیا تھا، فضہ کُرتا لے کر چلیں زینبؑ کی نظر پڑی پوچھا اماں فضہ یہ کرتا کہاں لے جارہی ہو کہنے لگیں شہزادی مولا نے مانگا ہے ہائے رے قیامت زینب سمجھ گئی کہ بھیا بھی اب رخصت ہونا چاہتے ہیں،

میرے مولا نے بوسیدہ لباس زیب تن کیا اور خیمہ سے باہر آئے جب سنا کے تمام بیبیوں میں کہرام ہے اور بچے زار زار گریہ وفغاں کررہے ہیں تو ایک مرتبہ مولا نے میدان کربلا میں پکار کر کہا، هَلْ مِنْ ذَابٍ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللهِ ، ارے کوئی ہے جو آل رسول کی نصرت وحمایت کرے جب کوئی جواب نہ آیا تو میرے مولا نے پھر یہی فقرہ دُہرایا هَلْ مِنْ ذَابٍ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللهِ

بس علامہ دربندی لکھتے ہیں کہ امام سجاد آواز سن کر خیمہ سے باہر نکل آئے امام کی نظر پڑی واپس آئے بیمار کو خیمہ میں لائے امام حسینؑ نے پوچھا بیٹا یہ نیزے لے کر کہاں کا ارادہ تھا؟ بیمار کربلا نے کہا آپ کے استغاثہ نے میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے

Presented by: Ziaraat.Com

بابا میں آپکی مدد کو جارہا تھا امام نے فرمایا بیٹا تم بیمار ہو تم پر جہاد ساقط ہے جزاکم اللہ خیراً الجزا۔

اب مولا حسینؑ آخری رخصت کیلئے خیمہ میں آئے اور فرمایا

یَازَیْنَب وَیَاامُّ کُلثُوم ویافضہ عَلَیکُنَّ مِنّی السَّلَام اے میری بہن زینب وامِ کلثوم اے امّاں فضہ تم پر میرا سلام اے امِ فروہ اے امِ لیلیٰ حسینؑ کا آخری سلام قبول ہو۔ بہن نے بھائی کو بلایا بھیا ذرا خیمہ میں آجایئے امام مظلوم خیمے میں تشریف لے گئے جناب زینب نے کہا بھیا مجھے امّاں کی وصیت یاد آگئی مظلوم کربلا نے پوچھا کون سی وصیت فرمایا بھیا امّاں نے دم رُخصت فرمایا تھا اے زینبؑ جب میرا حسینؑ آخری رُخصت کیلئے آئے تو اسکے گلے کا بوسہ لینا زینبؑ نے کہا بھیا گلے سے کپڑا ہٹاؤ گلے کا بوسہ لیا امام حسین نے زینب کے بازوں کا بوسہ لیا خیام حسینی میں اک کہرام برپا ہو گیا واحسینا وامظلوما مظلوم کربلا سب سے آخر میں اپنی تین ۳ برس کی بچی سکینہ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا سکینہؑ دیکھو میرے بعد تمام مصیبتوں پر صبر کرنا اے میری بچی دنیا تو چند دنوں کی ہے اور آخرت ہمیشہ کیلئے اے میری بیٹی مجھے معلوم ہے میری شہادت کے بعد تیرا گریہ اور بڑھ جائے گا لیکن

Presented by: Ziaraat.Com

صبر کرنا ہاں سکینہ اگر رات میں نیند نہ آئے تو مجھے تلاش کر کے مقتل میں میرے پاس آجانا، خدا اِن آنسوں پر رحمت نازل کرے۔

بس عاشورہ کی مجلس ختم ہی ہونے والی ہے چند جملے اور سنیں

امام حسینؑ سب سے رخصت ہو کر باہر نکلے::

کہہ کر یہ سخن شاہ چلے خیمے کے باہر
رانڈوں میں بپا ہو گیا ہنگامۂ محشر
چلا کے کوئی کہتی تھی ہے ہے مرے سرور
کہتی تھی کوئی اب نہیں آئینگے برادر
بابا کو قسم دے کے بلاتی تھی سکینہ
سر پیٹتی پیچھے چلی جاتی تھی سکینہ
چلاتی تھی قربان ہو بیٹی چلے آؤ
مر جاونگی بابا مجھے تم چھوڑ نہ جاؤ
صدقے گئی ننھا سا میرا دل نہ کڑھاؤ
بیتاب ہوں مڑ کر مجھے صورت تو دکھاؤ
شہ کہتے تھے ماں پاس رہو نکلو نہ گھر سے
اب حشر میں ہوئے گی ملاقات پدر سے

Presented by: Ziaraat.Com

اور ابھی ذوالجناح پر سوار ہی ہونا چاہتے تھے کہ ہلال بن نافع کہتا ہے کہ میں نے صفوں کے درمیان سے دیکھا کہ اک چھوٹی بچی خیمے سے باہر نکلی دوڑتی ہوئی آئی اور امام مظلوم کربلا کے دامن سے لپٹ کر کہنے لگی اے بابا جان زرا دیکھیے لہجے میں کتنی پیاسی ہوں اے بابا جان میں بہت پیاسی ہوں جیسے ہی بچی کی یہ فریاد مولا نے سنی دل پاش پاش ہو گیا اور آنکھوں سے آشکوں کے دریا رواں ہو گئے فرمانے لگے اے میری پیاسی بچی تجھے اللہ سیراب کرے گا۔

تاریخ شاہد ہے کہ ونظر ابی یمیناً وشمالاً امام نے داہنے جانب بائیں جانب دیکھا جب کوئی سوار کرنے والا نہ ملا تو فرات کا رخ کیا اور فرمایا عباس آؤ بھیا کو سوار کرو بھائی کی بیکسی دیکھکر جناب زینب بیتاب ہو کر خیمہ کے دروازہ پر آئیں اور فرمانے لگیں اے بھیا اگر حکم ہو تو یہ بیکس بہن آ کر رکاب تھام لے بہن نے بھائی کو سوار کیا اب امام مظلوم میدان کربلا کی جانب چلے میدان میں تشریف لائے خطبہ دیا اور امام حسین نے فوج کوفہ سے فرمایا تم کس لئے مجھ سے قتال کر رہے ہو کیا میں نے کوئی واجب چھوڑ دیا ہے یا کسی سنت کو بدل دیا ہے یا شریعت میں تحریف کر دی ہے اک جواب ملا لبغض

Presented by: Ziaraat.Com

البیک اے حسینؑ آپ کے بابا کی طرف سے ہمارے لئے بغض ونفرت ہے جب زہرا کے لال نے سنا تو زارزار رونے لگے،

الغرض معرکہ جنگ گرم ہوا حملوں پر حملے ہونے لگے میرے مولا حملہ کرتے تھے اور فرماتے جاتے تھے عباس آؤ اور بھائی کی جنگ دیکھو اے علی اکبر آؤ بابا کا انداز دیکھو اے قاسم آؤ چچا میدان جنگ میں ہے اے عون ومحمد حبیب وحر جب تم جنگ کررہے تھے تو میں تمھیں دادِ شجاعت دے رہا تھا مگر اب میں جنگ کررہا ہوں کوئی میرے آس پاس نہیں۔

صاحب بحار تحریر کرتے ہیں گرمی کی شدت اور جنگ کرتے کرتے آپ تھک چکے تھے لہٰذا لحہ بھر سانس لینے کے لئے ٹھہرے کہ ایک پتھر زہرا کے لال کی پیشانی پر لگا پیراہن کے دامن سے پیشانی کا خون صاف کرنا چاہتے تھے کہ غضب ہوگیا،

ارے عزاداروں زہر دغا میں بجھا ہوا تین بھال کا تیر سینہ مبارک پر لگا جس نے حسینؑ کے جگر کو دو پارہ کردیا، ہائے جیسے ہی تیر لگا مظلوم نے فرمایا بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ آسمان کی طرف رخ کیا اور کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ لوگ کس کو قتل کررہے ہے

Presented by: Ziaraat.Com

ہیں جسکے سوائے روئے زمین پر اور کوئی فرزند رسول نہیں ہے اور اسکے بعد تمام قوت کو یکجا کیا اور پشت کی جانب سے تیر کھینچ لیا خون کا فوارا نکلا میرے مولا نے خون چلو میں لیا اور آسمان کی طرف پھینک دیا جس کا قطرہ بھی زمین پر واپس نہ آیا پھر خون چلو میں لیا اور اپنے منھ پر مل لیا اور فرمایا اسی حالت میں خدا اور اپنے نانا سے ملاقات کرونگا،

جزاکم اللہ خیرالجزا آخری جملات بھی سن لیں اگر برداشت ہو سکے اے عزاداروں تلوار نیام میں رکھی تیروں کی بارش شروع ہوگئی تیر پر تیر لگتے تھے ارے زینب کا ماجایا زخموں کی کثرت اور تشنگی کی شدّت سے ناتواں اور کمزور ہوگیا اور گھوڑے پر جھومنے لگا جب ذوالجناح نے دیکھا کہ اب میرا مولا اور سبھل نہیں سکتا تو ایک مرتبہ اپنے دونوں اگلے قدموں کو موڑ دیا فاطمہ زہرا نے اپنی آغوش پھیلادی اے میرے لال حسینؑ میری آغوش میں آجا،

اسی اثنا میں شمر نے اپنی فوج جفا کار سے کہا اب کس چیز کا انتظار ہے؟ حسینؑ بہت زیادہ زخمی ہیں نیزوں سے انہیں شہید کردو تمہاری ماں تمہارے غم میں روئے ان پر چاروں طرف سے حملہ

Presented by: Ziaraat.Com

کرو، اللہ اللہ اسکے بعد ہر طرف سے حملہ ہونے لگا حصین بن تمیم ملعون نے ایک تیر مارا جو آپ کے دہن مبارک پر لگا ابوایوب نے آپ کا حلقوم تیر سے چھید دیا ابن شریک نے میرے مظلوم امامؑ کے بازو پر ضرب لگائی سنان بن انس ملعون نے آپ کے سینہ اقدس پر نیزہ مارا صالح بن وھب نے آپ کے پہلو پر ضرب لگائی ہائے میرا مولا زمین کربلا پر اس انداز میں تھا کہ لاشہ نہ زین پر تھا اور نہ زمین پر بلکہ تیروں پر معلق تھا۔

یہ منظر جب بہن نے دیکھا بے تابی کے عالم میں خیمہ سے باہر نکلیں اور فریاد کرنے لگیں وااخاہ واسیداہ اے بھیا کاش آسمان زمین پر گر پڑتا اے کاش پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجاتا جناب زینب نے رو کر کہا وائے ہو تجھ پر اے سعد ملعون کے بیٹے ارے میرا ماجایا قتل ہو رہا ہے اور تو دیکھ رہا ہے عمر سعد یہ سن کر رونے لگا۔ جزاکم اللہ خیراً الجزا۔

بس دو جملے اور زحمت تمام کرنا چاہتی ہوں ہاں ہاں رولوا ے عزاداروں معلوم نہیں یہ زندگی کا آخری محرم ہے فاطمہ زہرا کو انکے لال کا پرسہ دے دیں،

ارے شمر نے وہ غضب کیا جس سے زمین آسمان کانپنے لگے

Presented by: Ziaraat.Com

شمر کے ہاتھ میں جو خنجر تھا اسے وہ بار بار پتھر پر مارتا تھا روایتوں میں ملتا ہے کہ شمر ملعون مظلوم کربلا کے سینہ اقدس پر سوار ہوا اور قتل کرنا چاہتا ہی تھا کہ آپ نے فرمایا اے شمر تو مجھے جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ شمر نے کہا خوب پہچانتا ہوں آپکی والدہ فاطمہ والد علی مرتضیٰؑ اور آپکے جد محمد مصطفیٰؐ ہیں لیکن اسکے باوجود قتل کرونگا مجھے کوئی خوف نہیں ہے۔

اب عزادارو مظلوم کربلا نے اس حالت شدت و تشنگی میں فرمایا اے شمر اگر مجھے ذبح کرنا چاہتا ہے تو ذبح کردے مگر پہلے ایک گھونٹ پانی پلادے شمر نے پانی تو نی دیا ہاں ہاں ایسا ظلم کیا کے زمین کربلا کانپنے لگی فضا میں ایک آواز گونجی الا قد قتل الحسین بکربلا زینب نے جب یہ سنا تو جلدی سے عابد بیمار کے حجرے میں گئیں اور فرمایا بیٹا سجاد ذرا غش سے بیدار ہو ارے دیکھو یہ کیسی آوازیں آرہی ہیں اب جو خیمہ کا پردہ ہٹا بیمار امام پورے قد سے زمین پر کھڑا ہو گیا اور فرمایا السلام علیک یا اباعبداللہ اے پھوپھی اماں میں یتیم ہو گیا آپ بن بھیا کے ہو گئیں۔

انّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُوْن

۲۰ رصفر ر۱۴۲۴ مطابق ۲۳ راپریل ر۲۰۰۳

بروز بدھ بمقام لدرینون فرانس

Presented by: Ziaraat.Com

# منابع وماخذ

اس کتاب کی تصنیف میں جو کتب موردِ استفادہ قرار پائی ہیں اسکے اسماء مع مصنفین

| کتب | | موئلف |
|---|---|---|
| ۱. | قرآن مجید | ترجمہ آیۃ اللہ فرما علی رضوی علی اللہ مقامہ |
| ۲. | بحارالانوار | علامہ مجلسیؒ |
| ۳. | گفتار دلنشین | ترجمہ علامہ روشن علی ھندیؒ |
| ۴. | سوگنامہ 'آل محمدؐ' | علامہ محمدی اشتہاردی حفظہ اللہ |
| ۵. | داستاں راستان | آیۃ اللہ مطہریؒ |
| ۶. | لوائج الاحزاں | علامہ سید محمد مہدیؒ |
| ۷. | صحیفۂ کربلا | مولانا علی نظری منفرد (دام) |
| ۸. | ذائقۂ ماتم | ذاکر آل عبا سید وزیر حسین رضویؒ |
| ۹. | کلیات میرانیس | حضرت میر علی میر انیسؒ |
| ۱۰. | فلسفۂ حجاب | آیۃ اللہ مطہریؒ |
| ۱۱. | داستانھاے پراکندہ | آیۃ اللہ دست غیب شیرازیؒ |
| ۱۲. | توضیح المسائل | آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی (حفظ) |
| ۱۳. | بند تاریخ | آقا موسیٰ خسروی |
| ۱۴. | کشکول | سید رضا امام رضوی ضرغام اترولوی |

Presented by: Ziaraat.Com

# فہرست کتب نظامی پریس بک ڈپو لکھنؤ

| عنوان کتب | روپے | عنوان کتب | روپے |
|---|---|---|---|
| قرآن مجید مترجم مولانا سید فرمان علی صاحب قبلہ | 150 | کوکب دری مولانا محمد صالح کشفی فضائل حضرت علی | 130 |
| قرآن مجید مترجم مولانا سید فرمان علی صاحب رنگین | 200 | خطبۂ اسلام، ڈاکٹر کلب صادق | 60 |
| قرآن مجید مترجم مولانا سید مقبول احمد صاحب دہلوی | 200 | نہج البلاغہ مترجم علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ | 170 |
| تحفۃ العوام (مکمل و معتبر) | 60 | وظائف الابرار مترجم مولانا سید فرمان علی صاحب | 40 |
| صحیفہ کاملہ مترجم مولانا سید فرمان علی صاحب قبلہ | 45 | بدر العزا (نوحہ جات کی لاجواب کتاب) | 40 |
| قضایائے امیر المومنین مترجم مولانا محمد باقر نقوی | 40 | شیعہ ہی اہلسنت ہیں | 45 |
| کیسا اسلام؟ مرتبہ حاجی سید محمد اختر رضوی دہلوری | 50 | حضرت عباسؑ کے معجزات مصنفہ محمد وصی خان صاحب | 30 |
| تحفۃ العوام عکسی اضافہ شدہ ایڈیشن | 100 | چودہ ستارے مصنفہ الحاج مولانا سید نجم الحسن صاحب | 100 |
| حضرت علیؑ کے معجزات مصنفہ محمد وصی خاں صاحب | 30 | اسرار مکنونہ ترجمہ لئالی مخزونہ (خواجہ عابد حسین) | 30 |
| لواعج الاحزان اول دوم | 280 | ینابیع المودۃ از علامہ شیخ سلیمان حسینی مفتی اعظم | 300 |
| معالی السبطین فی احوال الحسنؑ والحسینؑ جلد اول دوم | 280 | اعجاز القرآن مولفہ سید صولت حسین نقوی الجاری | 30 |
| تہذیب الاسلام عالیجناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ | 100 | تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم مولانا سید نذر محمد صاحب | 30 |
| تاریخ ائمہ از مولانا سید علی حیدر صاحب قبلہ | 120 | وظائف الابرار اضافہ شدہ ایڈیشن | 75 |
| من لا یحضرہ الفقیہ (شیخ الصدوق علیہ الرحمہ) | 875 | چشمہ مراد عکسی کہانیاں، مناجات، زیارات | 30 |
| مفاتیح الجنان اردو مترجم مولانا اختر عباس صاحب | 120 | وظائف الابرار عکسی اضافہ شدہ ایڈیشن | 55 |
| روحوں کا سفر | 20 | قرآن مجید معریٰ حوالہ نمبر ۳ قسم اول-/80 قسم دوم | 75 |
| چالیس مجالس از مولانا سید قائم مہدی صاحب قبلہ | 45 | ذخیرۂ مناقب معہ ہفت بند ملا کاشی | 27 |
| قرآن مجید: ۳۰ پاروں کا الگ الگ سیٹ | 250 | الدمعۃ الساکبہ جلد اول و جلد دوم | 380 |
| بحار الانوار علامہ مجلسی علیہ الرحمہ جلد اول تا بارہ | 1355 | نعیم الابرار جناب مولانا غلام حسین صاحب قبلہ | 345 |
| محافل و مجالس چہاردہ معصومینؑ | 80 | نہج العزا (رضا عارف) | 25 |
| علل الشرائع، شیخ صدوق علیہ الرحمہ | 200 | تحفۃ العلوم ہندی، ڈاکٹر سید علی امام زیدی | 100 |
| ریاض القدس، جلد اول جلد دوم | 375 | گلزار و بستہ سیٹ ۳ مراثی | 45 |
| الشافی ترجمہ اصول کافی از مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ | 900 | مخزن عملیات مولانا محمد علی صاحب | 120 |
| حرز المومنین (وظائف و عملیات) | 120 | سلام شوق، مرزا محمد اشفاق صاحب | 75 |
| مجالس العارفین از سید کلب حسین و سید ابن حسن صاحب | 75 | قرآن اور اہلبیتؑ سید ریاض حسین نجفی دام ظلہ | 60 |

**NIZAMI PRESS Victoria Street, Lucknow - 226 003**

Presented by: Ziaraat.Com